

• کتاب کی ہر صفحہ پر اسلامی احادیث کی کتاب



پیشکش

تقریریں



اسلامی احادیث کی کتاب

- اسلامی احادیث کی کتاب
- اسلامی احادیث کی کتاب
- اسلامی احادیث کی کتاب
- اسلامی احادیث کی کتاب
- اسلامی احادیث کی کتاب
- اسلامی احادیث کی کتاب
- اسلامی احادیث کی کتاب
- اسلامی احادیث کی کتاب

پیشکش

پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش



پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش



پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش
پیشکش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
”عالم بنانے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے
”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 نیتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
 فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہِ.

ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۳۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱..... اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عز و جل کا حقدار بنوں گا۔

۲..... حُثی الوَسْعِ اس کا باؤ ڈھواؤں قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔

۳..... اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔ اپنا ڈھو، غسل اور نماز وغیرہ دُرست کروں گا۔

گا۔

۴..... جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ **فَسْئَلُوا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ**

ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (پ ۱۴، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

۵..... (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

۶..... (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

۷..... جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

۸..... زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔ جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔

۹..... جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

۱۰..... یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں الجھوں گا۔ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

۱۱..... (کم از کم ۱۲ عدد دیا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

۱۲..... اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

۱۳..... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متحدہ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرِ ہُم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں

۱..... شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲..... شعبہ درسی کتب

۳..... شعبہ اصلاحی کتب

۴..... شعبہ تفتیش کتب

۵..... شعبہ تخریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجدِّ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَسْبِ الْوَسْعِ سنبھل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرِ شہادت، جنتِ البقیع میں مدفن اور رحمتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

روزی کا سبب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دو راقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)) شاید! ”تجھے اس کی برکت سے روزی مل رہی ہے۔“

”سنن الترمذی“، أبواب الزهد، باب فی التوکل علی اللہ، الحدیث: ۲۳۴۵، ص ۱۸۸.

و”اشعة اللمعات“، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، الفصل الثالث، ج ۴، ص ۲۶۲.

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی تصنیف لطیف بہارِ شریعت ایسی عظیم کتاب ہے، جسے فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کتاب میں فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اختلافات کو ذکر کرنے کی بجائے صرف مفتیؒ یہ اقوال (یعنی ان اقوال کو جن پر فتویٰ دیا جاتا ہے) کو عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اپنے تمام متعلقین و مریدین کو تمام بہارِ شریعت بالعموم اور اس کے مخصوص حصے پڑھنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔

بعض ناشرین کی طرف سے بہارِ شریعت کی طباعت میں برقی جانے والی غفلت کے پیش نظر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ نے بہارِ شریعت کو تخریج و تسہیل کے ساتھ پوری آن بان سے شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس سلسلے میں ”بہارِ شریعت“ کا حصہ اول و دوم مع تخریج و تسہیل ”مکتبۃ المدینہ“ سے شائع ہو چکا ہے۔ اب ”بہارِ شریعت“ کا تیسرا حصہ مع تخریج و تسہیل آپ کے سامنے ہے۔ جو نماز کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اللہ عز و جل ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی اسی انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اس حصے پر بھی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کے ”شعبۃ تخریج“ کے مدنی علماء نے خوب کوشش کی ہے، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- ① آیات و احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔
- ② آیاتِ قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ 》، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas سے واضح کیا گیا ہے۔
- ③ جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“ اور اللہ عز و جل کے نام کے ساتھ ”عز و جل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (عز و جل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

- ④ مشکل الفاظ کی تسہیل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

- ⑤ کم از کم تین مرتبہ پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے۔ اس کے علاوہ تسہیل و تخریج کو مجلس تفتیش کتب و رسائل سے چیک بھی کروایا گیا ہے۔ الغرض ہر طرح سے احتیاط برتنے کی کوشش کی گئی ہے۔

6..... آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سن وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عز و جل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

نوٹ: تعارف مصنف صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”بہار شریعت“ ”حصہ اول“ مطبوعہ ”مکتبۃ المدینہ“ صفحہ ۱۰ تا ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تقریظ و تصدیق

از: سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت،

حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

(بہارِ شریعت کی مقبولیت و محبوبیت اور شہرت کی ایک اہم وجہ اسے امامِ اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی تائید و تصدیق اور دعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔ امامِ اہل سنت تحریر فرماتے ہیں)

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخئی فی اللہ ذی الحمد والجاه والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ط
نماز کا بیان

ایمان و صحیح عقائد (1) (عقیدے کا درست کرنا۔) مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں، جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین (2) (تارک کی جمع، چھوڑنے والے) پر وعید فرمائی، چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں، کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ هٰذِي لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ﴾ (3)

(پ ۱، البقرة: ۳۰)

”یہ کتاب پر ہیزگاروں کو ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّكْعٰتِ ۝ ﴾ (4)

(پ ۱، البقرة: ۴۳)

”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔“
یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے۔ یا باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ حٰفِظُوْا عَلٰی الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ق وَقُوْا لِلّٰهِ قِيٰتَیْنِ ۝ ﴾ (5)

(پ ۲، البقرة: ۲۳۸)

”تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلٰی الْخٰشِعِيْنَ ۝ ﴾ (1)

(پ ۱، البقرة: ۴۵)

”نماز شاق ہے مگر خشوع کرنے والوں پر۔“

نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے:

﴿قَوْلِيلٌ لِّلْمَصْلِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴾ (2)

پ ۳۰، الماعون: ۵۰۴

”خرابی ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔“

جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام ”ویل“ ہے، قصداً (3) (جان بوجھ کر) نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق (4) (ھدار) ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَةَ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا﴾ (5) (پ ۱۶، مريم

۵۹) ”ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، عنقریب انھیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا۔“

غی جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کوآں ہے، جس کا نام ”ہمیب“ ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔
قال اللہ تعالیٰ:

﴿كُلَّمَا خَبَتْ إِذْنُهُمْ عَيَّرَا ۝﴾ (6)

پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۷

”جب بجھنے پر آئے گی ہم انھیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔“

یہ کوآں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شب اسرا (1) (مراجم کی رات) میں یہ تحفہ دیا۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔“ (2)

(2) ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب بیان أركان الإسلام... إلخ، الحدیث: ۱۱۳، ص ۶۸۳

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: ”اللہ

تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم رکھو اور زکاۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔“ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ”اسلام کا ستون نماز ہے۔“ (3) ”جامع الترمذی“، أبواب الإيمان، باب ما جاء في

حرمة الصلاة، الحديث: ۲۶۱۶، ص ۱۹۱۵.

حدیث ۳: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر (4) (بڑے گناہوں) سے بچا جائے۔“ (5) ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارۃ، باب الصلاة الخمس، الحديث: ۵۵۲، ص ۷۲۰.

حدیث ۴: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”بتاؤ! تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہ۔ فرمایا: ”یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو جو فرما دیتا ہے۔“ (6) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، باب المشی إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ۱۵۲۲، ص ۷۸۲.

حدیث ۵: صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر عرض کی، اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (1) ”صحیح البخاری“، کتاب مواقیب الصلاة، باب الصلاة كفارة، الحديث: ۵۲۶، ص ۴۴.

﴿ اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرُى لِلَّذِ كَرِهْنَ ﴾ (2)

پ ۱۲، ہود: ۱۱۴.

”نماز قائم کردن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کے لیے۔“

انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: ”میری سب اُمت کے لیے۔“

حدیث ۶: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا: ”وقت کے اندر نماز۔“ میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ”ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔“ میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ”راہِ خدا میں جہاد۔“ (3) ”صحیح البخاری“، کتاب مواقیب الصلاة، باب الصلاة كفارة، الحديث: ۵۲۷، ص ۴۴.

حدیث ۷: بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: ”وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔“ (4) ”شعب الإيمان“، باب فی

الصلوات، الحديث: ۲۸۰۷، ج ۳، ص ۳۹.

حدیث ۸: ابو داؤد نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابی عن جدہ روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا:

”جب تمھارے بچے سات برس کے ہوں، تو انھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔“ (5) ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، الحديث: ۴۹۵، ص ۱۲۵۹.

حدیث ۹: امام احمد روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں (سردیوں) میں باہر تشریف لے گئے، پت جھاڑ کا زمانہ تھا، دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتے گرنے لگے، فرمایا: ”اے ابوذر! میں نے عرض کی، لیک یا رسول اللہ! فرمایا: ”مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے۔“ (7) ”المسنند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي ذر الغفاري، الحديث: ۲۱۶۱۲، ج ۸، ص ۱۳۳.

حدیث ۱۰: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا، دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔“ (1) ”صحیح مسلم“، كتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلى الصلاة، الحديث: ۷۸۲، ص ۱۵۲۱.

حدیث ۱۱: امام احمد زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہونہ کرے، تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے“ (2) ”المسنند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث زيد بن خالد الجهني، الحديث: ۲۱۷۴۹، ج ۸، ص ۱۶۲، یعنی صغائر۔

حدیث ۱۲: طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں، اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں، جب تک نہ ناک سکنے، نہ کھکا رہے۔“ (3) ”الترغیب و الترہیب“ للمنزلي، كتاب الصلاة، الترجيب من البصاق في المسجده، الحديث: ۱۲، ج ۱، ص ۱۲۶.

حدیث ۱۳: طبرانی اوسط میں اور ضیاء نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔“ (4) ”المعجم الأوسط“ للطبراني، باب الألف، الحديث: ۱۸۵۹، ج ۱، ص ۵۰۴. اور ایک روایت میں ہے کہ ”وہ خائب و خاسر“ (5) ”مردم اور نقصان اٹھانے والا۔“ (6) ”المعجم الأوسط“ للطبراني، باب العين،

الحديث: ۳۷۸۲، ج ۳، ص ۳۲.

حدیث ۱۴: امام احمد ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے، اگر نماز پوری کی ہے، تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملائکہ سے فرمائے گا: ”دیکھو! میرے بندہ کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کر دو پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یو ہیں باقی اعمال کا۔“ (7) ”المسنند“ للإمام

أحمد بن حنبل، حديث تميم الداري، الحديث: ۱۶۹۶۶، ج ۶، ص ۳۵.

حدیث ۱۵: ابوداؤد وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”(جو مسلمان جہنم میں جائے گا والیاذ باللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضاء سجود کے، اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔“ (8) سنن ابن ماجہ، أبواب الزہد، باب صفة النار، الحدیث: ۴۳۲۶، ص ۲۷۴۰.

حدیث ۱۶: طبرانی اوسط میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا منہ خاک پر گر گڑ رہا ہے۔“ (1) ”المعجم الاوسط“ للطبرانی، باب المعیم، الحدیث: ۶۰۷۵، ج ۴، ص ۳۰۸.

حدیث ۱۷: طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”کوئی صبح وشام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا؟ اگر وہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔“ (2) ”المعجم الاوسط“ للطبرانی، باب الألف، الحدیث: ۵۶۲، ج ۱، ص ۱۷۱.

حدیث ۱۸: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔“ (3) لم نجد الحدیث فی صحیح مسلم. ”المسنَد“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۶۶۸، ج ۵، ص ۱۰۳.

حدیث ۱۹: ابوداؤد نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے“ اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغو بات نہ ہو علیٰین میں لکھی ہوئی ہے (4) ”سنن ابی داؤد“، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل المشی إلى الصلاة، الحدیث: ۵۵۸، ص ۱۲۶۵، یعنی درجہ قبول کو پہنچتی ہے۔

حدیث ۲۰ و ۲۱: امام احمد و نسائی وابن ماجہ نے ابویوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔“ (5) ”سنن النسائي“، کتاب الطہارة، باب من توضأ کما أمر، الحدیث: ۱۴۴، ص ۲۰۹۶.

حدیث ۲۲: امام احمد ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے، اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔“ (6) ”المسنَد“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث ابی ذر الغفاري، الحدیث: ۲۱۵۰۸، ج ۸، ص ۱۰۴.

حدیث ۲۳: کنز العمال میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ (عزوجل) اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے، اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔“ (1)

حدیث ۲۴: منیۃ المصلیٰ میں ہے، کہ ارشاد فرمایا: ”ہر شے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے، ایمان کی علامت نماز ہے۔“ (2) ”منیۃ المصلیٰ“، ثبوت فرضیۃ الصلاة بالسنة، ص ۱۳

حدیث ۲۵: منیۃ المصلیٰ میں ہے، فرمایا: ”نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔“ (3) ”منیۃ المصلیٰ“، ثبوت فرضیۃ الصلاة بالسنة، ص ۱۳۔

حدیث ۲۶: امام احمد و ابو داود و عبد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے، اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔“ (4) ”سنن أبی داود“، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی الصلوات، الحدیث: ۴۲۵، ص ۱۲۵۴۔

حدیث ۲۷: حاکم نے اپنی تاریخ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے: ”اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے، کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔“ (5) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۰۳۲، ج ۷، ص ۱۲۷۔

حدیث ۲۸: دیلمی ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی، جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا، ان میں کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں۔“ (6) ”الفردوس بمأثور الخطاب“، الحدیث: ۶۱۰، ج ۱، ص ۱۶۵۔

حدیث ۲۹: ابو داود طیالسی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے، **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ** (1) (اے اللہ تو اس کو بخش دے۔) **اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ** (2) (اے اللہ تو اس پر رحم کر) **اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ** (3) ”مسند أبی داود الطیالسی“، الجزء العاشر، أبو صالح عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۲۴۱۵، ص ۳۱۷۔ و ”سنن أبی داود“، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی فضل المشی إلی الصلاة، الحدیث: ۵۵۹، ص ۱۲۶۵۔ اے اللہ

(اس کی توبہ قبول کر۔) اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے، کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے، یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں، ان میں بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۰: طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ”جو صبح کی نماز پڑھتا ہے، وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔“ (4) ”المعجم الكبير“ للطبرانی، الحدیث: ۱۳۲۱۰، ج ۱۲، ص ۲۴۰۔

دوسری روایت میں ہے، ”تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو، جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے اونڈھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔“ (5) ”مجمع الزوائد“، کتاب الصلاة، باب فضل الصلاة و حقنها للدم، الحدیث: ۱۶۴۰، ص ۲۷۔

حدیث ۳۱: ابن ماجہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو حج نماز کو گیا، ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح باز کو گیا، ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔“ (6) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب التجارات، باب الأموات، ودعولها، الحدیث: ۲۲۳۴، ص ۲۶۱۰.

حدیث ۳۲: بیہقی نے شعب الایمان میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف روایت کی، کہ ”جو نماز صبح کے لیے طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا، گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔“ (7) ”شعب الایمان“، باب فی الصلاة فضل فی الجماعة... إلخ، الحدیث: ۲۸۵۲، ج ۳، ص ۵۵.

حدیث ۳۳: خطیب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا باجماعت پڑھی، اس کو اللہ تعالیٰ دو برائتیں عطا فرمائے گا، ایک نار سے دوسری نفاق سے۔“ (8) ”تاریخ بغداد“، رقم: ۶۲۳۱، ج ۱۱، ص ۳۷۴.

حدیث ۳۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عز و جل ان سے فرماتا ہے: ”کہاں سے آئے؟ حالانکہ وہ جانتا ہے۔“ عرض کرتے ہیں: ”تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔“ (1) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحدیث: ۷۴۹۴، ج ۳، ص ۶۸.

حدیث ۳۵: ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے، کہ رکعت اولی فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔“ (2) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء والفجر فی جماعة، الحدیث: ۷۹۸، ص ۲۵۲۴، عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

حدیث ۳۶: طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے، اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے۔“ (3) ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۱۰۰۸۲، ج ۱۰، ص ۹۹، یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔

حدیث ۳۷: یزید ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلوائے۔“ (4) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۴۹۷، ج ۷، ص ۱۶۵، عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۸: صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔“ (5) ”صحیح البخاری“، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، الحدیث: ۳۶۰۲، ص ۲۹۳.

حدیث ۳۹: ابو نعیم ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے قصد نماز چھوڑی، جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔“ (6) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۰۸۶، ج ۷، ص ۱۳۲۔

حدیث ۴۰: امام احمد ائمہ اربعین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”قصد نماز ترک نہ کرو کہ جو قصد نماز ترک کر دیتا ہے، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس سے بری الذمہ ہیں۔“ (7) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أم ایمن، الحدیث: ۲۷۴۳۳، ج ۱۰، ص ۳۸۶۔

حدیث ۴۱: شیخین نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جس دین میں نماز نہیں، اس میں کوئی خیر نہیں۔“ (1) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عثمان بن ابی العاص، الحدیث: ۱۷۹۳۴، ج ۶، ص ۲۷۱۔

حدیث ۴۲: بیہقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔“ (2) ”شعب الإيمان“، باب فی الصلوات، الحدیث: ۲۸۰۷، ج ۳، ص ۳۹۔

حدیث ۴۳: بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں، جس کے لیے نماز نہ ہو۔“ (3) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۰۹۴، ج ۷، ص ۱۳۳۔

حدیث ۴۴: امام احمد و دارمی و بیہقی شُحْبُ الْإِيمَان میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی، قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابلی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“ (4) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو، الحدیث: ۶۵۸۷، ج ۲، ص ۵۷۴۔

حدیث ۴۵: بخاری و مسلم و امام مالک نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے پاس فرمان بھیجا کہ ”تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے“ جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا۔“ (5) ”الموطأ“ للإمام مالك، کتاب وقوت الصلاة، الحدیث: ۶، ج ۱، ص ۳۵۔

حدیث ۴۶: ترمذی عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ (6) ”الموطأ“ للإمام مالك، کتاب وقوت الصلاة، الحدیث: ۶، ج ۱، ص ۳۵۔ بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصد نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور

بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ وعبداللہ بن مبارک وامام شعی کا بھی یہی مذہب تھا، اگرچہ ہمارے امام اعظم ودیگر آئمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے (7) (کافر نہیں کہتے۔) پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص ”کافر“ ہے۔

احکام فقہیہ

مسئلہ ۱: ہر مکلف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمہ ثلاثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (1) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۶۔ (درمختار)

مسئلہ ۲: بچے کی جب سات برس کی عمر ہو، تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے، تو مار کر پڑھوانا چاہیے۔ (2) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء من یؤمر الصبی بالصلاة، الحدیث: ۴۰۷، ص ۱۶۸۲۔ (ابوداؤد وترمذی)

مسئلہ ۳: نماز خالص عبادت بدنی ہے، اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر دے البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو ادا کیا جائے (3) (نماز کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ ”بہار شریعت“ ص ۳۴ ”تفہیم نماز کا بیان“ میں اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوالخیر محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”نماز کے احکام“ ص ۳۵ تا ۳۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔) اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول وغنو ہے۔ (4) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب فیما یصیر الکافر بہ مسلماً من الأفعال، ج ۲، ص ۱۲۔ (درمختار و ردالمحتار و دیگر کتب)

مسئلہ ۴: فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الہی ہے اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اول وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے ادا ہو جائے گی اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خیف جز باقی ہے تو یہی جز اخیر سبب ہے، تو اگر کوئی مجنون یا بے ہوش ہوش میں آیا یا حیض ونفاس والی پاک ہوئی یا صبی (5) (بچہ) بالغ ہو یا کافر مسلمان ہوا اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہو گئی اور جنون وبے ہوشی پانچ وقت سے زائد کو مستغرق نہ ہوں تو اگرچہ تکبیر تحریمہ کا بھی وقت نہ ملے نماز فرض ہے، قضا پڑھے۔ (6) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۱۰۱، ۱۰۲۔ (درمختار) حیض ونفاس والی میں تفصیل ہے، جو باب الحیض میں مذکور ہوئی۔ (7) (اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کی گنجائش وقت میں ہونے سے نماز فرض ہو جائیگی اور اگر پوری مدت سے پہلے پاک ہوئی یعنی حیض میں دس دن سے پہلے اور نفاس میں چالیس دن سے پہلے تو اتنا وقت درکار ہے کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے غسل میں مقدمات غسل، پانی لانا، پکڑے اُتارنا، پردہ کرنا بھی داخل ہیں۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۱۲)۔

مسئلہ ۵: نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا، تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے۔
یوہیں اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا پھر آخر وقت میں اسلام لایا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے، اگرچہ اوّل وقت میں قبل ارتد نماز پڑھ چکا ہو۔ (۱) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۵۰۔ (درمختار)

مسئلہ ۶: نابالغ عشا کی نماز پڑھ کر سویا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشا کی نماز بالاجماع فرض ہے۔
(۲) ”البحر الرائق“، کتاب الصلاۃ، باب قضاء القوائت، ج ۲، ص ۱۵۹۔ (بحر الرائق)

مسئلہ ۷: کسی نے اوّل وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت میں کوئی ایسا عذر پیدا ہو گیا، جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے مثلاً آخر وقت میں حیض و نفاس ہو گیا یا جنون یا بے ہوشی طاری ہو گئی تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی، اس کی قضا بھی ان پر نہیں ہے، مگر جنون و بے ہوشی میں شرط ہے کہ علی الاطلاق (۳) (کا تارہ ”بہار شریعت“ حصہ ۳، ”نماز مریض کا بیان“ میں ہے۔

اگر کسی وقت ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعہ ہوش ہو جاتا ہے پھر بحری حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افتاد کا اعتبار نہیں یعنی سب بیہوشیاں متصل بھی جائیں گی۔ (عالگیری، درمختار) پانچ نمازوں سے زائد کو گھیر لیں، ورنہ قضا لازم ہوگی۔ (۴) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، ج ۱، ص ۵۱ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، مطلب فیما یصیر الکافر بہ

مسلماناً فی الأفعال، ج ۲، ص ۱۴۔ (عالگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۸: یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا نماز نہ ہوئی۔
(۵) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۶۔ (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

قال اللہ تعالیٰ:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝﴾ (۶)

پ ۵، النساء: ۱۰۳۔

”بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے، وقت باندھا ہوا۔“

اور فرماتا ہے:

﴿قَسْبَحْنَ اللّٰهَ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمْعِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝﴾ (۱) پ ۲۱، الروم: ۱۷-۱۸۔

”اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تم صبح ہو (نماز مغرب و عشا) اور جس وقت صبح ہو (نماز فجر) اور اسی کی حمد ہے، آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر کو (نماز عصر) اور جب تم صبح دن ڈھلے (نماز ظہر)۔“

احادیث

حدیث ۱: حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔“ (2) ”المستدرک للحاکم، کتاب الصلاة، فال الفجر فجران، الحدیث: ۷۱۳، ج ۱، ص ۴۳۳۔

حدیث ۲: نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی، تو اس نے نماز پالی (اس پر فرض ہوگئی) اور جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی۔“ (3) ”سنن النسائي“، کتاب المواقیت، باب من أدرك ركعتين من العصر، الحدیث: ۵۱۸، ص ۲۱۲۰۔ یہاں دونوں جگہ رکعت سے تکبیر تحریمہ مراد لی جائے گی یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریمہ کہہ لی اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہوا یا بچہ بالغ ہوا اس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریمہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا، اس فجر کی نماز اس پر فرض ہوگئی، قضا پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان یا بالغ ہوا تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی۔

حدیث ۳: ترمذی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔“ (4) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الإسفار بالفجر، الحدیث: ۱۵۴، ص ۱۶۵۰۔

حدیث ۴: دیلمی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ”اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔“ (5) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۲۷۹، ج ۷، ص ۱۴۸۔ اور دیلمی کی دوسری روایت انھیں سے ہے کہ ”جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔“ (1) ”الفردوس بما ثور الخطاب“، الحدیث: ۵۶۲۴، ج ۳، ص ۵۲۰۔

حدیث ۵: طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی، جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔“ (2) ”المعجم الأوسط“، للطبرانی، باب السین، الحدیث: ۳۶۱۸، ج ۲، ص ۳۹۰۔

حدیث ۶: امام احمد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”نماز کے لیے اول و آخر ہے، اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے، اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے۔“ (3) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ما جاء في مواقيت الصلاة، الحدیث: ۱۵۱، ص ۱۶۴۹۔ (یعنی وقت مباح بلا کراہت)۔

حدیث ۷: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزاء بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔“ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب مواقیات الصلاة، باب الإبراد بالظہر فی شدۃ الحر، الحدیث: ۵۳۷-۵۳۸، ص ۴۴۔

حدیث ۸: صحیح بخاری شریف باب الاذان للمساقرین میں ہے، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، مؤذن نے اذان کہنی چاہی، فرمایا: ”ٹھنڈا کر“، پھر قصد کیا، فرمایا: ”ٹھنڈا کر“، پھر ارادہ کیا، فرمایا: ”ٹھنڈا کر، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔“ (5) ”صحیح البخاری“، کتاب الاذان، باب الاذان للمساقرین... إلخ، الحدیث: ۶۲۹، ص ۵۱۔

حدیث ۹ و ۱۰: امام احمد و ابو داؤد و ابویوب و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی، جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گٹھ جائیں۔“ (6) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلوٰۃ، باب فی وقت المغرب، الحدیث: ۴۱۸، ص ۱۲۵۴۔

حدیث ۱۱: ابو داؤد نے عبد العزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”دن کی نماز (عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔“ (1) ”مرا سیل أبي داود“ مع ”سنن أبي داود“، کتاب الصلوٰۃ، ص ۵۔

حدیث ۱۲: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی، تو میں ان کو حکم فرما دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک و تعالیٰ آسمان پر خاص تجلّی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے: کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ قبول کروں۔“ (2) ”المستند“ للإمام أحمد بن حنبل، مستند أبي هريرة، الحدیث: ۹۵۹۷، ج ۳، ص ۴۲۷۔

حدیث ۱۳: طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا دو رکعت فجر کے۔“ (3) ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب الألف، الحدیث: ۸۱۶، ج ۱، ص ۲۳۸۔

حدیث ۱۴: بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”بعد صبح نماز نہیں تا وقتیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔“ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب مواقیات الصلاة، باب لا تتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، الحدیث: ۵۸۶، ص ۴۸۔

حدیث ۱۵: صحیحین میں عبد اللہ صناحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”آفتاب شیطان کے سینک کے ساتھ طلوع کرتا ہے، جب بلند ہو جاتا ہے، تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے، تو

شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈوب جاتا ہے جُدا ہو جاتا ہے، تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔“ (5) لم نجد الحدیث فی

صحیحین . ”کنز العمال“، کتاب الصلاة الأوقات المکروهة، الحدیث: ۱۹۵۸۵، ج ۷، ص ۱۷۱

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱: وقت فجر: طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (6) ”مختصر القدوری“، کتاب

الصلاة، ص ۱۵۳ (متون)

فائدہ: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب (7) (شرق) کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے، اس کو صبح کاذب کہتے ہیں، اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا یہ جو بعض نے لکھا صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہو جاتی ہے، محض غلط ہے، صبح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔

مسئلہ ۲: مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشا اور سحری کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔ (1) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل

الأول، ج ۱، ص ۵۱. (عالمگیری)

فائدہ: صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد (2) (شہروں) میں کم از کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا پینتیس (۳۵) منٹ نہ اس سے کم ہو گا نہ اس سے زیادہ، ایکس (۲۱) مارچ کو ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہوتا ہے، پھر بڑھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے پھر گھنٹا شروع ہوتا ہے، یہاں تک کہ (۲۲) ستمبر کو ایک گھنٹا ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے، پھر بڑھتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹا ۲۴ منٹ ہو تا ہے، پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے، جو شخص وقت صحیح نہ جانتا ہو اسے چاہیے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے خصوصاً جون جولائی میں اور جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹا رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے، تو سحری ایک گھنٹا چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے تاکہ سحری اور اذان دونوں طرف احتیاط رہے، بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اذان کہہ دیتے ہیں پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں، نہ یہ اذان ہونہ نماز، بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ماہ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے، ان دنوں تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے، مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی

ہوتی ہے، اس وقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے، خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو لہذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت متذکرہ بالا (3) (ادھر ذکر کئے گئے) کے اندر اندر اذان و نماز فجر ادا کی جائے۔ (ازافاداتِ رضویہ)

وقت ظہر و جمعہ: آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔ (1) "مختصر القدوری"، کتاب الصلاة، ص ۱۵۳. (متون)

فائدہ: ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے، کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے، دن جتنا گھٹتا ہے، سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے، سایہ کم ہوتا جاتا ہے، یعنی جاڑوں (2) (گرہوں) میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خط استوا کے قرب میں واقع ہیں، کم ہوتا ہے، بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمتِ راس (3) (بالکل سر کے اوپر) پر ہوتا ہے، چنانچہ موسمِ سرما ماہِ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پرواقع ہے، ساڑھے آٹھ قدم سے زائد یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے اور مکہ معظمہ میں جو ۲۱ درجہ پرواقع ہے، ان دنوں میں سات قدم سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے، اس سے زائد پھر نہیں ہوتا اسی طرح موسمِ گرما میں مکہ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دو پہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا، اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے، یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا، اب مکہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے، یہاں تک کہ پندرہ جولائی سے اٹھارہ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے، اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے، نہ کبھی معدوم ہوتا بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (ازافاداتِ رضویہ)

فائدہ: آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی نہ ہو آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا، اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا، جب کم ہونا موقوف ہو جائے، تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا اور اس وقت کا سایہ سایہ اصلی ہے، اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے، کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لیے کہ سایہ کا کم و بیش ہونا خصوصاً موسمِ گرما میں جلد متیز نہیں ہوتا، اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کھینچ دیں اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ شرق یا غرب کو اصلاً نہ جھکی ہو، اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو ٹھیک دو پہر ہو گیا، جب بال برابر پورب کو جھکے دو پہر ڈھل گیا، ظہر کا وقت آ گیا۔

وقت عصر: بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ (1) "مختصر القدوری"، کتاب الصلاة، ص ۱۵۴. (متون)

فائدہ: ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹا ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے، اس کی تفصیل یہ ہے،

۲۲ اکتوبر تحویلِ عقرب (۲) (ایک مروج کا نام ہے۔ بارہ مروج جو سات سارہ ستاروں کی منزلیں ہیں۔ مروج یہ ہیں: (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا

(۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔ ”معالم التنزیل“، ج ۳، ص ۳۱۸، (ملخصاً) سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۳۶ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۸ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹا ۳۵ منٹ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے، ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا، پھر ۱۹ فروری تحویلِ حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹا ۳۶ منٹ، پھر مارچ کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتہ سوم میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ۲۱ مارچ تحویلِ حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹا ۴۳ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ۲۰ و ۲۱ اپریل تحویلِ ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹا ۵۳ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، ہفتہ سوم میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، پھر ۲۲ و ۲۳ مئی تحویلِ جوزا سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ، پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ، ہفتہ دوم میں دو گھنٹے ۴ منٹ، ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ، پھر ۲۲ جون تحویلِ سرطان سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ۶ منٹ، پھر ہفتہ اول جولائی میں دو گھنٹے ۵ منٹ، دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹے ۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں دو گھنٹے دو منٹ، پھر ۲۳ جولائی تحویلِ اسد کو دو گھنٹے ایک منٹ اس کے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے، پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۱ منٹ، پھر ۲۳ و ۲۴ اگست تحویلِ سنبلہ کو ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ہفتہ اول ستمبر میں ایک گھنٹا ۴۶ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۲ منٹ، پھر ۲۳ و ۲۴ ستمبر تحویلِ میزان میں ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ہفتہ اول اکتوبر میں ایک گھنٹا ۳۹ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتہ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، غروبِ آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (از افاداتِ رضویہ)

وقتِ مغرب: غروبِ آفتاب سے غروبِ شفق تک ہے۔ (۳) ”مختصر القدوری“، کتاب الصلاة، ص ۱۰۴، (متون)

مسئلہ ۳: شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے، جو جانبِ مغرب میں سُرخنی ڈوبنے کے بعد جنوباً بشمالاً صبح

صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ (۱) ”الہدایہ“، کتاب الصلاة، باب المواقیت، ج ۱، ص ۴۰، (ہدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری،

افاداتِ رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہوتا

ہے۔ (۲) ”الفتاویٰ الرضویہ“ (الحدیۃ)، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج ۵، ص ۱۰۳، (فتاویٰ رضویہ) فقیر نے بھی بکثرت اس کا

تجربہ کیا۔

فائدہ: ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقتِ عشا و وتر: غروبِ سپیدی مذکور سے طلوعِ فجر تک ہے، اس جنوباً بشمالاً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی

شرقا غرباً طویل باقی رہتی ہے، اس کا کچھ اعتبار نہیں، وہ جانبِ شرق میں صبح کا ذب کی مثل ہے۔ (۳) ”الفتاویٰ الرضویہ“

مسئلہ ۴: اگر چہ عشا وتر کا وقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے، کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۱، و "الدرا المختار"، کتاب الصلاة،

ج ۲، ص ۲۳۔ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے (جیسے بلغار و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سینکڑوں اور منٹوں کے لیے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہیے کہ "ان دنوں کی عشا و وتر کی قضا پڑھیں۔" (5) "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار، ج ۲، ص ۲۴۔ (در مختار، رد المحتار)

اوقات مستحبہ: فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے، کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے، کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔ (6) "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۰، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۱۔ (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶: حاجیوں کے لیے مزدلفہ میں نہایت اول وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غفلت (یعنی اول وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے، کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔ (2) "الدرا المختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۰۔ (در مختار)

مسئلہ ۸: جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے، خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں، موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲ و "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۵۔ (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۹: جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے، جو ظہر کے لیے ہے۔ (4) "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، ج ۱، ص ۴۲۹۔ (بحر)

مسئلہ ۱۰: عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے، کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة،

الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲. (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۱: بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اوّل میں پڑھیں اور عصر مثل ثانی کے بعد۔ (6) غنیۃ المتعلّی شرح منیۃ المصلی، الشرط الخامس، ص ۲۲۷. (غنیہ)

مسئلہ ۱۲: تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آ جاتی ہے، جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر وقت کراہت ہے یو یوں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (7) الفسّاوی الرضویۃ، کتاب الصلاۃ، باب الأوقات، ج ۵، ص ۱۳۸. ملخصاً. (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳: تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں، پچھلے حصہ میں ادا کریں۔ (8) "البحر الرائق" (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۴: عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی، مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آ گیا تو اس میں کراہت نہیں۔ (9) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲. (بحر وعالمگیری ودرمختار)

مسئلہ ۱۵: روز ابر (1) (جس دن بادل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعیل (2) (جلدی پڑھنا) مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گٹھ گٹھ گئے، تو مکروہ تحریمی۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲ و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۳. (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۶: عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے، کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۲ و "البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، ج ۱، ص ۴۳۰. (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۷: نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یو یوں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۵۵ و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۳. (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے، پھر اگر پچھلے کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔ (6) "الدرالمختار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۴. (درمختار و رد المحتار)

مسئلہ ۱۹: ابر کے دن عصر و عشا میں تعیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر۔ (7) "الہدایۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول في المواقيت، فصل ويستحب الإسفار بالفجر، ج ۱، ص ۴۱. (متون)

مسئلہ ۲۰: سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے، خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی

ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہوگئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہ کبیرہ سر پر ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوگی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے۔ ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورت جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اوّل وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲۔ (عالمگیری)

(مع زیادۃ التفصیل)

مسئلہ ۲۱: عرفہ و مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، کہ عرفہ میں ظہر و عصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء وقت عشاء میں۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲۔ (عالمگیری)

اوقات مکروہہ: طلوع و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے جس کو ضوہ کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استواء و ممانعت ہر نماز ہے۔ (2) المرجع السابق، الفصل الثالث، و "الدر المختار"، و "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۷۔ و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحلیۃ)، کتاب الصلاۃ، باب الأوقات، ج ۵، ص ۱۲۲۔ (عالمگیری، در مختار، رد المحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۲۲: عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے۔ (3) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۳۸ (مگر بعد نماز کہہ دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی، آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں۔ ۱۴ منٹ) (در مختار)

مسئلہ ۲۳: جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں کراہت، اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے طیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آگیا۔ (4) "رد المحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: بشرط العلم بدخول الوقت، ج ۲، ص ۴۳۔ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۴: ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گناہ گار ہوگا۔ (1) المرجع السابق، و

مسئلہ ۲۶: کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر مانی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی، دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں، بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔ (۲) المرجع السابق۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہوگئی، مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں، لہذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کر لی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں۔ (۳) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۳۔ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۲۸: جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی، اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے۔ (۴) المرجع السابق، ص ۴۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۹: ان اوقات میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (۵) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۰: بارہ (۱۲) وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی ۶ و ۱۲ میں فرائض و واجبات و نماز جنازہ و سجدہ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔

(۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ (۶) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲۔

مسئلہ ۳۱: اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر (۷) (پہلے) نماز نفل پڑھ رہا تھا، ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں، اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کر لیں تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (۸) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگر چہ وقت وسیع باقی ہوا اگر چہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو، جائز نہیں۔ (۹) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳۔ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۳: فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے، یہ بھی جائز نہیں۔ (۱) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳۔ (عالمگیری)

(۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگر چہ قعدہ میں شرکت ہوگی، تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو

جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور بانی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہونستیں پڑھنا جائز نہیں۔ (2) المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۸. (عالمگیری، درمختار)

(۳) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے، نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے، قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، فصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳. (عالمگیری، درمختار)

(۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔ (4) المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۶. (عالمگیری، درمختار)

مگر امام ابن الہمام نے دو رکعت خفیف کا استثناء فرمایا۔ (5) "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب النوافل، ج ۱، ص ۳۸۹. (۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے، یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۷. (درمختار)

(۶) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہوا یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبہ عیدین یا کسوف و استقوا حج و نکاح کا ہو ہر نماز حقی کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے لیے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۸. (درمختار)

مسئلہ ۳۴: جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کر لے۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳. (عالمگیری)

(۷) نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عید گاہ و مسجد میں۔ (1) المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۰. (عالمگیری، درمختار)

(۸) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے، جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (2) المرجع السابق. (عالمگیری، درمختار)

(۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۰.

(۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کیے جاتے ہیں، فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے، بعد میں مکروہ نہیں۔ (4) المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳. (عالمگیری، درمختار)

(۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۰.

(۱۲) جس بات سے دل بے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کیے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳. (عالمگیری وغیرہ) پوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بے

خُشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (7) المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۱، (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: فجر اور ظہر کے پورے وقت اذان سے آخر تک بلا کراہت ہیں۔ (8) "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، ج ۱، ص ۴۳۲۔ (بحر الرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی جائیں اصلاً مکروہ نہیں۔

اذان کا بیان

قال اللہ تعالیٰ:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ٥﴾ (9) (پ ۲۴، ص ۱، السجدة: ۳۳) "اس سے اچھی کس کی بات، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں۔"

امیر المومنین فاروق اعظم اور عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اذان خواب میں تعلیم ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ خواب حق ہے" اور عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "جاؤ بلال کو تلقین کرو، وہ اذان کہیں کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔" (1) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاة، باب كيف الأذان، الحديث: ۴۹۹، ص ۱۲۶۰۔ اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے روایت کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا: کہ "اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں کرلو، کہ اس کے سبب آواز زیادہ بلند ہوگی۔" (2) "سنن ابن ماجہ"، أبواب الأذان، باب السنة في الأذان، الحديث: ۷۱۰، ص ۲۵۱۹۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

اذان کہنے کی بہت بڑی بڑی فضیلتیں احادیث میں مذکور ہیں، بعض فضائل ذکر کیے جاتے ہیں:

حدیث ۱: "مسلم و احمد و ابن ماجہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔" (3) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ۸۵۲، ص ۷۳۹۔ علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں، یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمت الہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے، اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے اور بعضوں نے کہا یہ کنایہ ہے، اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے، اس کی گردن جھک جاتی ہے۔ (4) "التیسیر" شرح "الجامع الصغير"، حرف الميم، تحت الحديث:

۹۱۳۶، ج ۶، ص ۳۱۳۔

حدیث ۲: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے، اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے۔" (5) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۷۶۱۵، ج ۳، ص ۸۹۔ اور ایک روایت میں ہے کہ

”ہر تر و خشک جس نے آواز سنی اس کے لیے گواہی دے گا۔“ (6) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث:

٩٥٤٦، ج ٣، ص ٤٢٠. دوسری روایت میں ہے، ”ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لیے گواہی دے گا۔“ (7) ”کنز العمال“، کتاب

الصلاة، الحديث: ٢٠٨٧٨، ج ٧، ص ٢٧٧، الحديث: ٢٠٩١٣، ص ٢٨٠.

حدیث ٣: بخاری و مسلم و مالک و ابوداؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب آذان کہی جاتی ہے، شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے، یہاں تک کہ آذان کی آواز اسے نہ پہنچے، جب آذان پوری ہو جاتی ہے، چلا آتا ہے، پھر جب اقامت کہی جاتی ہے، بھاگ جاتا ہے، جب پوری ہو لیتی ہے، آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے، کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کرو جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی۔“ (1) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب فضل التأذین، الحديث: ٦٠٨، ص ٤٩.

حدیث ٤: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”شیطان جب آذان سنتا ہے، اتنی دور بھاگتا ہے، جیسے روحا اور روحا دینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٨٥٤، ص ٧٣٩.

حدیث ٥: طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”آذان دینے والا کہ طالب ثواب ہے، اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔“ (3) ”المعجم الكبير“ للطبرانی، الحديث: ١٣٥٥٤، ج ١٢، ص ٣٢٢.

حدیث ٦: امام بخاری اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جب مؤذن آذان کہتا ہے، رب عز وجل اپنا دست قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یوں رہتا ہے، یہاں تک کہ آذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے، رب عز وجل فرماتا ہے: ”میرے بندہ نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی، لہذا تجھے بشارت ہو۔“ (4) ”لم نحد الحديث في تاريخ البخاري.“ الجامع

الصغير“ للسيوطي، حرف الهمة، الحديث: ٣٦٦، ص ٢٨.

حدیث ٧: طبرانی صغیر میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس ہستی میں آذان کہی جائے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔“ (5) ”المعجم الصغير“ للطبرانی، باب الصاد، ج ١،

ص ١٧٩.

حدیث ٨: طبرانی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس قوم میں صبح کو آذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو آذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔“ (6) ”المعجم الكبير“، الحديث: ٤٩٨، ج ٢٠، ص ٢٦٥.

حدیث ٩: ابویعلیٰ مُسَدِّد میں ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”میں جنت میں گیا، اس میں موتی کے گنبد دیکھے، اس کی خاک مشک کی ہے، فرمایا: ”اے جبریل! یہ کس کے لیے ہے؟“ عرض کی، حضور

(صلى الله تعالى عليه وسلم) کی اُمت کے مؤذنوں اور اماموں کے لیے۔“ (1) ”الجامع الصغير“، حرف الدال، الحديث: ٤١٧٩، ص ٢٥٥.

حدیث ۱۰: امام احمد ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، تو اس پر باہم تلوار چلتی۔“ (2) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٢٤١، ج ٤، ص ٥٩.

حدیث ۱۱: ترمذی وابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے سات برس ثواب کے لیے اذان کہی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نار سے براءت لکھ دے گا۔“ (3) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الأذان... إلخ، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٧٢٧، ص ٢٥٢.

حدیث ۱۲: ابن ماجہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔“ (4) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الأذان... إلخ، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٧٢٨، ص ٢٥٢.

حدیث ۱۳: بیہقی کی روایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے سال بھر اذان پر محافظت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔“ (5) ”شعب الإيمان“، باب في الصلاة، فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٣٠٥٨، ج ٣، ص ١١٩.

حدیث ۱۴: بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہو جائیں گے اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے اس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (6) ”السنن الكبرى“ للبيهقي، كتاب الصلاة، باب الترغيب في الأذان، الحديث: ٢٠٣٩، ج ١، ص ٦٣٦.

حدیث ۱۵: ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے، قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت میں دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لیے تُو چاہے شفاعت کر۔“ (7) ”الجامع الصغير“، حرف الميم، الحديث: ٨٣٧٩، ص ٥١١.

حدیث ۱۶: خطیب و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی افیشیوں پر سوار ہوں گے، ان کے آگے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے ہوئے آئیں گے، لوگ ان کی طرف نظر کریں گے، پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا، یہ اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں، لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں، ان کو غم نہیں۔“ (1) ”تاریخ بغداد“، باب الميم، ذكر من اسمه موسى، رقم: ٦٩٩٥، ج ١٣، ص ٣٩.

حدیث ۱۷: ابوالشیخ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب

آذان کہی جاتی ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے، جب اقامت کا وقت ہوتا ہے، دُعا روئیں کی جاتی۔“ (2) ”کنز العمال“، کتاب الأذان، کتاب الصلاة، الحديث: ۲۰۹۱۰، ج ۷، ص ۲۷۹ ابو داود و ترمذی کی روایت انھیں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”آذان و اقامت کے درمیان دُعا روئیں کی جاتی۔“ (3) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب ماجاء في الدعاء بين الأذان و الإقامة، الحديث: ۵۲۱، ص ۱۲۶۲۔

حدیث ۱۸: داری و ابو داود نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: دو دُعا ئیں روئیں ہوئیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں، آذان کے وقت اور جہاد کی شدت کے وقت۔“ (4) ”سنن أبي داود“، کتاب الجہاد، باب الدعاء عند اللقاء، الحديث: ۲۵۴۰، ص ۱۴۱۱۔

حدیث ۱۹: ابوالشیخ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اے ابن عباس! آذان کو نماز سے تعلق ہے، تو تم میں کوئی شخص آذان نہ کہے مگر حالت طہارت میں۔“ (5) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحديث: ۲۰۹۷۲، ج ۷، ص ۲۸۴۔

حدیث ۲۰: ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ“ (6) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الأذان بغير وضوء، الحديث: ۲۰۰، ص ۱۶۵۶۔

حدیث ۲۱: بخاری و ابو داود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و احمد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو آذان سن کر یہ دُعا پڑھے۔ ”اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنِّ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدِنِ الْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ ط“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“ (7) ”صحیح البخاری“، کتاب التفسیر، باب قوله... إلخ، الحديث: ۴۷۱۹، ص ۳۹۴۔

حدیث ۲۲: امام احمد و مسلم و ابو داود و ترمذی و نسائی کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ”مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر رد و پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے۔“ (1) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب استحباب القول... إلخ، الحديث: ۸۴۹، ص ۷۳۸۔ عن عبد الله بن عمرو۔

حدیث ۲۳: طبرانی کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ”وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ بھی ہے۔ (2) ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحديث: ۱۲۵۵۴، ج ۱۲، ص ۶۶ - ۶۷۔

حدیث ۲۴: طبرانی کبیر میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جب تُو آذان سنے تو اللہ کے داعی کا جواب دے۔“ (3) ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحديث: ۳۰۴، ج ۱۹، ص ۱۳۸۔

حدیث ۲۵: ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب مؤذن کو آذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے، تم بھی کہو۔“ (4) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الأذان... إلخ، باب مايقال، إذا أذن المؤذن، الحديث: ۷۱۸، ص ۱۳۸۔

حدیث ۲۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مومن کو بد بختی و ناامردی کے لیے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔“ (5) ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحديث: ۳۹۶، ج ۲۰، ص ۱۸۳.

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ظلم ہے، پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے، یہ کہ اللہ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔“ (6) ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحديث: ۳۹۴، ج ۲۰، ص ۱۸۳. یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیں اذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے۔

حدیث ۲۸: ابوالشیخ کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ”اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (7) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحديث: ۲۱۰۴، ج ۷، ص ۲۸۷.

حدیث ۲۹: ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے گروہ زنان! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو، تو جس طرح وہ کہتا ہے، تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کرے گا، عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لیے دُونا۔“ (8) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحديث: ۲۱۰۵، ج ۷، ص ۲۸۷.

حدیث ۳۰: طبرانی کی روایت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ: ”عورتوں کے لیے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے۔“ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یہ عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: ”مردوں کے لیے دُونا۔“ (1) ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحديث: ۲۸، ج ۲۴، ص ۱۶.

حدیث ۳۱: حاکم وابونعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دسویں حسنہ زیادہ ہے، مگر وہ جو اس کی مثل کہے اور اگر اقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے، مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔“ (2) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحديث: ۲۱۰۸، ج ۷، ص ۲۸۷.

حدیث ۳۲: صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب مؤذن اذان دے، تو جو شخص اس کی مثل کہے اور جب وہ ”حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ کہے، تو یہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہے جنت میں داخل ہوگا۔“ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول

المؤذن لمن سمعه، الحديث: ۸۵۰، ص ۷۳۹.

حدیث ۳۳: ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی، زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کہنے کا مجھے حکم دیا، میں نے اذان کہی، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہنی چاہی، فرمایا: ”صدائی نے اذان کہی اور جو اذان دے وہی اقامت کہے۔“ (4) ”جامع الترمذی“، کتاب الصلاة، باب

مسائل فقہیہ: اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے، جس کے لیے الفاظ مقرر ہیں، الفاظ اذان یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . (1)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۵.

مسئلہ ۱: فرض پنج گانہ کہ انھیں میں جمعہ بھی ہے، جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کیے جائیں تو ان کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے، یہاں تک کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں، تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔ (2)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، ج ۱، ص ۵۵. و ”الدر المختار“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۰، و ”الفتاویٰ العنایۃ“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۴. (خانیہ و ہندیہ و در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۲: مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (3)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴. (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے، اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں، کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لیے کافی ہے۔ اور کہہ لینا مستحب ہے۔ (4)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۲. (رد المحتار)

مسئلہ ۴: گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان و اقامت ہوتی ہے، تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم

ہے، جو شہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اذان و اقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔ (5) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب

الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴. (عائلیگی)

مسئلہ ۵: اگر بیرون شہر و قریہ باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت

کرتی ہے، پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں، قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز

وہاں تک پہنچتی ہو۔ (6) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴. (عائلیگی)

مسئلہ ۶: لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے، تو اسی مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو، تو اقامت کی بھی حاجت نہیں اور زیادہ وقفہ ہو تو اقامت کہے اور وقت جاتا رہا، تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵۔ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی أذان الحق، ج ۲، ص ۷۲۔ (رد المحتار، عالمگیری مع افادات رضویہ)

مسئلہ ۷: جماعت بھر کی نماز قضا ہو گئی، تو اذان و اقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لیے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے، جب کہ جنگل میں تنہا ہو، ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے، ولہذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے تو اذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے، ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہو گئی، جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہو گئے، تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵۔ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی أذان الحق، ج ۲، ص ۷۲۔ (عالمگیری، درمختار، رد المحتار مع تنقیح از افادات رضویہ)

مسئلہ ۸: اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں، تو پہلی کے لیے اذان و اقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے، خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں، تو ہر مجلس میں پہلی کے لیے اذان کہیں۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵۔ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی أذان الحق، ج ۲، ص ۷۲۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت آگیا، تو اعادہ کی جائے۔ (۴) "الہدایہ"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱، ص ۴۵۔ (متون، درمختار)

مسئلہ ۱۰: اذان کا وقت مستحب وہی ہے، جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اوّل وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشاء میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد، مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آجائے اور اگر اوّل وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی، تو بھی سنت اذان ادا ہو گئی۔ (۵) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی أذان الحق، ج ۲، ص ۶۲۔ (درمختار و رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقاء، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضب ناک اور بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدّت اور آتش زدگی (۱) (آگ لگنے) کے وقت اور بعد دفن میت (۲) (اور ابن حجر شافعی المذہب ہیں فقہ میں ان کا قول اور وہ بھی اپنی رائے اور وہ بھی خلاف دلیل جہت نہیں۔ ۱۲ منہ) اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی

بتانے والا نہ ہو اس وقت اذان مستحب ہے۔ (3) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في المواضع التي يندب... إلخ، ج ۲، ص ۶۲۔ (ردالمحتار) و با کے زمانے میں بھی مستحب ہے۔ (4) ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحلیۃ)، باب الأذان و الإقامة، ج ۵، ص ۳۷۰۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳: عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے، کہیں گی گناہ گار ہوں گی اور اعادہ کی جائے۔ (5) ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴، و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۰۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضاء، اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے، اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔ (6) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۲۔ (درمختار) کہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (7) ”شرح الوقایۃ“، کتاب الصلاة، فصل في الجماعة، ج ۱، ص ۱۷۶۔ (متون)

مسئلہ ۱۵: خنثی و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشر والے اور پاگل اور ناجائز اور جناب کی اذان مکروہ ہے، ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (8) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: سمجھ وال بچہ اور غلام اور اندھے اور ولد الزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (9) المرجع السابق، ص ۷۳۔ (درمختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (10) ”مراقی الفلاح“، کتاب الصلوۃ، باب الأذان، ص ۴۶۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۱۷: جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں، جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (11) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الحوق، ج ۲، ص ۷۳۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: اذان کہنے کا اہل وہ ہے، جو اوقات نماز پہنچتا ہو اور وقت نہ پہنچتا ہو، تو اس ثواب کا مستحق نہیں، جو مؤذن کے لیے ہے۔ (1) ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳، و ”غنیۃ المتملی“، سنن الصلاة، ص ۳۷۷۔ (عالمگیری، غنیۃ)

مسئلہ ۱۹: مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد، عاقل، صالح، پرہیزگار، عالم بالسنتہ ذی وجاہت، لوگوں کے احوال کا نگراں اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں، ان کو زجر کرنے والا ہو، اذان پر مداومت (2) (یعنی) کرتا ہو اور ثواب کے لیے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو، اگر مؤذن نابینا ہو، اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے، تو اس کا اور آنکھ والے کا، اذان کہنا یکساں ہے۔ (3) ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: اگر مؤذن ہی امام بھی ہو، تو بہتر ہے۔ (4) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۱: ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (5) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: اذان و امامت کی ولایت بانی مسجد کو ہے، وہ نہ ہو، تو اس کی اولاد، اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا، جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے، تو وہی بہتر ہے۔ (6) "الدر المختار"، و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۸۔ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: اگر آٹھ اذان (7) (اذان کے دوران) میں مؤذن مر گیا یا اسکی زبان بند ہو گئی یاڑک گیا اور کوئی تانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بے ہوش ہو گیا، تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے، وہی کہے، خواہ دوسرا۔ (8) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۵، و "غنیۃ المتعلی"، سنن الصلاة، ص ۳۷۵۔ (در مختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۴: اذان کے بعد معاذ اللہ مُرْتَد ہو گیا، تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے اور اگر اذان کہتے میں مُرْتَد ہو گیا، تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے اور اگر اسی کو پورا کر لے تو بھی جائز ہے۔ (9) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴۔ (عالمگیری) یعنی یہ دوسرا شخص باقی کو پورا کر لے، نہ یہ کہ وہ بعد ارتداد اس کی تکمیل کرے، کہ کافر کی اذان صحیح نہیں اور اذان متجزی نہیں، تو فسادِ بعض، فسادِ کل ہے، جیسے نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو، تو سب فاسد ہے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۲۵: بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے، اگر کہی اعادہ کرے، مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہہ لے، تو مکروہ نہیں اور اقامت مسافر بھی اتر کر کہے، اگر نہ اتر اور سواری ہی پر کہہ لی، تو ہو جائے گی۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴۔ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۶: اذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، اُس کا اعادہ کیا جائے، مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اُس کا مونہ قبلہ کی طرف نہ ہو، تو حرج نہیں۔ (2) لمرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أول من بنى من المنائر للأذان، ج ۲، ص ۶۹۔ (در مختار، عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۷: اذان کہنے کی حالت میں بلا عذر کھانا مکروہ ہے اور اگر گلہ پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کے لیے کھکارا، تو حرج نہیں۔ (3) "غنیۃ المتعلی"، سنن الصلاة، ص ۳۷۶۔ (غنیہ)

مسئلہ ۲۸: مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے اور اگر کوئی چلتا جائے اور اسی حالت میں اذان کہتا جائے تو اعادہ کریں۔ (4) لمرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في المؤذن... إلخ، ج ۲، ص ۷۵۔ (غنیہ، رد المحتار)

مسئلہ ۲۹: آٹھ اذان میں بات چیت کرنا منع ہے، اگر کلام کیا، تو پھر سے اذان کہے۔ (5) صغیری شرح منیۃ المصلی، سنن الصلاة، فصل في السنن، ص ۱۹۶۔ (صغیری)

مسئلہ ۳۰: کلمات اذان میں لُحْن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزے کو مد کے ساتھ آ لٹا دیا اکبر پڑھنا، یو ہیں اکبر میں بے کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الفصل الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۶۔ (الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۳۔ (در مختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۳۱: یوہیں کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی گن ونا جائز ہے۔ (7) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی الکلام علی حدیث ((الأذان حزم))، ج ۲، ص ۶۵۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۲: سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے۔ (8)

”البحر الرائق“، کتاب الصلوۃ، باب الأذان، ج ۱، ص ۴۴۳، ۴۴۴۔ (بحر)

مسئلہ ۳۳: طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا، مکروہ ہے۔ (9) ”الفتاویٰ الہندیہ“، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۵۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: اذان منہ نہ (1) (یتارا۔) پر کہی جائے یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے۔ (2) ”الفتاویٰ الہندیہ“، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۵۔ (خلاصہ، عالمگیری) مسجد میں اذان کہنا، مکروہ ہے۔ (3) ”حاشیہ الطحطاوی“، علی ”مراقی الفلاح“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ص ۱۹۷۔ (غایۃ البیان، فتح القدیر، نظم ذندویسی، طحطاوی علی المراقی) یہ حکم ہر اذان کے لیے ہے، فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس کے مستثنیٰ نہیں۔ اذان ثانی جمعہ بھی اسی میں داخل ہے۔

امام اتقانی و امام ابن الہمام نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا، ہاں اس میں ایک بات البتہ یہ زائد ہے کہ خطیب کے محاذی ہو، یعنی سامنے باقی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر، جیسا کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے، اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں، حدیث و فقہ دونوں کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۳۵: اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے، اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں، دونوں کے بعد سکتے کرے (4) (بچ ہو جائے۔) درمیان میں نہیں اور سکتے کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا، جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ (5) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، مطلب فی الکلام علی حدیث ((الأذان حزم))، ج ۲، ص ۶۶، و ”الفتاویٰ الہندیہ“، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۶۔ (درمختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: اگر کلمات اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہوگئی، تو اتنے کو صحیح کر لے۔ سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کیے اور نماز پڑھ لی، تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (6) ”الفتاویٰ الہندیہ“، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۶۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ داہنی طرف منہ کر کے کہے اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ بائیں جانب، اگرچہ اذان کے لیے نہ ہو بلکہ مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لیے کہی یہ پھیرنا فقط منہ کا ہے، سارے بدن سے نہ پھرے۔ (7) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۶۶، و ”شرح الوقایہ“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ص ۱۵۳۔ (متون، درمختار)

مسئلہ ۳۸: اگر منارہ پر اذان کہے، تو داہنی طرف کے طاق سے سر نکال کر حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ کہے اور بائیں جانب کے طاق سے حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ۔ (8) ”شرح الوقایہ“، کتاب الصلاۃ، باب الأذان، ج ۱، ص ۱۵۳۔ (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اس کے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو۔ (9) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، مطلب فی أول من بنی المنائر... إلخ، ج ۲، ص ۶۷۔ (رد المحتار) یہ وہیں ہوگا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے، بلکہ وہیں صرف

موندھ پھیرنا ہوا اور قدم ایک جگہ قائم۔

مسئلہ ۳۹: صبح کی اذان میں فلاح کے بعد **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** کہنا مستحب ہے۔ (۱) "مختصر القدوری"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ص ۱۵۸۔ (نماز سونے سے بہتر ہے۔ ۱۲ منہ) (علمہ کتب)

مسئلہ ۴۰: اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے تو بھی اچھا ہے۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان مطلب فی أول من بنی المنائر... إلخ، ج ۲، ص ۶۷۔ (درمختار، ردالمحتار) اور اول احسن ہے کہ ارشاد حدیث کے مطابق ہے اور بلندی آواز میں زیادہ معین۔ کان جب بند ہوتے ہیں آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی، زیادہ بلند کرتا ہے۔ (رضا)

مسئلہ ۴۱: اقامت مثل اذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لیے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں بعد فلاح کے **قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ** دوبار کہیں، اس میں بھی آواز بلند ہوگی، مگر نہ اذان کی مثل، بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے اور اس کے کلمات جلد جلد کہیں، درمیان میں سکتے نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے، نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا اور صبح کی اقامت میں **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** نہیں اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں، اگر امام نے اقامت کہی، تو **قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ** کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے۔ (۳) "الدرالمختار" و

"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی أول من بنی المنائر للأذان، ج ۲، ص ۶۷۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۶، و "غنیۃ المتعلی"، سنن الصلاة، ص ۳۷۶۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۲: اقامت میں بھی **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے وقت دہنے بائیں منہ پھیرے۔ (۴) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۶۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۳: اقامت کی سنیت، اذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۴: جس نے اذان کہی، اگر موجود نہیں، تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے، تو اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کونا گوار ہو، تو مکروہ ہے۔ (۶)

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: جنب و محدث کی اقامت مکروہ ہے، مگر عادیہ نہ کی جائے گی۔ بخلاف اذان کہ جنب اذان کہے تو دوبارہ کہی جائے، اس لیے کہ اذان کی تکرار مشروع ہے اور اقامت دوبار نہیں۔ (۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۶: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب مکبر **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** پر پہنچے، یہی حکم امام کے لیے ہے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۴۔

ص ۵۷۔ (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلیٰ پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۴۷: مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا، تو کراہت نہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ اذان بھی کہے، اگرچہ تنہا ہو یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں۔ (3)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی اَوَّل من بنی المنائر للأذان، ج ۲، ص ۶۷، ۷۸۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: بیرون شہر کی میدان میں جماعت قائم کی اور اقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے اور اذان نہ کہی، تو حرج نہیں، مگر خلافِ اولیٰ ہے۔ (4) الفتاویٰ الحنابلة، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۸۔ (خانہ)

مسئلہ ۴۹: مسجد محلّہ یعنی جس کے لیے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اولیٰ قائم کرتا ہو، اس میں جب جماعت اولیٰ بطریق مسنون ہو چکی، تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اذان اگر دوسری جماعت قائم کی جائے، تو امام محراب میں نہ کھڑا ہو، بلکہ دھننے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے۔ اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلّہ نہ ہو جیسے سڑک، بازار، اسٹیشن، سرائے کی مسجدیں جن میں چند شخص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں، پھر کچھ اور آئے اور پڑھی، علیٰ ہذا تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں، بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے، جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے، ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔ (5) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة،

الباب الثاني فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴۔ و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۸۔ (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ قاضی خان، بزازیہ) محراب سے مراد وسط مسجد ہے، یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو، جیسے مسجد الحرام شریف جس میں یہ محراب اصلاً نہیں یا ہر مسجد صغریٰ یعنی محن مسجد اس کا وسط محراب ہے، اگرچہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی محراب حقیقی یہی ہے اور وہ شکل طاق محراب صوری کہ زمانہ رسالت و زمانہ خلفائے راشدین میں نہ تھی، ولید بادشاہ مروانی کے زمانہ میں حادث ہوئی۔ (1) ”الفتاویٰ الرضویہ (الحبدہ)“، باب مکروہات الصلاة، ضمن الرسالة ”تبیحان الصواب“، ج ۷، ص ۳۴۵۔ (فتاویٰ رضویہ)

بعض لوگوں کے خیال میں ہے کہ دوسری جماعت کا امام پہلے کے مصلیٰ پر نہ کھڑا ہو، لہذا مصلیٰ ہٹا کر وہیں کھڑے ہوتے ہیں، جو امام اول کے قیام کی جگہ ہے، یہ جہالت ہے، اس جگہ سے دھننے بائیں ہٹنا چاہیے، مصلیٰ اگرچہ وہی ہو۔ (رضا)

مسئلہ ۵۰: مسجد محلّہ میں بعض اہل محلّہ نے اپنی جماعت پڑھ لی، ان کے بعد امام اور باقی لوگ آئے، تو جماعت اولیٰ انھیں کی ہے، پہلوں کے لیے کراہت۔ یوہیں اگر غیر محلّہ والے پڑھ گئے، ان کے بعد محلّہ کے لوگ آئے، تو جماعت اولیٰ یہی ہے اور امام اپنی جگہ کھڑا ہوگا۔ (2) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الثاني فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: اگر اذان آہستہ ہوئی، تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت، جماعت اولیٰ نہیں۔ (3) الفتاویٰ الحنابلة،

کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۸۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۵۲: آٹھائے اقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے، جس طرح اذان میں۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیہ“،

كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٥. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: اُٹھائے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ١، ص ٥٥. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جب اذان سُنے، تو جواب دینے کا حکم ہے، یعنی مؤذن جو کلمہ کہے، اس کے بعد سُننے والا بھی وہی کلمہ کہے، مگر حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے، بلکہ اتنا لفظ اور ملا لے مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب

الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ٢، ص ٨١. و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٧. (جوالہد، عزوجل) نے چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔ (۱۲) (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ٢، ص ٨٣. (توسپا اور ٹیکوکار رہے اور تو

نے حق کہا۔ ۱۲) (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۵۶: جنب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو، ان پر جواب نہیں۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان،

ج ٢، ص ٨١. (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جب اذان ہو، تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام، تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے، تو تلاوت موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سُنے اور جواب دے، یوہیں اقامت میں۔ (2) (المرجع السابق، ص ٦٨، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١،

ص ٥٧. (درمختار، عالمگیری)

جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۵۸: راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سُنے اور جواب دے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"،

كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٧. (عالمگیری، بزازہ)

مسئلہ ۵۹: اقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اسی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللَّهُ وَ أَذَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَ الْأَرْضُ کہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب

الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ١، ص ٥٧. (اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ کے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔ ۱۲) (عالمگیری) يَا أَقَامَهَا اللَّهُ وَ أَذَامَهَا وَ جَعَلْنَا مِنْ صَلَاحِي أَهْلِهَا أَحْيَاءَ وَ أَمْوَاتًا۔ (5) (ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے۔ ۱۲) (رضا)

مسئلہ ۶۰: اگر چند اذانیں سُنے، تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے۔ (6) "الدرالمختار" و

”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: اگر بوقت اذان جواب نہ دیا، تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو، اب دے لے۔ (۷) ”الدرالمختار“، کتاب

الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۳. (ردالمختار)

مسئلہ ۶۲: خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا، مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (۸) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب

الأذان، ج ۲، ص ۸۷. (مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن ”فتاویٰ رضویہ“ میں فرماتے ہیں: ”مقتدیوں کو خطبہ کی اذان کا جواب ہرگز نہیں دینا چاہیے

یہی احوط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جواب اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زبان سے غلط اعلان نہ ہو تو حرج کوئی نہیں۔

اور امام یعنی خطیب اگر زبان سے بھی جواب اذان دے یا دعا کرے، بلاشبہ جائز ہے۔) (”الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیدۃ)“، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ج ۸،

ص ۳۰۰-۳۰۱) (ردالمختار)

مسئلہ ۶۳: جب اذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ

الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْمُوسِّلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

مُحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَهُ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ (۱) ”ردالمحتار“، کتاب

الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۴. و ”غنیۃ المتعلی“، سنن الصلاة، ص ۳۸۰. (اے اللہ اس دعا کے

تمام اور نماز پر پابونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو تمام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے) اور

ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما) بیکلک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ (۱۲) (ردالمختار، غنیۃ)

مسئلہ ۶۴: جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ کہے، تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ

اَنگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرْءَةً عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

(۲) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۴. (یا رسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور

سے ہے اے اللہ شہنائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متتبع کر۔ ۱۲) (ردالمختار)

مسئلہ ۶۵: اذان نماز کے علاوہ اور اذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا، جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان۔

(۳) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۲. (ردالمختار)

مسئلہ ۶۶: اگر اذان غلط کہی گئی، مثلاً الحن کے ساتھ، تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اذان سُنے بھی نہیں۔ (۴)

”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۲. (ردالمختار)

مسئلہ ۶۷: متاخرین نے تہویب مستحسن رکھی ہے، یعنی اذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے

شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّلَاةُ اَلصَّلَاةُ يَا قَائِمْتُ يَا اَلصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (۵) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أوّل من بنی المنائر

للأذان ج ۲، ص ۶۹. (ردالمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۸: مغرب کی اذان کے بعد تہویب نہیں ہوتی۔ (۶) ”الغایۃ“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۶۴. هامش

”فتح القدیر“۔ (عنایہ) اور دوبار کہہ لیں، تو حرج نہیں۔ (7) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۰۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۹: اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مگر مغرب میں وقفہ، تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں آجائیں، مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔ (1) المرجع السابق، و ”الفتاویٰ ہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے، ان میں اولیٰ یہ ہے کہ مؤذن بعد اذان، سنن و نوافل پڑھے، ورنہ بیٹھار ہے۔ (2) ”الفتاویٰ ہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: رئیس محلہ کا اس کی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے، ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں گنجائش ہے، تو انتظار کر سکتے ہیں۔ (3) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸۔ (درمختار)

مسئلہ ۷۲: متقدمین نے اذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا، مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی، تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے، مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے، وہ انھیں کے لیے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خالصاً للذو عز و جل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں، ہاں اگر لوگ بطور خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں، تو یہ بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اجرت نہیں۔ (4) ”غنیۃ المحتملی“، سنن الصلاة، ص ۳۸۱۔ (غنیہ) جب کہ المعهود کا المشروط کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رضا)

نماز کی شرطوں کا بیان

تنبیہ: اس باب میں جہاں یہ حکم دیا گیا کہ نماز صحیح ہے یا ہو جائے گی یا جائز ہے، اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے، یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت و ممانعت و گناہ صحیح و جائز ہوگی، اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ مکروہ تحریمی و ترک واجب ہوگا اور کہا جائے گا کہ نماز ہوگئی کہ یہاں اس سے بحث نہیں، اس کو باب مکروہات میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ یہاں شرط کا بیان ہے کہ بے (5) (غیر) اُن کے ہوگی ہی نہیں۔ صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) طہارت۔

(۲) ستر عورت۔

(۳) استقبال قبلہ۔

(۴) وقت۔

(۵) نیت۔

(۶) تحریمہ۔ (1) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۸۹۔ (متون)

طہارت: یعنی مصلیٰ (2) (نمازی) کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست ہتھیلیہ قدر مانع سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے، نجاست ہتھیلیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ (3) ”شرح الوقایہ“، کتاب الصلوٰۃ، باب

حدث اکبر یعنی موجبات غسل (4) (وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے) اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو (5) (وضو توڑنے والی چیزیں)۔ اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ، غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا، یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہوگی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو، اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے۔

مسئلہ ۱: کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا، نماز نہ ہوئی۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۷. (درمختار)

مسئلہ ۲: مصلیٰ اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے، اگر اس میں نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں، مثلاً چاندنی کا ایک سراوڑھ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے، اگر رکوع و سجود و قیام و قعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے، نماز نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔ یوہیں اگر گود میں اتنا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ خود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس کے روکنے سے تھا ہوا ہو اور اس کا بدن یا کپڑا بقدر مانع نماز ناپاک ہے، تو نماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رک کا ہوا ہے، اس کے روکنے کا محتاج نہیں، تو نماز ہو جائے گی کہ اب یہ اسے اٹھائے ہوئے نہیں، پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں، اگر چہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو۔ (7) المرجع السابق، ص ۹۱، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶۰. (درمختار، عالمگیری، رضا)

مسئلہ ۳: اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے، جب بھی مکروہ ہے، پھر نجاست غلیظ بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلاف سنت۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۵۸، و "الدر المختار"، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، ج ۱، ص ۵۷۱. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: چھت، خیمہ، سائبان اگر نجس ہوں اور مصلیٰ کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں، جب بھی نماز نہ ہوگی۔ (2) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۱. (ردالمحتار) یعنی اگر ان کی نجس جگہ بقدر مانع اس کے سر کو بقدر ادائے رکن لگے۔ (رضا)

مسئلہ ۵: اگر اس کا کپڑا یا بدن، اُٹائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہو گیا، اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا یا کسی ناپاک چیز کو لیے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کر لی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جُدا کیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (3) (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶: مصلیٰ کا بدن، جنب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملارہا، یا انھوں نے اس کی گود میں سر

رکھا، تو نماز ہو جائے گی۔ (4) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۱، موضحاً۔ (در مختار)

مسئلہ ۷: مصلیٰ کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا، نماز ہو جائے گی۔ (5) "البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۱، ص ۴۶۴۔ (بحر)

مسئلہ ۸: جس جگہ نماز پڑھے، اس کے طاہر (پاک) ہونے سے مراد موضع سجود و قدم کا پاک ہونا (7) (سجدہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا) ہے، جس چیز پر نماز پڑھتا ہو، اس کے سب حصہ کا پاک ہونا، شرط صحت نماز نہیں۔ (8) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲۔ (در مختار)

مسئلہ ۹: مصلیٰ کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو، نماز نہ ہوگی۔ (9) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲۔ (در مختار)

یوہیں اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درم ہو جائے گی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا، ناپاک ہے، اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہوگئی، ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۰: پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ، تو نماز ہو جائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا ضرورت یہ بھی مکروہ۔ (1) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا، نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوگی۔ (2) المرجع السابق۔ (رد المحتار)

اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا، تو بالا جماع نماز نہ ہوگی۔ (3) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲، ملخصاً۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۲: آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا، نماز نہ ہوگی۔ (4) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۲۔ (رد المحتار)

اگر چہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خالی حصے کے نیچے ہو، یعنی آستین فاصل نہ سمجھی جائے گی، اگر چہ دبیز (5) (موٹی) ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے، بخلاف اور دبیز کپڑے کے کہ نجس جگہ سمجھا کر پڑھی اور اس کی رنگت یا لمحو محسوس نہ ہو، تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مصلیٰ میں فاصل ہو جائے گا کہ بدن مصلیٰ کا تابع نہیں، یوہیں اگر چوڑی آستین کا خالی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو، نہ پیشانی، تو نماز ہو جائے گی اگر چہ آستین باریک ہو کہ اب اس نجاست کو بدن مصلیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ (رضا)

مسئلہ ۱۳: اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں، تو مضر نہیں۔ (6) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورة، ج ۲، ص ۹۲۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۴: اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا سمجھا کر نماز پڑھی، جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے، اگر چہ نمایاں ہو، نماز ہوگئی۔ (7) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورة، ج ۲، ص ۹۲۔ و باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیہا، مطلب فی التثبیہ

دوسری شرط ستر عورت: یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔
اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (8)

پ ۸، الاعراف: ۳۱۔

”ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (1)

پ ۱۸، النور: ۳۱۔

”عورتیں زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر وہ کہ ظاہر ہیں۔“

(کہ ان کے کھلے رہنے پر بروہ جائز عادت جاری ہے)۔

حدیث ۱: حدیث میں ہے جس کو، ابن عدی نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب نماز پڑھو، تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔“ (2)

الکامل فی ضعیفاء الرجال، رقم الترجمة، نصر بن حماد ۱۹۷۴، ج ۸، ص ۲۸۷۔ اور

حدیث ۲: ابوداؤد و ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔“ (3) ”سنن ابی داؤد“،

کتاب الصلاة، باب المرأة تصلي بغیر حمار، الحديث: ۶۴۱، ص ۱۲۷۰۔

حدیث ۳: ابوداؤد نے روایت کی کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، کیا بغیر ازار پہنے، گرتے اور دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: ”جب گرتا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپالے۔“ (4) ”سنن ابی داؤد“،

کتاب الصلاة، باب فی کم تصلي المرأة، الحديث: ۶۴۰، ص ۱۲۷۰۔ اور

حدیث ۴: دارقطنی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت ہے۔“ (5) ”سنن الدارقطنی“، کتاب الصلاة، باب الأمر بتعليم الصلوات، الحديث: ۸۷۶، ج ۱، ص ۳۱۶۔

اور

حدیث ۵: ترمذی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے، جب ٹکٹی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔“ (6) ”جامع الترمذی“،

أبواب الرضا، باب استشراق الشيطان المرأة إذا عرجت، الحديث: ۱۱۷۳، ص ۱۷۶۷۔

مسئلہ ۱۵: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرض صحیح

کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالا جماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالا جماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو، تمام بدن سو پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے مونہ کھولنا بھی منع ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ۲، ص ۹۷، ۹۳۔ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۱۶: اتنا باریک کپڑا، جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لیے کافی نہیں، اس سے نماز پڑھی، تو نہ ہوئی۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸۔ (عالمگیری) یو ہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہوگی۔ (رضا) بعض لوگ باریک ساڑیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷: دبیز کپڑا، جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چمکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضوی ہیأت معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضوی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۳۔ (ردالمختار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجہ اولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پا جامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ ۱۸: نماز میں ستر کے لیے پاک کپڑا ہونا ضرور ہے، یعنی اتنا نجس نہ ہو، جس سے نماز نہ ہو سکے، تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے اور ناپاک پہن کر نماز پڑھی، نماز نہ ہوئی۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی، پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا، نماز نہ ہوئی۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۰: غیر نماز میں نجس کپڑا پہننا تو حرج نہیں، اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں، تو اُسی کو پہننا واجب ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۷، ۹۳۔ (درمختار، ردالمختار) یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خشک ہو، چھوٹ کر بدن کو نہ لگے، ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلا وجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ (رضا)

مسئلہ ۲۱: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ۲،

ص ۹۳۔ (درمختار، رد المحتار) اس زمانہ میں بہترے ایسے ہیں کہ تہنید یا پا جامہ اس طرح پہنتے ہیں، کہ پیڑو (2) (ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کڑتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے، تو خیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے، بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں، یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔

مسئلہ ۲۲: آزاد عورتوں اور خنثی مشکل (3) (جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت) (بہار شریعت حصہ ۱، کتاب کا بیان) کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا مونہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیوں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۳: اتنا باریک دوپٹا، جس سے بال کی سیاہی چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی، نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے، جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸۔ موضحاً۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، خنثی مشکل رقیق (6) (غلام) ہو، تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۵: باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی، اثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا، اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا، نماز ہوگئی، ورنہ نہیں، خواہ اسے اپنے آزاد ہونے کا علم ہوا یا نہیں، ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی، جس سے سر چھپائے، تو ہوگئی۔ (8) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۴۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۹۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا، جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔ (1) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۰۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸۔ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۷: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (2) "رد المحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۰۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۸: اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا اُن کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کی برابر ہے، نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔ (3) المرجع السابق،

مسئلہ ۲۹: عورت غلیظہ یعنی قبل و دبر اور ان کے آس پاس کی جگہ اور عورت خفیہ کہ ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں، اس حکم میں سب برابر ہیں، غلظت و خفت باعتبار حرمت نظر کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے، تو نرمی کیساتھ منع کرے، اگر باز نہ آئے، تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور اگر ران کھولے ہوئے ہے، تو سختی سے منع کرے اور باز نہ آیا، تو مارے نہیں اور اگر عورت غلیظہ کھولے ہوئے ہے، تو جو مارنے پر قادر ہو، مثلاً باپ یا حاکم، وہ مارے۔ (4) المرجع السابق، ص ۱۰۱. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: ستر کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضا پر نہ پڑے، تو اگر کسی نے صرف لنبا گر تا پہنا اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے، تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی، اگر چہ بالقصد ادھر نظر کرنا، مکروہ تحریمی ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۰۲ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ادھر ادھر سے نہ دیکھ سکیں، تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا، تو نماز نہ گئی۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: مرد میں اعضائے عورت نو ہیں۔ آٹھ علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحاوی وغیرہم نے گنے۔ (۱) ذکر مع اپنے سب اجزاء، حشفہ و قصبہ و قلفہ کے، (۲) انجین یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں، ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا مفسد نماز نہیں، (۳) دبر یعنی پاخانہ کا مقام، (۴، ۵) ہر ایک سرین جدا عورت ہے، (۶، ۷) ہر ران جدا عورت ہے۔ چڈھے سے گھٹنے تک ران ہے۔ گھٹنا بھی اس میں داخل ہے، الگ عضو نہیں، تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے، (۸) ناف کے نیچے سے، عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب

اعلیٰ حضرت مجدد مآتہ حاضرہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ (۹) دبر و انجین کے درمیان کی جگہ بھی، ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضا کا شمار اور ان کے تمام احکام کو چار شعروں میں جمع فرمایا۔

ستر عورت ہمرد نہ عضو است
 ہر چہ ربعش بقدر رکن کشود
 از تہ ناف تا تہ زانو
 یا کشودی دمی نماز مجو
 ذکر و انشین و حلقہ پس
 دوسرین ہر فخذ بہ زانوئے او
 باقی زیر ناف از ہر سو (2)
 ظاہر افصل انشین و دہر

الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیدۃ) ۳، باب شروط الصلاۃ، ج ۶،

ص ۳۹۔

مسئلہ ۳۳: آزاد عورتوں کے لیے، باستثنا پانچ عضو کے، جن کا بیان گزرا، سارا بدن عورت ہے اور وہ تیس اعضا پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے، جو اوپر بیان ہوا۔ (۱) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک، یعنی عادۃ جھٹی جگہ پر بال جتے ہیں۔ (۲) بال جو ٹٹکتے ہوں۔ (۳، ۴) دونوں کان۔ (۵) گردن اس میں گلا بھی داخل ہے۔ (۶، ۷) دونوں شانے۔ (۸، ۹) دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (۱۰، ۱۱) دونوں کلاسیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔ (۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حد زیریں تک۔ (۱۳، ۱۴) دونوں ہاتھوں کی پشت۔ (۱۵، ۱۶) دونوں پستانیں، جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں، اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف ابھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیأت نہ پیدا ہوئی ہو، تو سینہ کی تابع ہیں، جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی، ان کے درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں۔ (۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارہ زیریں تک، یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔ (۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک، دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے۔ (۲۰، ۲۱) دونوں سرین۔ (۲۲) فرج۔ (۲۳) دہر۔ (۲۴، ۲۵) دونوں رانیں، گھٹنے بھی انھیں میں شامل ہیں۔ (۲۶) ناف کے نیچے پیڑ و اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور انکے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ (۲۷، ۲۸) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔ (۲۹، ۳۰) دونوں تلوے اور بعض علماء نے پشت دست اور تلوؤں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔ (۱)

الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیدۃ) ۳، باب شروط الصلاۃ، ج ۶، ص ۳۹۔ ۴۰

مسئلہ ۳۴: عورت کا چہرہ اگر چہ عورت نہیں، مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے مونہ کھولنا منع ہے۔ (۲) (ان مسائل کی تحقیق اور ان کے متعلق جزئیات کتاب الطہر والاباحہ میں انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگے۔ ۱۲ ص) یو ہیں اس کی طرف نظر کرنا، غیر محرم کے لیے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔ (۳) (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۹۷۔ (در مختار)

مسئلہ ۳۵: اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے، تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے، البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے، مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔

(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ٢، ص ١٠٣. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٣٦: کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے، کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے، نماز نہ ہوگی اور اگر سراسر اس سے باہر نکال لے، ہو جائے گی۔ (5) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ٢، ص ١٠٤. (ردالمحتار)

مسئلہ ٣٧: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں، یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع وسجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع وسجود سے اس کے لیے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا، کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل، خواہ قیام میں رکوع وسجود کے لیے اشارہ کرے یا رکوع وسجود کرے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ٢، ص ١٠٥. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا، کسی نے عاریتہ اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا (۱) (کسی کے پاس کپڑا تھا اس نے کہا تم اسے استعمال کر سکتے ہو۔) نماز جاتی رہی۔ کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الأمر، ج ۲، ص ۱۰۶۔ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۳۹: اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا، تو آخر وقت تک انتظار کرے، جب دیکھے کہ نماز جاتی رہے گی، تو برہنہ ہی پڑھے۔ (۳) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الأمر، ج ۲، ص ۱۰۶۔ (ردالمختار)

مسئلہ ۴۰: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو مانگنا واجب ہے۔ (۴) المرجع السابق۔ (ردالمختار)

مسئلہ ۴۱: اگر کپڑا امول (۵) (قیمت ہے۔) ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلہ سے زائد ہیں، تو اگر اتنے دام مانگتا ہو، جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں، تو خریدنا واجب۔ (۶) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الأمر، ج ۲، ص ۱۰۷۔ (ردالمختار) یو ہیں اگر اُدھار دینے پر راضی ہو، جب بھی خریدنا واجب ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۲: اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے، ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔ (۷) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۰۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۳: چند شخص برہنہ ہیں، تو تنہا تنہا، دُور دُور، نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی، تو امام بیچ میں کھڑا ہو۔ (۸) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث، فی شروط الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے، تو اسی سے ستر کرے، ننگا نہ پڑھے، یو ہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے، تو یہی کرے۔ (۹) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا، تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی قبل و دبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے۔ (۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۰۸۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۶: جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں، نماز ہو گئی۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۱۰۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۷: اگر ستر کا کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا، بندوں کی جانب سے ہو، تو نماز پڑھے، پھر اعادہ کرے۔ (۳) المرجع السابق، ص ۱۱۰۔ (درمختار)

تیسری شرط استقبال قبلہ: یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا۔

اللہ عز وجل فرماتا ہے:

﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ط قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط

يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝﴾ (4) المرجع السابق، ص ۱۱۰۔

”بے وقوف لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر مسلمان لوگ تھے، انھیں کس چیز نے اس سے پھیر دیا، تم فرما دو اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے، جسے چاہتا ہے، سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔“

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پسند یہ تھا کہ کعبہ قبلہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کما هو مروی فی صحیح البخاری وغیرہ من الصحاح اور فرماتا ہے:

﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ ط وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ط وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءُ وَف رَحِيمٌ ۝ قُلْ نَزَّهَلْبُ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ط وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ط وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝﴾ (5) البقرة: ۱۴۳-۱۴۴۔

”جس قبلہ پر تم پہلے تھے، ہم نے پھر وہی اس لیے مقرر کیا کہ رسول کے اتباع کرنے والے ان سے متمیز ہو جائیں، جو ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے ہیں اور بے شک یہ شاق ہے، مگر ان پر جن کو اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارا ایمان ضائع نہ کرے گا، بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے محبوب! آسمان کی طرف تمہارا بار بار منہ اٹھانا ہم دیکھتے ہیں، تو ضرور ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جسے تم پسند کرتے ہو، تو اپنا منہ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیرو اور اے مسلمانوں! تم جہاں کہیں ہو، اسی کی طرف (نماز میں) منہ کرو اور بے شک جنہیں کتاب دی گئی، وہ ضرور جانتے ہیں کہ وہی حق ہے، ان کے رب کی طرف سے اور اللہ ان کے کو تکلوں سے غافل نہیں۔“

مسئلہ ۴۸: نماز اللہ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کے لیے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو، اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیے سجدہ کیا، حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔

(1) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، بحث النية، ج ۲، ص ۱۳۴۔ (در مختار و افادات رضویہ)

مسئلہ ۴۹: استقبال قبلہ عام ہے کہ یعنی مکہ معظمہ کی طرف منہ ہو، جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لیے۔ (2) المرجع السابق (در مختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا

ہے، اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو، جیسے مکہ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں، تو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص مکہ معظمہ میں ہو، اس کے لیے جہت

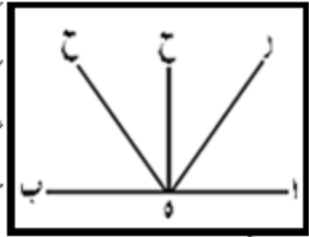
کعبہ کو مونہ کرنا کافی ہے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۰: کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رخ چاہے پڑھے، کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی، مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (۳) "غنیۃ المتعملی"، فصل مسائل شنی، ص ۶۱۶. (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۱: اگر صرف حطیم کی طرف مونہ کیا کہ کعبہ معظمہ محاذات میں نہ آیا، نماز نہ ہوئی۔ (۴) "غنیۃ المتعملی"، فروع شنی شرح الطحاوی، ص ۲۲۵. (غنیہ)

مسئلہ ۵۲: جہت کعبہ کو مونہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مونہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے

کچھ انحراف ہے، مگر مونہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۴۵ درجہ رکھی گئی ہے، تو اگر ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا، نماز نہ ہوئی، مثلاً ا، ب، ایک خط ہے اس پر ۵، ح، عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبہ معظمہ عین نقطہ ح کے محاذی ہے، دونوں قاعے ا، ۵، ح اور ح، ۵ ب کی



تصنیف کرتے ہوئے خطوط ۵، د، ۵، ح خطوط کھینچے، تو یہ زاویہ ۴۵، ۴۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے، اب جو شخص مقام ۵ پر کھڑا ہے، اگر نقطہ ح کی طرف مونہ کرے، تو اگر عین کعبہ کو مونہ ہے اور اگر دہنے بائیں دیاع کی طرف جھکے تو جب تک دیاع ح کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب ر سے بڑھ کر دیاع سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہوگی۔ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۱۳۵. (رد المحتار)

(افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۳: قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں، بلکہ وہ فضا ہے، اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے، تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف مونہ کر کے نماز پڑھی نہ ہوگی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگئی، یو ہیں اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف مونہ کیا، نماز ہوگئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی، گو عمارت کی طرف نہ ہو۔ (۲) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب:

کرامات الأولیاء ثابتہ، ج ۲، ص ۱۴۱. (رد المحتار)

مسئلہ ۵۴: جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریعہ جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کر دے، تو ان سب صورتوں میں جس رخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں، ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو مونہ کرے، ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں، یو ہیں روانی میں پڑھے۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: کرامات الأولیاء ثابتہ، ج ۲، ص ۱۴۲. (رد المحتار)

مسئلہ ۵۵: چلتی کشتی میں نماز پڑھے، تو بوقت تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو منہ

پھرتا رہے، اگرچہ نفل نماز ہو۔ (4) ”غنیۃ المصنّعی“، فروع فی شرح الطحاوی، ص ۲۲۵۔ (غنیہ)

مسئلہ ۵۶: مصنیٰ کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کرے گا، تو چوری ہو جائے گی، ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے، اگرچہ باجرت مثل استقبال فرض ہے۔ (5) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، مطلب:

کرامات الأولیاء ثابۃ، ج ۲، ص ۱۴۲۔ (ردالمحتار) یعنی جب کہ وہ اجرت حاجتِ اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حاجتِ اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر وہ اجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے، تو اجیر کرنا ضرور نہیں، یو ہیں پڑھے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۵۷: کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں، تو جیسے بھی ہو سکے، نماز پڑھ لے، پھر جب موقع ملے وقت میں یا بعد، تو اس نماز کا اعادہ کرے۔ (1) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، مطلب: کرامات الأولیاء ثابۃ، ج ۲، ص ۱۴۳۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحریر کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جے ادھر ہی منہ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (2) ”الدرالمختار“ و

”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری فی القبۃ، ج ۲، ص ۱۴۳۔ (عامۃ کتب)

مسئلہ ۵۹: تحریر کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہو گئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔ (3) ”تنویر الأبصار“، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۳۔ (تنویر الابصار وغیرہ)

مسئلہ ۶۰: ایسا شخص اگر بے تحریر کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو، ہاں اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہو گئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو، یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا، اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔ (4) ”الدرالمختار“ و

”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری فی القبۃ، ج ۲، ص ۱۴۷۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا، مگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے منہ کیا، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا، جدھر منہ کیا، اگرچہ بعد کو یقین کیساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو۔ (5)

”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۲: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا، ہو گئی، ورنہ نہیں۔ (6) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری... إلخ، ج ۲، ص ۱۴۳۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا، اس نے تحریر کر کے نماز پڑھ لی، اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہو گئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔ (7) ”منیۃ المصلی“، مسائل تحری القبۃ... إلخ، ص ۱۹۲۔ (غنیہ)

مسئلہ ۶۴: اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں، مگر ان کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو لیا، یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورت میں نہ ہوئی، اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۳۔

(ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: ایک شخص تحری کر کے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں، بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا، تحری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔ (۲) المرجع السابق۔ **(ردالمحتار)**

مسئلہ ۶۶: اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگر چہ سجدہ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے، اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں، جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرایا تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی۔ (۳)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۳۔ **(ردالمحتار)**

مسئلہ ۶۷: نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا، کوئی بینا آیا، اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی، تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا، جس سے قبلہ کا حال نابینا دریافت کر سکتا تھا، مگر نہ پوچھا، دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا، تو نابینا کی ہوگئی اور مقتدی کی نہ ہوئی۔ (۴) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۴۔

(خانیہ، ہندیہ، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۸: تحری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا، بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی اور قبلہ کی طرف پھر گیا، تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو، اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی اور اب اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی، تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے، ورنہ نہیں۔ (۵) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۴۔ **(ردالمحتار)**

مسئلہ ۶۹: اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے، تو اگر چہ مقتدی تحری کرنے والوں میں نہ ہو، اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (۶) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۴۔ **(ردالمحتار)**

مسئلہ ۷۰: اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو تحری کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق (۷) (وہ کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا)۔ ولاحق (۸) وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہوا، مگر اقتدا کے بعد اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں، خواہ عذر سے یا بلا عذر۔ کی رائے بدل گئی، تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے۔ (۹) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۴۔ **(ردالمحتار)**

مسئلہ ۷۱: اگر پہلے ایک طرف کورائے ہوئی اور نماز شروع کی، پھر دوسری طرف کورائے پلٹی، پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی، جو پہلے مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۴۶۔ **(ردالمحتار)**

مسئلہ ۷۲: تحری کر کے ایک رکعت پڑھی، دوسری میں رائے بدل گئی، اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا، تو سرے سے نماز پڑھے۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۶. (درمختار)

مسئلہ ۷۳: اندھیری رات ہے، چند شخصوں نے جماعت سے تحری کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی، مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے، نہ مقتدی امام سے آگے ہے، نماز ہو گئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اس کی جہت تھی، کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو، تو نماز نہ ہوئی۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: اذا ذكر في مسألة ثلاثة احوال... إلخ، ج ۲، ص ۱۴۷. (درمختار)

(رد المحتار)

مسئلہ ۷۴: مصلیٰ نے قبلہ سے بلا عذر قصد اسینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا، نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا، تو ہو گئی۔ (4) "منية المصلي"، مسائل التحری القبلة... إلخ، ج ۳، ص ۱۹۳. و "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۱، ص ۴۹۷. (منیہ، بحر)

مسئلہ ۷۵: اگر صرف مونہ قبلہ سے پھیرا، تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے اور نماز نہ جائے گی، مگر بلا عذر مکروہ ہے۔ (5) لمرجع السابق. (منیہ، بحر)

چوتھی شرط وقت ہے: اس کے مسائل اوپر مستقل باب میں بیان ہوئے۔

پانچویں شرط نیت ہے:

اللہ عز وجل فرماتا ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَمْ﴾ (6)

ب ۳۰، البینة: ۵.

”انھیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔“

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى)) (1)

”صحیح البخاری“، کتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ، الحديث: ۱، ص ۱.

”اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے، جو اس نے نیت کی۔“

اس حدیث کو بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۷۶: نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں، تاوقت یہ کہ ارادہ نہ ہو۔ (2) ”تنویر الأبصار“،

کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۱. (تنویر الأبصار)

مسئلہ ۷۷: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا، ظہر کی نماز

ہو گئی۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث النية، ج ۲، ص ۱۱۲. (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷۸: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے، کون سی نماز پڑھتا ہے؟ تو فوراً بلاتا مل بتا دے، اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (۴) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۳۔ (درمختار)

مسئلہ ۷۹: زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں، فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو، مثلاً **نَوَيْتُ** یا نیت کی میں نے۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۳۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۰: احوط (۶) (زیادہ احتیاط) یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (۷) "منیة المصلي"، استحباب ان یروی بقلہ ویتکلم باللسان، ص ۲۳۲۔ (منیہ)

مسئلہ ۸۱: تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی، مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں، فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (۸) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۲: وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں، نماز ہو جائے گی۔ یوہیں وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لیے چلنا پایا گیا، نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ (۹) "غنیة المتعملي"، الشرط السادس الثانی، ص ۲۰۰۔ (غنیہ)

مسئلہ ۸۳: اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہوگی۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۱۶۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: اصح (۲) (درست ترین) یہ ہے کہ نفل وسنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت (۳) (پیروی) کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو کافی قرار دیتے ہیں۔ (۴) "منیة المصلي"، الشرط السادس الثانی، ص ۲۲۵۔ (منیہ)

مسئلہ ۸۵: نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۱۶۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۶: فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں، اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو، مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے، مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں، نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے، مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے، وہی میں بھی پڑھتا ہوں، تو یہ نماز ہو جائے گی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں، اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے، تو نماز ہو جائے گی،

مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں، اگر سنتیں پڑھ چکا ہے، تو اِمامت نہیں کر سکتا کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا، مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں، تو اب فرض نماز میں اِمامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا، دوسری صورت یہ کہ نیت فرض کسی میں نہ کی، تو نماز فرض ادا نہ ہوئی۔ (6) "درالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب

الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۱۷. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۷: فرض میں یہ بھی ضرور ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کے ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے، مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں، خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (7) "تنویر

الابصار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۷، ۱۲۳. (تنویر الابصار)

مسئلہ ۸۸: اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی، تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جاتا رہنا اسکے علم میں ہو یا نہیں۔ (8) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۲۳. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۹: نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں، جبکہ کسی نماز کو معین نہ کیا، مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشا۔ (1) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۲۳. (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۰: اولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہو گیا ہو، نماز ہو جائے گی، خصوصاً اس کے لیے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۳. و

"فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۱: اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا، مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی، بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا، نماز ہو جائے گی۔ (3) "غنیۃ المتعملي"، الشرط السادس النية، ص ۲۵۳. (غنیۃ)

آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بے کار ہے اور اس میں غلطی مضرب نہیں، ہاں اگر صرف دن کے نام ہی سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا، مثلاً منگل کی ظہر پڑھتا ہوں، تو نماز نہ ہوگی اگرچہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں۔ (افادات رضویہ)

مسئلہ ۹۲: نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط

الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۲۰. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: فرض قضا ہو گئے ہوں، تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے، مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۹.

(درمختار)

مسئلہ ۹۴: اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو، تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں، مثلاً میرے ذمہ جو فلاں نماز ہے، کافی ہے۔ (6) "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والعشوع، ج ۲، ص ۱۱۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۵: اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو اس کے لیے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں چھٹی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔ (7) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۱۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۹۶: کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی، مگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی، ادا نہ ہوئی۔ (1) "غنیۃ المتملی"، الشرط السادس النیۃ، ص ۲۵۴۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۹۷: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہوگئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یو ہیں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔ (2)

"الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: یصح القضاء بنبۃ الأداء و عکسہ، ج ۲، ص ۱۲۵۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۸: مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگئی، مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔ (3) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۲۱۔ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹۹: ایک صورت میں امام کو نیت امامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہو جائے اور وہ نماز، نماز جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے امامت زناں (4) (عورتوں کی امامت) کی نیت نہ کی، تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔ (5) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۲۸۔ (درمختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے، بعد کو اگر نیت کر بھی لے، صحت اقتدائے زن کے لیے کافی نہیں۔ (6)

"الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب: مضی علیہ سنوات... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۰: جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو، امامت زناں کی نیت بالا جماع ضروری نہیں اور اصح یہ ہے کہ جمعہ و عیدین میں بھی حاجت نہیں، باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی، تو عورت کی نماز ہو جائے گی، اگرچہ امام نے امامت زناں کی نیت نہ کی ہو۔ (1) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۲۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۱: مقتدی نے اگر صرف نماز امام یا فرض امام کی نیت کی اور اقتدا کا قصد نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔ (2)

"الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۲: مقتدی نے بہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری، تو جائز ہے۔ (3) المرجع السابق، ص ۶۷۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۳: مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہوں جو اس امام کی نماز ہے، اگر امام نماز شروع کر چکا ہے، جب تو ظاہر کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں، اگر مقتدی کے علم میں ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی، تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی اور واقع میں شروع نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص ۶۶۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۴: مقتدی نے نیت اقتدا کی، مگر فرضوں میں تعیین فرض نہ کی، تو فرض ادا نہ ہوا۔ (5) غنیۃ المحتملی، الشرط السادس النبیۃ، ص ۲۵۱۔ (غنیہ) یعنی جب تک یہ نیت نہ ہو کہ نماز امام میں اس کا مقتدی ہوتا ہوں۔

مسئلہ ۱۰۵: جمعہ میں بہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی، نماز ہو گئی، خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی، تو نہ جمعہ ہوا نہ ظہر۔ (6) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۶: مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہ ہو کہ قعدہ اولیٰ ہے یا اخیرہ اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر یہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی ورنہ نہیں، تو اگر چہ قعدہ اولیٰ ہوا اقتدا صحیح نہ ہوئی اور اگر بایں نیت اقتدا کی کہ قعدہ اولیٰ ہے، تو میں نے فرض میں اقتدا کی، ورنہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا، اگر چہ قعدہ اولیٰ ہو۔ (7) المرجع السابق، ص ۶۷۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷: یوہیں اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشا پڑھتا یا تراویح اور یوں اقتدا کی کہ اگر فرض ہے تو اقتدا کی، تراویح ہے تو نہیں، تو عشا ہو خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوئی۔ (8) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷۔ (عالمگیری)

اس کو یہ چاہیے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض، ورنہ نفل ہو جائیں گے۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۳۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۸: امام جس وقت جائے امامت پر گیا، اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی، اگر چہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو، اقتدا صحیح ہے، بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔ (2) "غنیۃ المحتملی"، الشرط السادس النبیۃ، ص ۲۵۲۔ (غنیہ)

مسئلہ ۱۰۹: نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے؟ زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی، بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو صحیح نہیں۔ (3) المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۱۰: جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعیین نہ کرے، یوہیں جنازہ میں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں میت کی نماز۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷۔

مسئلہ ۱۱۱: نماز جنازہ کی یہ نیت ہے، نماز اللہ کے لیے اور دُعا اس میت کے لیے۔ (5) "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۶. (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲: مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت، تو یہ کہہ لے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔ (6) "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۷. (درمختار)

مسئلہ ۱۱۳: اگر مرد کی نیت کی، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، جائز نہ ہوئی، بشرطیکہ جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو، یو ہیں اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمر و ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمر و ہے، تو ہو گئی۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷. (درمختار، ردالمحتار) یو ہیں اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، تو نماز ہو جائے گی، جب کہ اس میت پر نماز نیت میں ہے۔ (8) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۴: چند جنازے ایک ساتھ پڑھے، تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد معین کر لی اور اس سے زائد تھے، تو کسی جنازے کی نہ ہوئی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۷. (درمختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو، صرف اتنا ہو کہ دس (۱۰) میتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ (۱۱) تو کسی پر نہ ہوئی اور اگر نیت میں اشارہ تھا، مثلاً ان دس (۱۰) میتوں پر نماز اور وہ ہوں بیس (۲۰) تو سب کی ہو گئی، یہ احکام امام نماز جنازہ کے ہیں اور مقتدی کے بھی، اگر اس نے یہ نیت نہ کی ہو کہ جن پر امام پڑھتا ہے، ان کے جنازہ کی نماز کہ اس صورت میں اگر اس نے ان کو دس (۱۰) سمجھا اور وہ ہیں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔ (2) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات وهو یصلی... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۵: نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نماز عید الفطر، عید اضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف یا نفل، جس کو قصد افسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے، یو ہیں سجدہ تلاوت میں نیت تعیین ضرور ہے، مگر جب کہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدہ شکر اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں اور سجدہ سہو کو درمختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں، مگر "نہر الفائق" میں ضروری سمجھی اور یہی ظاہر ہے۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فی حضور القلب و الخشوع، ج ۲، ص ۱۱۹. (ردالمحتار) اور

نذریں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو، ہاں نیت واجب اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فی حضور القلب و الخشوع، ج ۲، ص ۱۲۰. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۶: یہ نیت کہ مونہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض (5) (منہ پھرنے)۔

کی نیت نہ ہو۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضی علیہ سنوات... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹.

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۷: نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی، تو نفل ہوئی۔ (7)

الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۸: ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی، تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہے، تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہوگئی، ورنہ وہی پہلی ہے، خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔ (8) المرجع السابق، و "غنیۃ المتعملی"، الشرط السادس النیۃ، ص ۲۴۹. (عالمگیری، غنیۃ) یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے، ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی۔ (1)

الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶. (ہندیہ)

مسئلہ ۱۱۹: ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی، تو یہ وہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہوگی، لہذا اگر قعدہ اخیرہ کیا، تو ہوگئی ورنہ نہیں، ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور وہ رکعت شمار میں نہیں۔ (2)

المرجع السابق، و "غنیۃ المتعملی"، الشرط السادس النیۃ، ص ۲۵۰. (عالمگیری، غنیۃ)

مسئلہ ۱۲۰: اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو وہ بدستور نماز میں ہے۔ (3)

"الدرالمختار"، (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۱: دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہے، دوسری جنازہ، تو فرض کی نیت ہوئی، (۲) اور دونوں فرض عین ہیں، تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا، تو وقتی ہوئی، (۳) اور ایک وقتی ہے، دوسری قضا اور وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی، (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور (۵) دونوں قضا ہوں، تو صاحب ترتیب کے لیے پہلی ہوئی اور (۶) صاحب ترتیب نہیں، تو دونوں باطل اور ایک (۷) فرض، دوسری نفل، تو فرض ہوئے، (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں، (۹) اور ایک نفل، دوسری نماز جنازہ، تو نفل کی نیت رہی۔ (4)

"غنیۃ المتعملی"، الشرط السادس النیۃ، ص ۲۵۰، و "الدرالمختار"

و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع فی النیۃ، ج ۲، ص ۱۵۳. (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۱۲۲: نماز خالصاً للہ شروع کی، پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی، تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (5)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۱، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۳: پورا ریا یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے، اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو، مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا

اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔ (6) المرجع السابق. (درمختار، عالمگیری) اور ریا کا استحقاق عذاب بہر حال ہے۔

مسئلہ ۱۲۴: نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا، لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو، اس کی وجہ سے ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار کر لے۔ (1)

”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع فی النية، ج ۲، ص ۱۵۱. (درمختار، ردالمحتار)

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے:
اللہ عز وجل فرماتا ہے:

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ط﴾ (2)

پ ۳۰، الاعلیٰ: ۱۵

”اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔“

اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اللَّهُ أَكْبَرُ** سے نماز شروع فرماتے۔

مسئلہ ۱۲۵: نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط۔ (3)

”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۸. (درمختار)

مسئلہ ۱۲۶: غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لیے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر (4) (پہلے) پھینک دے، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یو ہیں بروقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف (5) (پھر ہوا) تھا، یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپایا، یا قبلہ کو منہ کر لیا یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یو ہیں معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پیشتر تکبیر تحریمہ شروع کی، مگر ختم سے پہلے اعضا ڈھل گئے، نماز منعقد ہو گئی۔ (6)

”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۷: فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے، مثلاً عشا کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لیے کھڑا ہو گیا، لیکن قصد ایسا کرنا مکروہ و منع ہے اور قصد اُنہ ہو تو حرج نہیں، مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ کر چکا تھا، اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا، اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں، تو یہ رکعت نفل ہوئی، اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہو جائیں، تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی، لہذا اس میں کوئی کراہت نہیں۔ (7)

”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: قد يطلق الفرض ... إلخ، ج ۲، ص ۱۵۹. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۸: ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی۔ (1)

”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۹. (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی، پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: **وعلیک السلام**، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: **وعلیک السلام**، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے تعلیم فرمائیے، ارشاد فرمایا: ”جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو، تو کامل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف موڑ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة... إلخ، الحدیث: ۸۸۶۔

۸۸۵، ص ۷۴۱۔

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کونہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو سجدہ کو نہ جاتے تا وقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہو لیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تا وقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور دہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیوں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب ما یجمع صفة الصلاة... إلخ، الحدیث: ۱۱۱۰، ص ۷۵۵۔

حدیث ۳: صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد واہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے۔ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب وضع الیمنى علی الیسری فی الصلاة، الحدیث: ۷۴۰، ص ۵۹۔

حدیث ۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا، جس نے نماز میں کچھ کمی کی، جب سلام پھیرا تو اسے پکارا، اے فلاں! ”تو اللہ سے نہیں ڈرتا، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو، اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا۔ خدا کی قسم!“ میں پیچھے سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔“ (1) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحدیث: ۹۸۰۳، ج ۳، ص ۴۶۰۔ (اس حدیث شریف سے نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کے لیے کسی چیز کا سامنے ہونا درکار نہیں کوئی شے اور اک کے لیے حجاب نہیں۔ ۱۲ منہ)

حدیث ۶۵: ابوداؤد نے روایت کی کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سکتہ فرمانا یاد کیا، ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے۔ دوسرا جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھ کر فارغ ہوتے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (2) "سنن ابی داؤد"، کتاب الصلاة، باب السکنة عند الافتتاح، الحدیث: ۷۷۹، ص ۱۲۸۰۔ ترمذی وابن ماجہ و دارمی نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔

حدیث ۷: امام بخاری ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: "جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے، تو آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔" (3) "صحیح البخاری"، کتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين، الحدیث: ۷۸۲، ص ۶۲۔

حدیث ۸: صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرلو، پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے، وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے، تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں آجائے، تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تمہاری سُنَّے گا۔" (4) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحدیث: ۹۰۴، ص ۷۴۲۔

حدیث ۱۰۹: ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی صحیح مسلم میں ہے، جب امام قراءت کرے، تو تم چُپ رہو۔ (5) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحدیث: ۹۰۵، ص ۷۴۲۔ اس حدیث اور اس کے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے آمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ وَلَا الضَّالِّينَ کہے، تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے، وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں، فَقَالَ اٰمِيْنٌ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی، (1) "جامع الترمذی"، أبواب الصلوات، باب ما جاء في التأمين، الحدیث: ۲۴۸، ص ۱۶۶۲۔ نیز ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہ کریں، بلکہ چُپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے کہ

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ٥﴾ (2)

پ ۹، الاعراف: ۲۰۴۔

"جب قرآن پڑھا جائے تو سُنو اور چُپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔"

حدیث ۱۱: ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ: ”امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو۔“ (3) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب اقامة الصلوات... إلخ، باب إذا قرأ الإمام فانشؤا، الحديث: ۸۴۶، ص ۲۵۲۷.

حدیث ۱۲: ابو داود و ترمذی علقمہ سے راوی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”کیا تمہیں وہ نماز نہ پڑھاؤں، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تھی؟، پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے، مگر پہلی بار (4) ”سنن ابی داود“، کتاب الصلاۃ، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحديث: ۷۴۸، ص ۱۲۷۸. ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء ان النبي

صلی اللہ علیہ وسلم لم يرفع الا في أول مرة، الحديث: ۲۵۷، ص ۱۶۶۳. یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں۔ (5) ”سنن ابی داود“، کتاب الصلاۃ، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحديث: ۷۵۲، ص ۱۲۷۸. ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۱۳: دارقطنی وابن عدی کی روایت انھیں سے ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے، مگر نماز شروع کرتے وقت۔ (6) ”سنن الدارقطنی“، کتاب الصلاۃ، باب ذكر التكبير ورفع اليدين، الحديث: ۱۱۲۰، ج ۱، ص ۳۹۹.

حدیث ۱۴: مسلم و احمد جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”یہ کیا بات ہے؟ کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی ڈمیں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔“ (7) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بالسكون في الصلاة... إلخ، الحديث: ۹۶۸، ص ۷۴۷.

حدیث ۱۵: ابو داود و امام احمد نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ”سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں۔“ (1) ”سنن ابی داود“، کتاب الصلاۃ، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة، الحديث: ۷۵۶، ص ۱۲۷۹.

ان امور کے متعلق اور بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں، تبرکاً چند حدیثیں ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ افعال نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں کہ ہم نہ اس کے اہل نہ اس کی ضرورت کہ آئمہ کرام نے یہ مرحلے طے فرما دیے، ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکان شریعت ہیں، وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو قبلہ رُود و نوں پاؤں کے نبیوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی نو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں، نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے، یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہوا اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (2) (چھوٹی انگلی۔) کلائی کے اگل بغل اور شاہ پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (3) (پاک ہے تو اے

اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲)

پھر تعوذ یعنی

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پڑھے، پھر تسمیہ یعنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہے پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے، اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو، اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں، نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف، ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ پیچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے پھر

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد

اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے، بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو جے ہوں اور ہتھیلیاں پیچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر بچوں کے بل کھڑا ہو جائے، اب صرف بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر قراءت شروع کر دے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (1) (تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ (عزوجل) کے لیے ہیں سلام حضور پر، اے نبی! اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں ہم پر اور اللہ (عزوجل) کے نیک بندوں پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور

رسول ہیں۔ ۱۲)

پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لَا کے قریب پہنچے، دہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیاں اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ اِنْ پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھتی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو

اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضرور نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا، اس میں تشہد کے بعد درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ. پڑھے (2) (اے اللہ عزوجل)

درود بھیجے ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے درود بھیجی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور ان کی آل پر، چنگ تو سراہا ہوا بزرگ ہے، اے اللہ (عزوجل) برکت نازل کر ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور ان کی آل پر، چنگ تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ (۱۲) پھر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (۱) (اے اللہ عزوجل) تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو، چنگ تو

دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان (۱۲)

یا اور کوئی دعا ماثور پڑھے۔ مثلاً

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَاَرْحَمٰنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. (2) (اے اللہ عزوجل) میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور چنگ تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے، اپنا تو طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر، چنگ تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۲)

یا یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہٗ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہٗ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. (3) (اے اللہ عزوجل) میں تجھ سے ہر قسم کے خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا۔ (۱۲) یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّیْنِ وَفَقْهْرِ الرِّجَالِ. (4) (اے اللہ عزوجل) تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح و دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تباہی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دین کے غلبہ اور مردوں کے فقر سے۔ (۱۲)

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (5) (اے اللہ عزوجل) اے ہمارے پروردگار، تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ (۱۲)

اور اس کو بغیر اَللّٰهُمَّ کے نہ پڑھے، پھر دہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہے، پھر

بائیں طرف، یہ طریقہ کہ مذکور ہوا، امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس میں کی بعض بات جائز نہیں، مثلاً
 امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض اُمور میں مستثنیٰ ہے، مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدہ کی حالت اور
 قعدہ کی صورت میں فرق ہے۔^(۱) "غنیۃ المتعلیٰ"، صفة الصلاة، ص ۲۹۸-۲۳۶۔ وغیرہ۔ جس کو ہم بیان کریں گے، ان مذکورات
 میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا ترک (۲) (چھوڑنا۔) قصداً (۳) (جان
 بوجھ کر۔) گناہ اور نماز واجب الا عاده (۴) (نماز کا پھر سے پڑھنا واجب۔) اور سہواً ہو تو سجدہ سہواً واجب۔ بعض سنت مؤکدہ کہ اس
 کے ترک کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب، نہ کریں تو گناہ نہیں۔

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں

(۱) تکبیر تحریمہ

(۲) قیام

(۳) قراءت

(۴) رکوع

(۵) سجدہ

(۶) قعدہ اخیرہ

(۷) خروج بصنعہ - (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۸-۱۶۰.

(۱) تکبیر تحریمہ:

حقیقۃً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے، اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ ۱: نماز کے شرائط یعنی طہارت و استقبال و ستر عورت و وقت - تکبیر تحریمہ کے لیے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور کوئی شرط مفقود ہے، نماز نہ ہوگی۔ (۶) "الدرالمختار" و "ردالمحتار". کتاب الصلاة، بحث شروط التحریمة، ج ۲، ص ۱۷۵. (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۲: جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۸. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہو اور رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوئی۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹. و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، بحث شروط التحریمة، ج ۲، ص ۱۷۶. (بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی وہ نماز نہ ہوئی اس کو پھر

پڑھیں۔ ۱۲ منہ حفظ) (عالمگیری، ردالمختار)

مسئلہ ۴: نفل کے لیے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی، نماز نہ ہوئی اور بیٹھ کر کہتا، تو ہو جاتی۔ (۳) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، بحث شروط التحریمة، ج ۲، ص ۲۱۹. (ردالمختار)

مسئلہ ۵: مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا، نماز نہ ہوئی۔ (۴) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۸. (درمختار)

مسئلہ ۶: امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی، نماز شروع ہو گئی اور

یہ نیت لغو ہے۔ (5) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۷: امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی، اگر اقتدا کی نیت ہے، نماز میں نہ آیا ورنہ شروع ہوگئی، مگر امام کی نماز میں شرکت نہ ہوئی، بلکہ اپنی الگ۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلی نہیں کہی تو ہوگئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو، تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔ (7) "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۹۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گوٹکا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو، اس پر تلفظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔ (8) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۲۰۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی، نماز نہ ہوئی۔ (1) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً
اللَّهُ أَجَلٌ يَا اللَّهُ أَعْظَمُ يَا اللَّهُ كَبِيرٌ يَا اللَّهُ لَا كَبِيرَ يَا اللَّهُ الْكَبِيرُ يَا الرَّحْمَنُ اكْبُرْ يَا اللَّهُ إِلَهَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا لَا إِلَهَ غَيْرُهُ يَا تَبَارَكَ اللَّهُ وغیرہا (2) (اور اس کے علاوہ) الفاظ تعظیمی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے،
اور اگر دُعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں۔ مثلاً

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي وغیرہ الفاظ دُعا کہے تو نماز منعقد نہ ہوئی، یو ہیں اگر صرف اکبر یا
اجل کہا اس کے ساتھ لفظ اللہ نہ ملا یا جب بھی نہ ہوئی،
یو ہیں اگر اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ یا اَعُوذُ بِاللَّهِ یا اَنَا لِلَّهِ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ یا مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ یا بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہا، تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اللہ کہا یا يَا اللَّهُ یا اللَّهُمَّ کہا ہو جائے گی۔
(3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۸۔ (درمختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: لفظ اللہ کو اللہ یا اکبر کو اکبر یا اکبار کہا، نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصد
کہے، تو کافر ہے۔ (4) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۸۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳: پہلی رکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹۔ (عالمگیری)

(۲) قیام:

قیام کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔

(6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدر قراءت فرض، قیام فرض اور بقدر واجب، واجب اور بقدر سنت، سنت۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۶۳. (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قیام مسنون میں مقدار ثناء و تعوذ و تسبیح بھی۔ (رضا)

مسئلہ ۱۵: قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (4) "الفناوی الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول، ج ۱، ص ۶۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۶۴. (درمختار)

مسئلہ ۱۹: جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے، جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۶۴. (درمختار)

مسئلہ ۲۰: جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں، تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے، اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یوہیں کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قراءت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے، باقی بیٹھ کر۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة و مبحث فی الرکن الاصلی... إلخ، ج ۲، ص ۱۶۴. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میسر ہو تو جماعت سے ورنہ تنہا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة و مبحث فی الرکن الاصلی... إلخ، ج ۲، ص ۱۶۵. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا

نا قابل برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔ (2) "غنیۃ المحتملی"، فرائض الصلاۃ، الثانی، ص ۲۶۱ - ۲۶۷. (غنیہ)

مسئلہ ۲۳: اگر عصایا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ (3) المرجع السابق، ص ۲۶۱. (غنیہ)

مسئلہ ۲۴: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے، اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔ (4) المرجع السابق، ص ۲۶۲. (غنیہ)

تنبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخارا آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یوہیں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ ۲۵: کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے، تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۲۷۴. (غنیہ) یعنی جب کہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو۔

(۳) قراءت:

قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا نقل سماعت (1) (اونچانے کا مرض۔) بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔ (3) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور ورتو نافل کی ہر رکعت میں امام ومنفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں، نہ جہر کی میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔ (4) "مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح"، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، وارکانہا، ص ۵۱. (علمہ کتب)

مسئلہ ۲۸: فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی، نماز فاسد ہوگئی۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفۃ الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے **هَ، نَ، قَ**، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ اس کی تکرار کرے (6) المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: تحقیق مہم فیما لوندکر فی

روکوع الہم لہم یقرأ... الخ، ج ۲، ص ۳۱۳۔ (عالمگیری، ردالمحتار) رہی ایک کلمہ کی آیت **مُذْهَبَاتِنِ ج** اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ (7) (امام سیحانی نے شرح جامع صغیر و شرح مختصر امام غماوی اور امام علاء الدین نے تحفۃ المقرباء اور امام ملک العلماء نے بدائع میں اس سے جواز پر مفرمایا اور خلاف کا اصرار نہ کیا اور یہی اظہر من حیث الدلیل ہے اور ظہیر یہ سراج و ہایح و فتح القدیر و شرح المجموع لابن ملک و در مختار میں عدم جواز کو اصح کہا محقق صاحب فتح و دیگر شراح ہدایہ نے جو اسکی دلیل ذکر کی محقق صاحب نے اس پر اعتراض کیا، ہر حال احتیاط اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ مرتبین نے اسے تصریحاً اصح بتایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۱۲)

مسئلہ ۳۰: سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (8) (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل، ج ۲، ص ۲۳۶۔ (در مختار)

مسئلہ ۳۱: قراءت شاذہ سے فرض ادا نہ ہوگا، یوہیں بجائے قراءت آیت کی جے کی، نماز نہ ہوگی۔ (9) (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل، ج ۲، ص ۲۲۶۔ (در مختار)

(۴) رکوع:

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (1) (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۶۵۔ (در مختار وغیرہ) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی، کچھاوے۔

مسئلہ ۳۲: گوزہ پشت (2) (سبوا) کہ اس کا لب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو، رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔ (3) (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰۔ (عالمگیری)

(۵) سجود:

حدیث میں ہے: ”سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو، لہذا دو عاز زیادہ کرو۔“ (4) (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الركوع والسجود، الحدیث: ۱۰۸۳، ص ۷۵۴۔ اس حدیث کو مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمننا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔ (5)

(محمد اعظم علی حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن ”فتاویٰ رضویہ“ میں فرماتے ہیں: ”حالت سجدہ میں قدم کی دس انگلیوں میں سے ایک کے باطن پر اعتماد بہ معتد اور مفتی یہ میں فرض ہے اور دونوں پاؤں کی تمام یا اکثر انگلیوں پر اعتماد بید نہیں کہ واجب ہو، اس بنا پر جو ”علیہ“ میں ہے اور قبلہ کی طرف متوجہ کرنا بغیر کسی انحراف کے سنت ہے۔“ (ت) (الفتاویٰ الرضویۃ) (الحدیث)، کتاب الصلاۃ، باب مکروہات الصلاۃ، ج ۷، ص ۳۷۶۔) تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا

کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔ (6) (الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۴۹، ۱۶۷، ۲۵۱۔ و ”الفتاویٰ الرضویۃ“ (الحدیث)، کتاب الصلاۃ، باب مکروہات الصلاۃ، ج ۷، ص ۳۶۳-۳۷۶، ملخصاً۔ (در مختار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۳۳: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔ (7) (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔ (7) (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر، اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

مسئلہ ۳۶: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روٹی، قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

(عالمگیری) بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال (2) (چاول کا بس) بچھاتے ہیں، ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوئی، کمائی دار (3) (اسپرنگ والے) گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دیتی لہذا نماز نہ ہوگی، ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدے ہوتے ہیں اس گدے سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۷: دو پہیہ گاڑی یا کھوپڑی وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا ٹوکرا (4) (دھڑکی جیگاڑی یا ہیل کے نیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے) یا بم (5) (ٹھوڑا گاڑی کا بانس جس میں ٹھوڑا جوتا جاتا ہے) تیل اور گھوڑے پر ہے، سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا ہے، تو ہو گیا۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰. (عالمگیری) پہلی کا کھٹولا (7) (نیلوں کی چھوٹی گاڑی کی چھوٹی ی چارپائی) اگر بانوں سے بنا ہوا ہو تو اتنا سخت بنا ہو کہ سر ٹھہر جائے دبانے سے اب نہ دبے، ورنہ نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۸: جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے، سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں، تو ہو جائے گا۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر کسی عذر مثلاً اثر دھام (9) (بھڑ۔ بھڑ۔) کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے۔ اور بلا عذر باطل اور گھٹنے پر عذر و بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ (10) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: اثر دھام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے، تو جائز ہے ورنہ ناجائز، خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو، یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ (11) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی الصفة الصلاۃ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۱: جھٹیل یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا، ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا، تو ہو گیا۔ (1) "منیہ المصلیٰ"، مسائل الفریضۃ العامۃ ای السجود، ص ۲۶۳. و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل، ج ۲، ص ۲۵۳. (منیہ، درمختار)

مسئلہ ۴۲: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے

گایا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔ (2) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۲. (در مختار)

مسئلہ ۴۳: ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اونگھل سے زیادہ اونچی ہے، سجدہ نہ ہوا، ورنہ ہو گیا۔ (3) المرجع السابق، ص ۲۵۷. (در مختار)

مسئلہ ۴۴: کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا، اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہو گیا، ورنہ نہیں۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في الصفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰. (عالمگیری)

(۶) **قعدہ اخیرہ:**

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے، فرض ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۴۵: چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کر کے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہو گیا، پھر یاد کر کے کہ چار ہو چکے بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا، اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعہ بقدر تشہد ہو گیا فرض ادا ہو گیا، ورنہ نہیں۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۷۰. (در مختار)

مسئلہ ۴۶: پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گزر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی، یو ہیں قیام، قراءت، رکوع، سجود میں اوّل سے آخر تک سوتا ہی رہا، تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے، لوگ اس میں غافل ہیں خصوصاً تراویح میں، خصوصاً گرمیوں میں۔ (7) "منیة المصلي"، الفريضة السادسة و تحقیق التراویح، ص ۲۶۷. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، بحث شروط التحريم، ج ۲، ص ۱۸۰. (منیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (8) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۸۱. (در مختار)

مسئلہ ۴۸: چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا، تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا، تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے۔ (1) "غنیة المتعملي"، السادس القعدة الاخرة، ص ۲۹۰. (غنیہ)

مسئلہ ۴۹: بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے، وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (2) "منیة المصلي"، الفريضة السادسة و هي القعدة الاخرة، ص ۲۶۷. (منیہ)

مسئلہ ۵۰: سجدہ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا، مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا، مگر گناہ گار ہوا۔ اعادہ (3) (نوٹ: دہرانا۔) واجب ہے۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: کل شفع من النفل صلاة، ج ۲، ص ۱۹۳. (ردالمحتار)

یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصد پایا گیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمم والا پانی پر قادر ہوا، یا موزہ پر مسح کیے ہوئے تھا اور مدت پوری ہوگئی یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا، یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بے کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہوگئی یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لا کر دے دیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو، یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے یا یہ بھی نہیں، مگر اس کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے اب رکوع و سجود پر قادر ہو گیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی یا امام کو حدیث ہو اور اُمی کو خلیفہ کیا اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آ گیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہو گیا یا پٹی پر مسح کیے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گر گئی یا صاحب عذر تھا اب عذر جاتا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدیث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا نجس کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے یا قضا پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آ گیا یا باندی سرکھولے نماز پڑھ رہی تھی اور آزاد ہوگئی اور فوراً سرنڈھا نکا، ان سب صورتوں میں نماز باطل ہوگئی۔ (۵) الکب العامة۔ (عامۃ کتب)

مسئلہ ۵۱: مقتدی اُمی تھا اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہوگئی، تو نماز باطل نہ ہوگی۔ (۱)

”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، المسائل الاثنا عشریۃ، ج ۲، ص ۴۳۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۵۲: قیام و رکوع و سجود و قعدۂ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہو جائیگی ورنہ نہیں، یو ہیں رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔ (۲) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، بحث الخروج بضعہ، ج ۲، ص ۱۷۲۔

(رد المحتار)

مسئلہ ۵۳: جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کا کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا، تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہوگئی، ورنہ نہیں۔ (۳)

”الدرالمختار“ و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، بحث الخروج بضعہ، ج ۲، ص ۱۷۳۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۴: مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے، کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے، تو اس کی نہ ہوئی۔ اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔ (۴) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۷۳۔ (درمختار)

واجبات نماز

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔

(۸۲۲) الحمد پڑھنا یعنی اسکی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے، ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔

(۹) سورہ ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے **إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ** یا تین چھوٹی آیتیں جیسے **فَمَنْ نَظَرَ لَا تُفِمْ عَيْنَ وَبَصَرًا فَمَنْ أَذْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ** یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا۔

(۱۱۰) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔

(۱۳۱۲) الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

(۱۳) الحمد کا سورۃ سے پہلے ہونا۔

(۱۵) ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔

(۱۶) الحمد و سورۃ کے درمیان کسی اجنبی کا فاصلہ نہ ہونا۔ آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورۃ یہ اجنبی نہیں۔ (۱) آمین اور بسم اللہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا۔

(۱۷) قراءت کے بعد مصلیٰ (۲) (فورا) رکوع کرنا۔

(۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصلہ نہ ہو۔

(۱۹) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا یو ہیں

(۲۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۲۱) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(۲۲) قعدۃ اولیٰ اگر چہ نماز نفل ہو اور

(۲۳) فرض و وتر و سنن و رواتب (۳) میں قعدۃ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔

(۲۴) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یو ہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ

بھی اگر چھوڑے گا، ترک واجب ہوگا اور

(۲۷) لفظ **الْاِسْلَامُ** دوبار اور لفظ **عَلَيْكُمْ** واجب نہیں اور

(۲۸) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور

(۲۹) تکبیر قنوت اور

(۳۰) عیدین کی چھوڑیں تکبیریں اور

(۳۱) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور

(۳۲) اس تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا اور

(۳۸) ہر جہری نماز میں امام کو جہر (۴) (بلند آواز) سے قراءت کرنا اور

(۳۹) غیر جہری (۵) (مثلاً غبر و صر) میں آہستہ۔

(۴۰) ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔

(۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔

(۴۲) اور سجود کا دو ہی بار ہونا۔

(۴۳) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور

(۴۴) چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔

(۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔

(۴۶) سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔

(۴۷) دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر (۱) (تین بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا۔

(۴۸) امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ، اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

(۴۹) سوا قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ (۲) "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ،

مطلب: واجبات صلاۃ، ج ۲، ص ۱۸۴-۲۰۳ وغیرہما

مسئلہ ۵۵: کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب

صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۹۶ (درمختار)

مسئلہ ۵۶: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہو تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدہ سہو کرے۔ (۴) "غنیۃ المتملی"،

واجبات الصلاۃ، ص ۲۹۶ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۷: سورت پہلے پڑھی اس کے بعد الحمد یا الحمد وسورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر

چکارہ، سجدہ سہو واجب ہے۔ (۵) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۱۸۷ (درمختار)

مسئلہ ۵۸: الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (۶) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب: کل

صلاۃ أدبت... إلخ، ج ۲، ص ۱۸۴ (درمختار)

مسئلہ ۵۹: جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انھیں ادا کرے، بشرطیکہ کسی

واجب کا تعارض نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے، مثلاً امام تشہد پڑھ کر

کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت

ہے، بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے، مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے

تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھالیا تو یہ بھی اٹھالے۔ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب: مهم فی

تحقیق متابعة الامام، ج ۲، ص ۲۰۲ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کر لے، اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ صادر ہوا ہو اور سجدہ سہو کرے۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۹۲. (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدہ اولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (۳) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۰۱. (درمختار)

مسئلہ ۶۲: الفاظ تشہد (۴) جب کلمات تشہد انشاءً تحت سلام ہوئے، نہ محض حکایت واقعہ شب معراج تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ بدعت و شرک کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ نماز میں واجب ہے۔ (۱۲ منہ) سے ان کے معافی کا قصد اور انشاء ضروری ہے، گویا اللہ عزوجل کے لیے تحیت کرتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مد نظر ہو۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۶۹. و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۷۲. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶۳: فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، يَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا** تو اگر سہو ہو سجدہ سہو کرے، عہد او تو اعادہ واجب ہے۔ (۶) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۶۹. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: مقتدی قعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے، دُرود و دعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہیے کہ قعدہ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمہ شہادت کی تکرار کرے۔ (۷) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۷۰. (درمختار)

سنن نماز

- (۱) تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور
- (۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔
- (۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا
- (۴) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا
- (۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا یو ہیں
- (۶) تکبیر قنوت و
- (۷) تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی قولہم الإساءة دون الكراهة، ج ۲، ص ۲۰۸. و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۲. و "غنیۃ المتملی"، صفة الصلاة، ص ۳۰۰.

مسئلہ ۶۵: اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو، تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة،

مسئلہ ۶۶: عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة

الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۲۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے جب

ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۳. (عالمگیری)

(۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور

(۱۰) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور

(۱۱) سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔ (۵) "ردالمحتار" و

"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی قولہم الإساءة دون الكراهة، ج ۲، ص ۲۰۸.

مسئلہ ۶۸: امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔ (۶) المرجع السابق. (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی، تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ

نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔ (۷) "ردالمحتار"، کتاب

الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی التبلیغ خلف الامام، ج ۲، ص ۲۰۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۰: تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو، تو نماز ہی نہ ہوگی۔ یوں ہونا چاہیے کہ نفس

تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان، یوں آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا

قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہو، نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات یا سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

یا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔

(۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی التبلیغ خلف الامام، ج ۲، ص ۲۰۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱: مکبر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے، پہلی یا دوسری صف میں

جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے، یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ

تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا، نیز یہ کہ اگر مکبر نے تکبیر میں مد کیا تو امام کے تکبیر کہہ

لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں، بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے

بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا، اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا، نماز

واجب الا عاده ہے۔

مسئلہ ۷۲: مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں، صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں۔ (۲) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة،

باب صفة الصلاة، مطلب فی التبلیغ خلف الامام، ج ۲، ص ۲۰۹. (ردالمحتار، ج ۲)

(۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دھنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور

اٹکھٹا کلائی کے غل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثی بائیں ہتھیلی سینہ پر چھائی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔ (3) "غنیۃ المتعملی"، صفة الصلاة، ص ۳۰۰۔ (غنیۃ وغیرہ) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لا کر باندھ لے۔

مسئلہ ۷۳: بیٹھے یا لیٹے نماز پڑھے، جب بھی یو ہیں ہاتھ باندھے۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۲۹۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دُعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۰۔ (ردالمحتار)

(۱۳) ثنا و

(۱۴) تعوذ و

(۱۵) تسمیہ و

(۱۶) آمین کہنا اور

(۱۷) ان سب کا آہستہ ہونا

(۱۸) پہلے ثنا پڑھے

(۱۹) پھر تعوذ (1) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

(۲۰) پھر تسمیہ (2) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

(۲۱) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے، وقفہ نہ کرے،

(۲۲) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنا میں وَجَلْنَا وُكْ غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں، وہ سب نفل کے لیے ہیں۔

مسئلہ ۷۵: امام نے بالجبر قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنائے پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں کچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قراءت نہیں سنتے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع ج ۱، ص ۹۰۔ و "غنیۃ المتعملی"، صفة الصلاة، ص ۳۰۴۔ (عالمگیری، غنیۃ)

(4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۲۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۶: امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا، تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۲۔ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: نماز میں اعوذ و بسم اللہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں، لہذا تعوذ و تسمیہ بھی ان کے لیے مسنون نہیں، ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے، اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ (۶) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۷۸: تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اوّل سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قراءت خواہ سری ہو یا جہری، مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۲۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا، یوہیں اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں۔ (۲) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۳۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۰: مسبوق شروع میں شانہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے، اس وقت پڑھے۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۳۔ (غنیہ)

مسئلہ ۸۱: فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعدائی وَجْهْتُ... الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں **وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ** کی جگہ **وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ** کہے۔ (۴) "غنیۃ الممتعلی"، صفة الصلاۃ، ص ۳۰۳۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۸۲: (۲۳) عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۳۴۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۳: آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں، مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور مالہ کہ مد کی صورت میں الف کو یا کی طرح مائل کریں۔ (۶) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۳۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۴: اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی (۷) (آئین۔) یا یا کو گرا دیا (۸) (آئین۔) تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہے اور اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی (۹) (آئین۔) اور یا کو حذف کر دیا یا قصر کے ساتھ تشدید (۱۰) (آئین۔) یا حذف یا ہو (۱۱) (آئین۔) تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب: قراءۃ البسملة... الخ، ج ۲، ص ۲۳۷۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز سن لی، اگرچہ اس نے آہستہ کہی ہے تو یہ بھی آمین کہے، غرض یہ کہ امام کا **وَلَا الضَّالِّینَ** کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا، امام کی آواز سننے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو۔ (۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۳۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۶: سَری نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی، تو یہ بھی کہے۔ (2)

”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۳۹. (درمختار) اور

(۲۳) رکوع میں تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** کہنا اور

(۲۵) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور

(۲۶) انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور

(۲۷) عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور

(۲۸) انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔

(۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔

(۳۰) رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ ۸۷: اگر ”ظ“ ادا نہ کر سکے تو **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** کی جگہ **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْكَرِيمِ** کہے۔ (3) ”ردالمحتار“،

کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج ۲، ص ۲۴۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے، تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے۔ (4) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع في صفة الصلاۃ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۴. (عالمگیری) اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ

بڑھائے۔

مسئلہ ۸۹: (۳۱) ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ”ر“ کو جزم پڑھے۔ (5) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۹۰: آخر سورت میں اگر اللہ عز وجل کی ثنا ہو تو افضل یہ کہ قراءت کو تکبیر سے وصل کرے جیسے **وَتَكْبِيرُهُ**

تَكْبِيرِ اللَّهِ الْأَكْبَرُ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثِ اللَّهُ الْأَكْبَرُ (ث) کو کسرہ پڑھے اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس

کا اسم جلالت کے ساتھ ملانا نا پسند ہو تو فصل بہتر ہے یعنی ختم قراءت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے، جیسے **إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ**

الْأَبْتَرُ میں وقف و فصل کرے پھر رکوع کے لیے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں، تو فصل و وصل دونوں یکساں ہیں۔

(1) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب: قراءة البسملة... إلخ، ج ۲، ص ۲۴۰. و ”الفتاویٰ الرضویہ“، باب القراءة، ج ۶،

ص ۳۳۵. (ردالمحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۹۱: کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قراءت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے، جب کہ اسے پہچانتا

ہو یعنی اس کی خاطر طوطا ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے، مگر اس قدر طول نہ دے کہ

مقتدی گھبرا جائیں۔ (2) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب: في إطالة الركوع للحائى، ج ۲، ص ۲۴۲.

(ردالمحتار)

مسئلہ ۹۲: مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے، نہ لوٹے گا تو کراہت تحریم کا مرتکب ہوگا، گناہ گار ہوگا۔ (3) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للحاجي، ج ۲، ص ۲۴۳۔ (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: (۳۲) رکوع میں پیٹھ خوب پچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔ (4) "فتح القدير"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۲۵۹۔ (فتح القدير)

مسئلہ ۹۴: رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔ (5) "الهداية"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۵۰۔ (ہدایہ) حدیث میں ہے: "اس شخص کی نماز نا کافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔" (6) "سنن أبي داود"، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، الحديث: ۸۵۵، ص ۱۲۸۶۔ یہ حدیث ابوداود و

ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔" (7) "صحيح البخاري"، کتاب الأذان، باب العشوع في الصلاة، الحديث: ۷۴۲، ص ۵۹۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۵: (۳۳) عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں مٹی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔ (1) "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۴۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۹۶: تین بار تسبیح ادنیٰ (2) (کم از کم) درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد (3) (مثلاً پانچ، سات، نو) پر ہو، ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔ (4) "فتح القدير"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۲۵۹۔ (فتح القدير) حلیہ میں عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وغیرہ سے ہے کہ "امام کے لیے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے۔" (5) ("حلیہ") حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "جب کوئی رکوع کرے اور تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** کہے تو اس کا رکوع تمام ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہے تو سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔" (6) "جامع الترمذي"، ابواب الصلاة، باب ماجاء في التسبيح في الركوع والسجود، الحديث: ۲۶۱، ص ۱۶۶۴۔ اس کو ابوداود اور

ترمذی و ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۷: (۳۳) رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۳۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۹۸: (۳۵) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کی ہ کو سا کن پڑھے، اس پر حرکت ظاہر نہ کرے، نہ دال کو بڑھائے۔ (8) لمرجع السابق، ص ۷۵۔ (عالمگیری)

(۳۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور
(۳۷) مقتدی کے لیے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد کہنا اور
(۳۸) منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۹۹: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واو ہونا بہتر ہے اور اَللّٰهُمَّ ہونا اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ ہے کہ دونوں ہوں۔ (9) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۴۶۔ یعنی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد ۱۲۔ (در مختار) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے، تو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا، اس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائے گی۔" (1) "صحیح البخاری"، کتاب الأذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد، الحديث: ۷۹۶، ص ۶۳۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۰: منفرد سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا ہو رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد کہے۔ (2) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۴۷۔ (در مختار)

(۳۹) سجدہ کے لیے اور
(۴۰) سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور
(۴۱) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا اور
(۴۲) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا
مسئلہ ۱۰۱: (۴۳) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر

(۴۴) ہاتھ پھر

(۴۵) ناک پھر

(۴۶) پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی

(۴۷) پہلے پیشانی اٹھائے پھر

(۴۸) ناک پھر

(۴۹) ہاتھ پھر

(۵۰) گھٹنے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۵۔ (عالمگیری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کو جاتے، تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے۔ (4) "سنن ابی داود"، کتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، الحديث: ۸۳۸، ص ۱۲۸۵۔ اصحاب سنن اربعہ اور

دارمی نے اس حدیث کو وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۲: (۵۱) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں، (۵۲) اور پیٹ رانوں سے (۵۳) اور کلائیوں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔ (۱) "الہدایۃ"

کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۵۱ و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۷۔ (ہدایۃ، عالمگیری، درمختار) (۵۴) حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم: "سجدہ میں اعتدال کرے اور گتے کی طرح کلائیوں نہ بچھائے۔" (۲) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب الاعتدال فی السجود... إلخ، الحدیث: ۱۱۰۲، ص ۷۵۵۔ اور صحیح مسلم میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: "جب تو سجدہ کرے، تو تھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہیاں اٹھالے۔" (۳) "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب الاعتدال فی السجود... إلخ، الحدیث: ۱۱۰۴، ص ۷۵۵۔ ابو داؤد نے أم المؤمنین میمونہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دُور رکھتے، یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا، تو گزر جاتا۔" (۴) "سنن ابی داؤد"، کتاب الصلاة، باب صفة السجود،

الحدیث: ۸۹۸، ص ۱۲۸۹۔ اور مسلم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے، دوسری روایت بخاری و مسلم کی عبد اللہ بن مالک ابن کلینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے، یہاں تک کہ بغل مبارک کی پسیدی ظاہر ہوتی۔ (۵) "صحیح مسلم"، کتاب

الصلاة، باب الاعتدال فی السجود... إلخ، الحدیث: ۱۱۰۵، ص ۷۵۵۔

مسئلہ ۱۰۳: (۵۵) عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے، (۵۶) اور پیٹ ران سے، (۵۷) اور ران پنڈلیوں سے، (۵۸) اور پنڈلیاں زمین سے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة

الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۵۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰۴: (۵۹) دونوں گتے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو، تو پہلے داہنا رکھے پھر بائیں۔ (۷) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، مطلب فی إطالة الركوع للحائض، ج ۲، ص ۲۴۷۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۵: اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا، تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں اور

وہاں دھول ہو اور عام مکرود سے بچانے کے لیے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرے کو خاک سے بچانے کے لیے کیا، تو مکروہ ہے۔ (۸) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۶: اچکن (۱) (ایک لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے، تو اس کا اوپر کا حصہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے۔ (۲) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۷: سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ و ممنوع ہے۔ (۳) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب فی إطالة الركوع للحائض، ج ۲، ص ۲۵۸۔ (درمختار) (۶۰) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بائیں قدم بچھانا

اور داہنا کھڑا رکھنا، (۶۱) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، (۶۲) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رُو ہونا، (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

مسئلہ ۱۰۸: (۶۴) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سنت۔ (۴) انظر: "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الصلاة، باب مکروہات الصلاة، ج ۷، ص ۳۷۶۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۰۹: (۶۵) جب دونوں سجدے کر لے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل، (۶۶) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے، یہ سنت ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (۵) "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الصلاة، مطلب فی إطالة الركوع للحائض، ج ۲، ص ۲۶۲ (در مختار، رد المحتار) اب دوسری رکعت میں ثنا و تحوٰض نہ پڑھے۔ (۶۷) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر، (۶۸) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، (۶۹) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُو کرنا یہ مرد کے لیے ہے، (۷۱) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، (۷۲) اور بائیں سرین پر بیٹھے، (۷۳) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا، (۷۴) اور بایاں بائیں پر، (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے، (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا، یوں کہ چھنگلیاں اور اس کے پاس والی کو بند کر لے، انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلہ کی انگلی اٹھائے اور الا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔

حدیث میں ہے جس کو ابوداؤد و نسائی نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دُعا کرتے (تشہد میں کلمہ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے۔ (۶) "سنن ابی داؤد"، کتاب الصلاة، باب الاشارة فی التشہد، الحدیث: ۹۸۹، ص ۱۲۹۶۔ نیز ترمذی و نسائی و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا، فرمایا: "توحید کر۔ توحید کر" (۱) "جامع الترمذی"، کتاب الدعوات، باب ان اللہ حی کریم، الحدیث: ۳۵۵۷، ص ۲۰۱۸ (ایک انگلی سے اشارہ کر)۔

مسئلہ ۱۱۰: (۷۸) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے، بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر، ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (۲) "غنیۃ المتملی"، صفة الصلاة، ص ۳۳۱۔ (غنیہ)

مسئلہ ۱۱۱: نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورۃ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا ہا، تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر سکوت نہ چاہیے۔ (۳) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة

الصلاة، ج ۲، ص ۲۷۰۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۱۲: دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشہد بھی پڑھے۔ (۴) المرجع السابق، ص ۲۷۲۔ (در مختار) بعد (۷۹) تشہد دوسرے قعدہ میں دُرود شریف پڑھنا اور افضل وہ دُرود ہے، جو پہلے مذکور ہوا۔

مسئلہ ۱۱۳: دُرود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ (5) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب فی جواز الترحم علی النبی (ابتداء، ج ۲، ص ۲۷۴۔ (درمختار، ردالمحتار)

دُرود شریف کے فضائل و مسائل

دُرود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں، تمہر کا بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار دُرود نازل فرمائے گا۔“ (6) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، الحدیث: ۹۱۲، ص ۷۴۳۔

حدیث ۲: نسائی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں: ”جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر دس دُرودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔“ (7) ”سنن النسائی“، کتاب السہو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۲۹۸، ص ۲۱۷۲۔

حدیث ۳: امام احمد عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں: ”جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار دُرود بھیجتے ہیں۔“ (1) ”المستند“ للإمام أحمد بن حنبل، مستند عبد اللہ بن عمرو، الحدیث: ۶۷۶۶، ج ۲، ص ۶۱۴۔

حدیث ۴: درمختار میں بروایت اصہبانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) برس کے گناہ محو فرما دے گا۔“ (2) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل، ج ۲، ص ۲۸۴۔

حدیث ۵: ترمذی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا، جس نے سب سے زیادہ مجھ پر دُرود بھیجا ہے۔“ (3) ”جامع الترمذی“، أبواب التورۃ، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۴۸۴، ص ۱۶۹۱۔

حدیث ۶: نسائی و دارمی انھیں سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں، جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔ میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔“ (4) ”سنن النسائی“، کتاب السہو، باب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۲۸۳، ص ۲۱۷۰۔

حدیث ۷: ترمذی میں انھیں سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔“ (5) ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحدیث: ۳۵۴۵، ص ۲۰۱۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی ان کی خدمت و اطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا)۔

حدیث ۸: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”پورا بخیل وہ ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔“ (6) ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحدیث: ۳۵۴۶، ص ۲۰۱۶۔

حدیث ۹: نسائی و دارمی نے روایت کی کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لائے اور بشارت چہرہ اقدس میں نمایاں تھی، فرمایا: ”میرے پاس جبریل آئے اور کہا! ”آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی اُمت میں جو کوئی آپ پر دُرود بھیجے، میں اس پر دس بار دُرود بھیجوں گا اور آپ کی اُمت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے، میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔“ (7) ”سنن النسائي“، کتاب السہو، باب الفضل فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۲۹۶، ص ۲۱۷۱۔

حدیث ۱۰: ترمذی شریف میں ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): میں بکثرت دُعا مانگتا ہوں، تو اس میں سے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: ”جو تم چاہو۔“ عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: ”جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔“ میں نے عرض کی، نصف؟ فرمایا: ”جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بھلائی ہے۔“ میں نے عرض کی، دو تہائی؟ فرمایا: ”جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔“ میں نے عرض کی، تو کُل دُرود ہی کے لیے مقرر کروں؟ فرمایا: ”ایسا ہے تو اللہ تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔“ (1) ”جامع الترمذی“، أبواب صفة القيامة، باب فی الترغیب فی ذکر اللہ... إلخ، الحدیث: ۲۴۵۷، ص ۱۸۹۹۔

حدیث ۱۱: امام احمد روایت فرماتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو دُرود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (2) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث روایت بن ثابت الأنصاري، الحدیث: ۱۶۹۸۸، ج ۶، ص ۴۶۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“ (3) (اے اللہ! عزوجل!) تو اپنے محبوب کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اوتار، جو میرے نزدیک مقرب ہے۔ (۱۲)

حدیث ۱۲: ترمذی نے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے، چڑھ نہیں سکتی، جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود نہ بھیجے۔“ (4) ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۴۸۶، ص ۱۶۹۲۔

مسئلہ ۱۱۴: عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سُنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (5) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۷۶ - ۲۸۱۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۵: گا ہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے دُرود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عہدگی

خريدار پر ظاہر کرے، ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر دُرود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے، اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں، ناجائز ہے۔ (6) "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل نفع الصلاة، عائد للمصلي... إلخ، ج ۲، ص ۲۸۱. (در مختار، رد المختار)

مسئلہ ۱۱۶: جہاں تک بھی ممکن ہو دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں (۱) روز جمعہ، (۲) شب جمعہ، (۳) صبح وشام، (۵) مسجد میں جاتے، (۶) مسجد سے نکلتے وقت، (۷) بوقت زیارت روضہ اطہر، (۸) صفا و مروہ پر، (۹) خطبہ میں، (۱۰) جواب اذان کے بعد، (۱۱) بوقت اقامت، (۱۲) دُعا کے اول آخر سچ میں، (۱۳) دُعائے قنوت کے بعد، (۱۴) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد، (۱۵) اجتماع و فراق کے وقت، (۱۶) وضو کرتے وقت، (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، (۱۸) وعظ کہنے اور (۱۹) پڑھنے اور (۲۰) پڑھانے کے وقت، خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر، (۲۱) سوال و (۲۲) فتویٰ لکھتے وقت، (۲۳) تصنیف کے وقت، (۲۴) نکاح، (۲۵) اور منگنی، (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو دُرود ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔ (1) "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: نص العلماء على استحباب الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۲۸۱. (در مختار، رد المختار)

مسئلہ ۱۱۷: اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے صلعم، عم، لکھتے ہیں، یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ "رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ" لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر "بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی۔ (2) "حاشیۃ الطحطاوی" علی "الدرا المختار"، خطبۃ الكتاب، ج ۱، ص ۶ و "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیدۃ)، کتاب الحظر و اباحہ، ج ۲۳، ص ۳۸۷. (طحطاوی وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۸: قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں دُرود شریف پڑھنا نہیں، (۸۰) اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے۔ (3) "الدرا المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۸۲. (در مختار) (۸۱) دُرود کے بعد دُعا پڑھنا۔

مسئلہ ۱۱۹: (۸۲) دُعای عربی زبان میں پڑھے، غیر عربی میں مکروہ ہے۔ (4) "الدرا المختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۸۵. (در مختار)

مسئلہ ۱۲۰: اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ کے لیے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا مانگے، خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے۔ (5) "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: في الدعاء بغیر العربية، ج ۲، ص ۲۸۶. (در مختار، رد المختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۱: ماں باپ اور اساتذہ کے لیے مغفرت کی دُعا حرام ہے، جب کہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دُعا مغفرت کو فقہاء نے گفرت تک لکھا ہے، ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے لیے ہدایت و توفیق کی دُعا کرے۔ (6) "الدرا المختار" و

”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، ج ۲، ص ۲۸۸ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۲: محالات عادیہ ومحالات شرعیہ کی دُعا حرام ہے۔ (۱) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۸۸. (ردمختار)

مسئلہ ۱۲۳: وہ دُعا ئیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ان کے ساتھ دُعا کرے، مگر ادعیہ قرآنیہ بہ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (۲) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ۲، ص ۲۸۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۴: نماز میں ایسی دُعا ئیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے، مثلاً اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِيْ. (۳) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۶. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۵: مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دُعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دُعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو، بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو۔ (۴) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۶: مستحب ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار نمازیہ دُعا پڑھے۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَايَ ط رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ. (۵) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۶. (اے میرے پروردگار! تجھ کو اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا اور اے رب! تو میری دُعا قبول فرما، اے رب! تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قیامت کے دن مغفرت فرما۔) (عالمگیری)

(۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا

(۸۵، ۸۴) اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ دُعا دوبار کہنا

(۸۶) پہلے داہنی طرف پھر

(۸۷) بائیں طرف۔

مسئلہ ۱۲۷: داہنی طرف سلام میں مونہ اتنا پھیرے کہ دہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔ (۶)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في باب صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۶. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۸: عَلَیْکُمُ السَّلَام کہنا مکروہ ہے، یوں آپ آخر میں **وَبَرَکَاتُہ** ملانا بھی نہ چاہیے۔ (۱) "الدرالمختار"،

کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۹۳۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲۹: (۸۸) سُقَّت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔ (۸۹) مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم

آواز سے ہو۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۹۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۰: اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو، دوسرا دہنی طرف پھیر لے پھر بائیں طرف، سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر پہلے میں کسی طرف مونہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف مونہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا، تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔ (۳) "الدرالمختار" و

"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی خلف الوعید... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۱۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷۔ (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۱: امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو، البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے، بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔ (۴)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۴۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۲: امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے، یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے پیشتر تہقبہ لگایا، وضو جاتا رہے گا۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب

الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۹۲۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۳: مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں، مگر بضرورت مثلاً خوفِ حدث (۶) (وضو کے ٹوٹ جانے کا خوف) ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔ (۷) "ردالمحتار"، کتاب

الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی خلف الوعید... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۳۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۴: پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا، اگرچہ علیم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہوا تو اقتدا صحیح نہ ہوئی، ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہوگئی۔ (۸) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،

مطلب فی خلف الوعید... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۲۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۵: امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی، مگر عورت کی نیت نہ کرے، اگرچہ شریک جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراما کا تین اور ان ملائکہ کی نیت کرے، جن کو اللہ عز و جل نے حفاظت کے لیے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔ (۱) "الدرالمختار"

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی وقت إدراك فضيلة... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۶: مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے، نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی

نیت کرے اور مفرد صرف اُن فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ (2) "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة

الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۹۹. (درمختار)

مسئلہ ۱۳۷: (۹۰) سلام کے بعد سُنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونہ کر کے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی کچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔ (3) "الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، باب صفة الصلاة، ج ۶، ص ۱۹۰، ۲۰۴. (حلیہ، ذخیرہ)

مسئلہ ۱۳۸: مفرد بغیر انحراف اگر وہیں دُعا مانگے، تو جائز ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی

صفة الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳۹: ظہر و مغرب و عشا کے بعد مختصر دُعاؤں پر اکتفا کر کے سُنت پڑھے، زیادہ طویل دُعاؤں میں مشغول نہ ہو۔ (5) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴۰: فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار و اوراد و ادعیہ پڑھنا چاہے پڑھے، مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دُعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر طویل دُعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں۔ (6) "الفتاویٰ الرضویۃ" (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۴۱: سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔ (7) "الفتاویٰ

الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷. و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة

الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۳۰۲. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴۲: جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے، یوہیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (8) "ردالمحار"،

کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل يفارقة الملکان؟، ج ۲، ص ۳۰۰. و "غنیۃ المتملی"، صفة الصلاة، ص ۳۴۳. (غنیہ، ردالمحار)

مسئلہ ۱۴۳: افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب

الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷. (عالمگیری)

نماز کے مستحبات

(۱) حالت قیام میں موضع سجدہ (۲) (سجدہ کی جگہ) کی طرف نظر کرنا۔

(۲) رکوع میں پشت قدم کی طرف۔

(۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔

(۴) قعدہ میں گود کی طرف۔

(۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔

(۶) دوسرے میں بائیں کی طرف۔

(۷) جمائی آئے تو مونہ بند کیے رہنا اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے مونہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے مونہ ڈھانکنا، مکروہ ہے۔ جمائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔

(۸) مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔

(۹) عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔

(۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفعہ کرنا۔

(۱۱) جب کبتر **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔

(۱۲) جب کبتر **قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ** کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (۳) الدرالمختار، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، ج ۲، ص ۲۱۴-۲۱۶۔

(۱۳) دونوں پنچوں کے درمیان، قیام میں چار انگلی کا فاصلہ ہونا۔

(۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔

(۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

نماز کے بعد کے ذکر و دعا

نماز کے بعد جواز کارطویلہ احادیث میں وارد ہیں، وہ ظہر و مغرب و عشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سنت مختصر دُعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب، هل يفارقه

الملکان؟، ج ۲، ص ۳۰۰۔ (رد المحتار)

تنبیہ: احادیث میں کسی دُعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قتل (۲) (۳) کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زیادہ کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، مطلب، فيما لو زاد على العدد... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۲۔ (رد المحتار)

ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیت الکرسی، تینوں قُلْ ایک ایک بار پڑھے اور **سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار** اور **إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** ایک بار، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور عصر و فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (۴) (اللہ عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تمہارا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ملک و حمد ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ

دس بار پڑھے بعد ہر نماز، پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ . (5) (اللہ عزوجل کے نام کی برکت سے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمن و رحیم ہے، اے اللہ! تو مجھ سے غم و رنج کو دور کر دے۔ ۱۲) اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حدیث ۱: ابو داؤد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا، اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کیے جائیں۔“ (6) ”سنن أبی داؤد“، کتاب العلم، باب فی القصص، الحدیث: ۳۶۶۷، ص ۱۴۹۵۔

حدیث ۲: ترمذی انہیں سے راوی، ارشاد ہوا کہ ”فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے، پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے، تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا پورا۔“ (1) ”جامع الترمذی“، أبواب السفر، باب ما ذکر منّا يستحب من الجلوس فی المسجد... إلخ، الحدیث: ۵۸۶، ص ۱۷۰۳۔

حدیث ۳: بخاری و مسلم وغیرہا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دُعا پڑھتے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادٌّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . (2) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلوة، الحدیث: ۸۴۴، ص ۶۷۔ دون قولہ (وَلَا رَادٌّ لِمَا قَضَيْتَ)۔ (اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تمہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ عزوجل! جسے تو عطا کرے، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری عطا کا کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دیتا۔ ۱۲)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سلام پھیر کر، بلند آواز سے یہ دُعا پڑھتے۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ طَهُرَ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النُّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ . (3) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحدیث: ۱۳۴۳، ص ۷۷۰۔ بتصرف و ”مشكاة المصابيح“، کتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، الحدیث: ۹۶۳، ج ۱، ص ۲۸۷۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تمہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے) (مناہ سے باز رہنے اور نیکی کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت و فضل ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر نہ مانیں۔ ۱۲)

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں مروی، کہ فقراء مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی: ”مال داروں کو

نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی، ارشاد فرمایا: کیا سب لوگوں نے عرض کی، ”جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھا دوں؟ جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو، مگر وہ جو تمہاری طرح کرے، لوگوں نے عرض کی، ہاں یا رسول اللہ (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ارشاد فرمایا کہ: ”ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار **سُبْحَانَ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ** کہہ لیا کرو، ابوصالح کہتے ہیں کہ پھر فقراء مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی، ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مال داروں نے سنا، تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا، ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔“ (1) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ۱۳۴۷، ص ۷۷۰۔ ابوصالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

حدیث ۶: صحیح مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں، جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد **سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار**۔“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ۱۳۴۹، ص ۷۷۰۔

حدیث ۷: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو ہر نماز کے بعد **۳۳ بار سُبْحَانَ اللَّهِ، ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلَّهِ، ۳۳ بار اللَّهُ أَكْبَرُ** کہے کہ یہ کُل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کر سو پورے کر لے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط، تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی، اگر چہ دریا کے جھاگ کی مثل ہوں۔“ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ۱۳۵۲، ص ۷۷۰۔

حدیث ۸: بیہقی مُخْتَبَرِ الْإِيمَان میں راوی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی منبر پر فرماتے سنا، جو ہر نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھ لے، اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پروی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔“ (4) ”شعب الایمان“، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، الحديث: ۲۳۹۵، ج ۲، ص ۴۵۸۔

حدیث ۹: امام احمد عبدالرحمن بن غنم سے اور ترمذی ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے، دس بار جو یہ پڑھ لے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط۔“

اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس گناہ محو کیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دُعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے حفظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے، مگر وہ جو اس سے افضل کہے، تو یہ بڑھ جائے گا۔“ (1) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عبدالرحمن بن غنم الأشعري، الحدیث: ۱۸۰۱۲، ج ۶، ص ۲۸۹۔ دوسری روایت میں فجر و عصر آیا ہے۔ (2) ”الترغیب و الترہیب“، الترغیب فی اذکار... إلخ، ج ۱، ص ۱۸۰۔

اور خفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔

حدیث ۱۰: امام احمد و ابوداؤد و نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ”اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں۔“ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں بھی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو محبوب رکھتا ہوں، فرمایا: ”تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا، چھوڑنا نہیں۔“

رَبِّ اعْنِي عَلَي ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ . (3)

”سنن النسائي“، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، الحدیث: ۱۳۰۴، ص ۲۱۷۲۔

اسے پروردگار تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔ ۱۲

حدیث ۱۱: ترمذی امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا، ایک صاحب نے کہا، اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ”کیا وہ قوم نہ بتاؤں، جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے، پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے، وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔“ (4) ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب ۱۰۸، الحدیث: ۳۵۶۱، ص ۲۰۱۸۔

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عز و جل فرماتا ہے:

﴿ فَاقْرَأْ وَ مَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ط ﴾ (5)

پ ۲۹، المزمّل: ۲۰۔

”قرآن سے جو میسر آئے پڑھو۔“

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ٥﴾ (1)

پ ۹، الاعراف: ۲۰۴.

”جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنا اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔“

حدیث ۱۳۱: امام بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز نہیں۔“ (2) ”صحیح البخاری“، کتاب الاذان، باب

وجوب القراءة... إلخ، الحديث: ۷۵۶، ص ۶۰. یعنی نماز کامل نہیں، چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ((فَهِيَ خِدَاجٌ)) (3) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب وجوب القراءة الفاتحة... إلخ، الحديث: ۸۷۸،

ص ۷۴۰. وہ نماز ناقص ہے، یہ حکم اس کے لیے ہے جو امام ہو یا تنہا پڑھتا ہو اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں، بلکہ امام کی قراءت اس کی قراءت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت ہے۔“ (4) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحديث: ۱۴۶۴۹، ج ۵، ص ۱۰۰. اس حدیث کو امام محمد اور

ترمذی و حاکم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی امام حلی نے فرمایا: کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۱۳۲: امام ابو جعفر شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو زید بن ثابت و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا: ”امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کر۔“ (5)

”شرح معانی الآثار“، کتاب الصلاة، باب القراءة خلف الإمام، الحديث: ۱۲۷۸، ج ۱، ص ۲۸۴.

حدیث ۷: امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موطا میں روایت کی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال ہوا، فرمایا: ”خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قراءت تجھے کافی ہے۔“ (6)

”الموطا“، باب القراءة في الصلاة خلف الإمام، الحديث: ۱۱۹، ص ۶۲.

حدیث ۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرے، اس کے مونہ میں انگارہ ہو۔“ (7) مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحديث: ۷، ج ۱، ص ۴۱۲.

حدیث ۹: امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے، کاش اس کے مونہ میں پتھر ہو۔“ (8) مصنف عبد الرزاق، باب القراءة خلف الإمام، الحديث: ۲۸۰۸، ج ۲، ص ۹۰.

حدیث ۱۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، کہ فرمایا: ”جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اس نے فطرت سے خطا کی۔“ (1) مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحديث: ۶، ج ۱، ص ۴۱۲.

احکام فقہیہ

یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ قراءت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً ثقل ساعت شور و غل نہ ہو تو خود سُن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو، تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح جن معاملات میں ثقل کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے، مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا، طلاق، عتاق، استنسا، آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت واجب ہونا۔

مسئلہ ۱: فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (۲) "الدرالمختار"

کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۵۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سُن سکے۔ (۳) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في الكلام على الجهر و

المخافتة، ج ۲، ص ۳۰۸۔ (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سُن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔

(۴) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۸۔ (درمختار)

مسئلہ ۴: حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔ (۵) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۴۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا

اعادہ نہیں۔ (۶) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۴۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ (۷) (قرآن پاک کی سب سے لمبی آیت، سورۃ البقرہ، پارہ تیسرا، آیت ۲۸۲) اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں بعض، تو جائز ہے، جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا، بقدر

تین آیت کے ہو۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۶۔ (درمختار)

مسئلہ ۸: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا

واجب ہے۔ (۳) المرجع السابق۔ (درمختار)

مسئلہ ۹: جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سہری کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگرچہ

رات میں ادا کرے۔ (۴) المرجع السابق، ص ۳۰۷، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱،

ص ۷۲۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور

ایک میں بھول گیا ہے، تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قراءت سورت جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے، جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہراً پڑھے ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے۔ (5) "الدرا المختار" و "ردالمحتار"،

كتاب الصلاة، فصل في القراءة، و مطلب في الكلام على الجهر و الخفاء، ج ۲، ص ۳۱۰. (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (6) "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة،

مطلب: تحقيق مهم فيما لو تذكّر... إلخ، ج ۲، ص ۳۱۱. (در مختار)

مسئلہ ۱۲: فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے، یوہیں اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، نماز نہ ہوگی۔ (7) المرجع السابق. (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۃ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔ (1) "الدرا المختار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۱۵. (در مختار)

مسئلہ ۱۴: بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمع قرآن سے افضل ہے۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ۲، ص ۳۱۵. (رد المحتار)

مسئلہ ۱۵: سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۃ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اضطرابی حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے، خواہ سفر میں ہو یا حضر (4) (حاجۃ اقامت) میں، یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کر سکتا، تو اس کی بھی اجازت ہے، مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے، تو یہی کرے۔ (5) "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، فصل في القراءة،

كتاب الصلاة، مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ۲، ص ۳۱۷. (در مختار، رد المحتار) مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۷: سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے، ثناء و تعوذ کو ترک کرے اور رکوع سجود میں ایک ایک بار تسبیح پراکتفا کرے۔ (6) "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة عين و

سنة كفاية، ج ۲، ص ۳۱۷. (رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوالت مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں

اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام ومنفر دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (7) "ردالمحتار"،

كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۱۷. (درمختار وغیرہ)

فائدہ: حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصے ہیں، سورہ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔

مسئلہ ۱۹: عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے، جب بھی صواب یہ ہے کہ قراءت مسنونہ کو پورا کرے، جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: وتر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں **سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ** دوسری میں **قُلْ يَٰأَيُّهَا الْكَافِرُونَ** تیسری میں **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** پڑھی ہے، لہذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۸. (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ کی جگہ **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ**۔

مسئلہ ۲۱: قراءت مسنونہ پر زیادت نہ کرے، جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں۔ (2) المرجع السابق. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (3) "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في

القراءة، مطلب: السنة تكون سنة... إلخ، ج ۲، ص ۳۲۰. (درمختار، ردالمحتار) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے **يَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ** کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ صحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام و سخت حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳: ساتوں قرأتیں جائز ہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے نا آشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے، جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم بروایت حفص رائج ہے، لہذا یہی پڑھے۔ (4) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی، دوسری میں ایک تہائی۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا، مثلاً پہلی میں چالیس (۴۰) آیتیں، دوسری میں تین تو بھی مضائقہ نہیں، مگر بہتر نہیں۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ۲، ص ۳۲۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پچھلی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو، یہی حکم جمعہ وعیدین کا بھی ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۸. (عائلیگری)

مسئلہ ۲۷: سنن و نوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔ (۲) "منیۃ المصلی"، مقدار القراءۃ فی الصلاۃ، ص ۳۰۰. (منیہ)

مسئلہ ۲۸: دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ تین (۳) (واحد۔ صاف۔) فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں **اَلَمْ نَشْرَحْ** پڑھی اور دوسری میں **لَمْ یکن** تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔ (۴) "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، و مطلب: السنة تكون سنة عين... الخ، ج ۲، ص ۳۲۲. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں **سَبَّحَ اسْمُ** دوسری میں **هَلْ اَتَاکَ** پڑھنا سنت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے، یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ (۵) المرجع السابق، ص ۳۲۴. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے۔ (۶) المرجع السابق، ص ۳۲۵. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) و ترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے تو مقتدی و امام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دُعا نہ کریں، نوافل باجماعت کا بھی یہی حکم ہے، ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دُعا کر سکتا ہے۔ (۷) المرجع السابق، ص ۳۲۷. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں پوری **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** پڑھی، تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یا نہیں آتی، تو وہی پہلی پڑھے۔ (۸) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، و مطلب: السنة تكون سنة عين... الخ، ج ۲، ص ۳۲۹. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلا کراہت جائز ہے۔ (۱) "غنیۃ المصلی"، فیما یکرہ من القرآن فی العسلاۃ وما لا یکرہ... الخ، ص ۴۹۴. (غنیہ)

مسئلہ ۳۴: ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد آلم سے شروع کرے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۹. (عائلیگری)

مسئلہ ۳۵: فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں، اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں، مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا، تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج ۲، ص ۳۲۹.

(ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت، مثلاً پہلی میں **اَفَحَسِبْتُمْ** اور دوسری میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ**، تو حرج نہیں۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں، بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں، تو مکروہ ہے۔ (۵) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج ۲، ص ۳۳۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں، جیسے **وَالْيَسِينِ** کے بعد **اِنَّا اَنْزَلْنَا** پڑھنے میں حرج نہیں اور **اِذَا جَاءَ** کے بعد **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** پڑھنا نہ چاہیے۔ (۶) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج ۲، ص ۳۳۰. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۹: قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ** پڑھی اور دوسری میں **اَلَمْ تَرَ كَيْفَ**۔ (۷) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج ۲، ص ۳۳۰. (درمختار) اس کے لیے سخت وعید آئی، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے۔" (۸) ("الفتاویٰ الرضویۃ" (الحدیثۃ)، باب، القراءۃ ج ۶، ص ۲۳۹) اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ سجدہ سہو۔

مسئلہ ۴۰: بچوں کی آسانی کے لیے پارہ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج ۲، ص ۳۳۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ** پڑھی اور دوسری میں **اَلَمْ تَرَ كَيْفَ** یا **تَبَّتْ** شروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر **اِذَا جَاءَ** پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج ۲، ص ۳۳۰. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۲: بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہے اور جزو سورت اور پوری سورت میں

افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں۔ (3) المرجع السابق، ص ۳۳۱۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۳: رکوع کے لیے تکبیر کہی، مگر ابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ تھا کہ رکوع اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے، کچھ حرج نہیں۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۹۔ (عالمگیری)

مسائل قراءت بیرون نماز

مسئلہ ۴۴: قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور سب عبادت ہیں۔ (5) "غنیۃ المتملی"، القراءة عاراج الصلاة، ص ۴۹۵۔

مسئلہ ۴۵: مستحب یہ ہے کہ با وضو قبلہ روا چھہ کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے (6) (تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں۔ اور بے شک بہار شریعت میں واجب چھپا ہے جس پر غیہ کا حوالہ ہے، حالانکہ غیہ مطبوعہ رحیمہ ص ۳۶۳ میں ہے التعوذ يستحب مرة واحدة ما لم يفصل بعمل دنیوی۔ (ایک مرتبہ تعوذ پڑھنا مستحب ہے جب تک اس تلاوت میں کوئی دنیوی کام حائل نہ ہو۔) تو معلوم ہوا کہ بہار شریعت میں بہت سے مسائل جو ناشرین کی غفلتوں کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱، ص ۳۵۱) اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت، ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، جیسے **هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** تو اس سورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب مؤکد ہے، درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے، **أَعُوذُ بِاللَّهِ** پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔ (1) "غنیۃ المتملی"، القراءة عاراج الصلاة، ص ۴۹۵۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۴۶: سورۂ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو **أَعُوذُ بِاللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ** کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آگئی تو تسمیہ، پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (2) المرجع السابق (غنیہ) اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتدا بھی پڑھے، جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے، یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۴۷: گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اول شب کو، کہ حدیث میں ہے: "جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا، شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک استغفار کرتے ہیں۔" اس حدیث کو دارمی نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔ (3) المرجع السابق، ص ۴۹۶۔ (غنیہ)

مسئلہ ۴۸: تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔" (4) "سنن ابی داود"، کتاب شهر رمضان، باب تحزیب القرآن،

الحديث: ۱۳۹۴، ص ۱۳۲۷۔ اس حدیث کو ابو داود و ترمذی و نسائی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

مسئلہ ۴۹: جب ختم ہو تو تین بار **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** پڑھنا بہتر ہے، اگرچہ تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے، تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (5) "غنیۃ المتعملي"، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۶۔ (غنیۃ وغیرہا)

مسئلہ ۵۰: لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور مونہ کھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (6) المرجع السابق۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۱: غسل خانہ اور مواضع نجاست (7) (نجاست کی جگہوں) میں قرآن مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔ (8) غنیۃ المتعملي، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۶۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۲: جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سنا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔ (1) "غنیۃ المتعملي"، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۷، و

"الفتاویٰ الرضویۃ (الحدیثۃ)"، باب آداب، ج ۲۳، ص ۳۵۲۔ (غنیۃ، فتاویٰ رضویۃ)

مسئلہ ۵۳: مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تہیوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگرچہ شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (2) "الدر المختار" (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۴: بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد

اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس پر گناہ۔ (3) "غنیۃ المتعملي"، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۷۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۵: جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (4) المرجع السابق۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۶: قرآن مجید سنا، تلاوت کرنے اور نقل پڑھنے سے افضل ہے۔ (5) المرجع السابق۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۷: تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی، بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے، تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔ (6) المرجع السابق۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۸: عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے، کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سنانے کی اجازت نہیں۔ (7) المرجع السابق۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۵۹: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو

اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔“ (1) ”جامع الترمذی“، ابواب فضائل القرآن، الحديث: ۲۹۱۶، ص ۱۹۴۴۔ اس حدیث کو ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا، دوسری روایت میں ہے، ”جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔“ (2) ”سنن أبي داود“، کتاب الوتر، باب التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه، الحديث: ۱۴۷۴، ص ۱۳۳۲۔ اس حدیث کو ابو داؤد و دارمی و نسائی نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ: ”اندھا ہو کر اٹھے گا۔“ (3) قرآن مجید میں ہے: ﴿وَمَنْ أَغْرَضَ عَنْ ذِكْرِي الْآيَةِ﴾ پ ۱۶، ط: ۱۲۴۔ ”جو میرے ذکر یعنی قرآن سے منہ پھیرے گا سو اس کے لئے ننگ پیش ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا ٹھائیں گے، کہے گا، اے میرے رب اتنے مجھے اندھا کیوں ٹھایا میں تو تھا اکھیاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یو ہیں آئی تھیں تیرے پاس ہماری آیتیں سوٹنے نہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تُو بھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا۔“ (مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن ”فتاویٰ رضویہ“ میں فرماتے ہیں: ”وہ قرآن مجید بھول جائے اور ان وعیدوں کا مستحق ہو، جو اس باب میں وارد ہوئیں، پھر آپ نے مذکورہ آیت و ترجمہ لکھا۔ (۳) الفتاویٰ الرضویة (الجدیدة)“، ج ۲۳، ص ۶۴۶)۔

مسئلہ ۶۰: جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (4) ”غنیۃ المتعلمی“، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۸۔ (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مُصحف شریف اپنے پاس عاریت ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے، بتا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۱: قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپے ہیں مکروہ ہے، کہ اس میں تخفیر کی صورت ہے۔ (5) المرجع السابق۔ (غنیہ) بلکہ جمائل (6) (چھوٹے سائز کا قرآن جسے گلے میں لٹکا دیتے ہیں) بھی نہ چاہیے۔

مسئلہ ۶۲: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (7) ”غنیۃ المتعلمی“، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۷۔ (غنیہ)

مسئلہ ۶۳: دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مُصحف شریف کو مطلقاً (8) (سونے سے آراستہ کرنے میں حرج نہیں)۔ (9) ”غنیۃ المتعلمی“، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۸۔ (غنیہ) بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے۔

قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱: اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں، مثلاً لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ، نَعْبُدُ اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصد پڑھنا کفر ہو، تو احاطہ یہ ہے کہ اعادہ کرے، مثلاً ﴿عَصَىٰ آدَمَ رَبَّهُ﴾ (1) پ ۱۶، ط: ۱۲۱۔ میں میم کو زبر اور بے کویش پڑھ دیا اور ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (2) پ ۲۲، فاطر: ۲۸۔ میں جلالت کو رفع اور العلماء کو زبر پڑھا اور ﴿فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ﴾ (3) پ ۱۹، النمل: ۵۸۔ میں ذال کو زیر پڑھا، ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ (4) پ ۱، الفاتحة: ۴۔ میں کاف کو زیر پڑھا، ﴿الْمَصُورُ﴾ (5) پ ۲۸، الحشر: ۲۴۔ کے

واؤ کو زبرد پڑھا۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱، و "ردالمحتار"، کتاب

الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکره فیہا، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۳۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (7) پ ۱، الفاتحة: ۴۔ میں یی پر تشدید نہ

پڑھی، ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (8) پ ۱، الفاتحة: ۱۔ میں ب پر تشدید نہ پڑھی، ﴿قَتِلُوا ثَغِيْلًا﴾ (9)

۲۲، الاحزاب: ۶۱۔ میں ت پر تشدید نہ پڑھی، نماز ہوگئی۔ (10) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ،

الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکره فیہا، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۴۔

(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مخفف کو مشدود پڑھا جیسے ﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ﴾ (11) پ ۲۴، الزمر: ۳۲۔ میں ذال کو

تشدید کے ساتھ پڑھا یا ادغام ترک کیا جیسے ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾ (12) پ ۱، الفاتحة: ۵۔ میں لام ظاہر کیا، نماز ہو

جائے گی۔ (13) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱، و "ردالمحتار"،

"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۵۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑیں نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے ﴿وَأَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (1) پ ۲۱، لقمان: ۱۷۔

میں رکے بعد ی زیادہ کی، ﴿هُمُ الَّذِينَ﴾ (2) پ ۲۸، المنافقون: ۷۔ میں میم کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور

اگر معنی فاسد ہو جائیں، جیسے

﴿زَرَأَيْتُ﴾ (3) پ ۳۰، الغاشیة: ۱۶۔ کو زَرَأَيْتُ، ﴿مَثَانِي﴾ (4) پ ۲۳، الزمر: ۲۳۔ کو مَثَانِي پڑھا، تو نماز

فاسد ہو جائیگی۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۷۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵: کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، جیسے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾

یو ہیں کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں، یو ہیں وقف وابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں، اگرچہ وقف لازم ہو

مثلاً ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (6) پ ۳۰، البروج: ۱۱۔ پر وقف کیا، پھر پڑھا ﴿أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ

الْبَرِيَّةِ ط﴾ (7) پ ۳۰، البینة: ۷۔ یا ﴿أَصْحَابُ النَّارِ﴾ (8) پ ۲۸، الحشر: ۲۰۔ پر وقف نہ کیا اور ﴿الَّذِينَ

يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ﴾ (9) پ ۲۴، المؤمن: ۷۔ پڑھ دیا اور ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (10) پ ۳، آل عمران: ۱۸۔ پر

وقف کر کے اِلَّا هُوَ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔ (11) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۲، ۷۹۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶: کوئی کلمہ زیادہ کر دیا، تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں، اگر معنی فاسد

ہو جائیں گے، نماز جاتی رہے گی، جیسے ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَفَرُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّٰدِقُونَ﴾ اور ﴿إِنَّمَا

نُفِیْ لَهُمْ لَیْزٌ ذٰلِذَٰلِہٖ اِنَّہُمْ وَجَمَلًا﴾ اور اگر معنی متغیر نہ ہوں، تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو، جیسے

﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا﴾ اور ﴿فِيهَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَنُقَاحٌ وَرُمَّانٌ﴾ (12) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے ﴿جَزَوْ سَيِّئَةً سَيِّئَةً مِّثْلَهَا﴾ (13) پ ۲۵، الشوری:

۴۰. میں دوسرے سَيِّئَةً کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں، جیسے ﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ (1) (پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰) میں لَانہ پڑھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد

الصلاة، وما یکره فیها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۶. (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بِلَاخ کے اور جَعَلْنَا بغیر ج کے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی فاسد نہ ہوں مثلاً بروجہ ترخیم شرائط کے ساتھ حذف کیا جیسے يَا مَالِك میں يَا مَال پڑھا تو فاسد نہ

ہوگی، یو ہیں تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا میں تعالٰی پڑھا، ہو جائے گی۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۶. (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے عَلِيمٌ کی جگہ حَكِيمٌ، اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے ﴿وَعَدَا عَلَيْنَا ط اِنَّا كُنَّا فَعِلَيْنَ﴾ (4) پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۴ میں فَاَعِلَيْنَ

کی جگہ غَا فِلَيْنَ پڑھا، اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الی قرآن میں نہیں ہے، نماز فاسد ہوگئی جیسے مَرِيْمُ ابْنَةُ عَلِيَّانَ پڑھا اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوئی جیسے مَرِيْمُ ابْنَةُ لُقْمَانَ۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة

الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں، نماز فاسد ہے ورنہ نہیں، جیسے ﴿قُسُورَةَ﴾ (6) پ ۲۹، العذر: ۵۱ کو قُسُورَةَ پڑھا، عَصْفِ کی جگہ عَفْصِ پڑھا، فاسد ہوگئی اور اَنْفَجَرَتْ کو اَنْفَرَجَتْ پڑھا تو نہیں، یہی حکم

کلمہ کی تقدیم تاخیر کا ہے، جیسے ﴿لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيْقٌ﴾ (7) پ ۱۲، ہود: ۱۰۶ میں شَهِيْقٌ کو زَفِيرٌ پر مقدم کیا، فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ وَاِنَّ الْفَجَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ پڑھا، فاسد ہوگئی۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی جیسے ﴿وَالْعَصْرِ﴾ (9) پ ۳۰، العصر: ۱-۲ پر وقف کر کے ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ لَّ﴾ (10) پ ۳۰، المطففين: ۲۲

پڑھا، یا ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ﴾ پر وقف کیا، پھر پڑھا ﴿اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ط﴾ (1) پ ۳۰، البینة: ۶ نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے یہی مثال ورنہ نہیں

جیسے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّٰتُ الْفِرْدَوْسِ﴾ (2) پ ۱۶، الکہف: ۱۰۷ کی جگہ فَلَهُمْ جَزَاؤُنَّ الْحُسْنٰی پڑھا، نماز ہوگئی۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱،

ص ۸۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کسی کلمہ کو کم کر پڑھا، تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَلِكٌ مَلِكٌ

يَوْمَ الدِّينِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کا رب مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح بخارج مکرر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (4) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوة، وما یکره فیها، مطلب: إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۷۸۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لا پرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہو نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الامامة میں مذکور ہوگی۔

مسئلہ ۱۴: ط، س، ث، ص، ذ، ز، ظ، ا، ع، ہ، ج، بض، ظ، د، ان حرفوں میں صحیح طور پر ایسا نہ رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س، ش، ز، ج، ق، ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔

مسئلہ ۱۵: مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی۔ (5) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۶: لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سُنا بھی حرام، مگر مد ولین (6) (واو، ی، الف ساکن اور ماقبل کی حرکت موافق ہو تو اس کو مد ولین کہتے ہیں۔ یعنی واو کے پہلے پیش اور ی کے پہلے زیر الف کے پہلے زیر۔ ۱۲) میں لحن ہوا، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (7) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۲۔ (عالمگیری) اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کے لیے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ (8) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۲۔

امامت کا بیان

حدیث ۱: ابو داؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے اچھے لوگ اذان کہیں اور ”قرا“، امامت کریں۔“ (1) ”سنن ابی داؤد“، کتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة، الحديث: ۵۹۰، ص ۱۲۶۷۔ (کہ اس زمانہ میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا)۔

حدیث ۲: صحیح مسلم کی روایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ امامت کا زیادہ مستحق اقرء ہے (2) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب من أحق بالإمامة، الحديث: ۱۵۲۹، ص ۷۸۲۔ یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔

حدیث ۳: ابوالشیخ کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرمایا: ”امام و مؤذن کو ان سب کی برابر ثواب ہے، جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔“ (3) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحديث: ۲۰۳۷۰، ج ۷، ص ۲۳۹۔

حدیث ۴: ابو داؤد و ترمذی روایت کرتے ہیں کہ ابو عیطہ عقیلی کہتے ہیں کہ: ”مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے، ایک دن نماز کا وقت آ گیا، ہم نے کہا: آگے بڑھیے، نماز پڑھائیے، فرمایا: اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتا دوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا

ہے کہ فرماتے ہیں: ”جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے، تو ان کی امامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں سے کوئی امامت کرے۔“ (4) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب امامة الزائر، الحديث: ۵۹۶، ص ۱۲۶۸۔ و ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب

ما جاء فيمن زار قوما فلا يصل بهم، الحديث: ۳۵۶، ص ۱۶۷۵۔

حدیث ۵: ترمذی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”تین شخصوں کی نماز کا انوں سے متجاوز نہیں ہوتی، بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہیت کرتے ہوں۔“ (5) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ما جاء فيمن آتم قوما وهم له كارهون، الحديث: ۳۶۰، ص ۱۶۷۶۔ (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)۔

حدیث ۶: ابن ماجہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں ہے، کہ ”تین شخصوں کی نماز سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔“ (6) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامة الصلاة... إلخ، باب من آتم قوما وهم له كارهون، الحديث: ۹۷۱، ص ۲۵۳۴۔

حدیث ۷: ابو داود و ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیٹھ دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔“ (1) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب إقامة... إلخ، باب من آتم... إلخ، الحديث: ۹۷۰، ص ۲۵۳۴۔ عن عبدالله بن عمرو۔

حدیث ۸: امام احمد و ابن ماجہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”قیامت کی علامات سے ہے کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے، کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز پڑھاوے۔“ (2) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب في كراهية التدافع عن الإمامة، الحديث: ۵۸۱، ص ۱۲۶۷۔ (یعنی کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی)۔

حدیث ۹: بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”کسی کے گھریا اسکی سلطنت میں امامت نہ کی جائے، نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت سے۔“ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، الحديث: ۱۵۳۴، ص ۷۸۲۔

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم و غیر ہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب کوئی اوروں کو نماز پڑھانے کو تنخیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔“ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه... إلخ، الحديث: ۷۰۳، ص ۵۶۔ بتصرف

قلیل۔

حدیث ۱۱: امام بخاری ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ

”میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، لہذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں، اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔“ (5) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب من أخف الصلاة... إلخ، الحديث: ۷۰۷، ص ۵۶۔

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: کہ ”ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے، ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، رکوع و سجود و قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔“ (6) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الإمام برکوع... إلخ، الحديث: ۹۶۱، ص ۷۴۶۔

حدیث ۱۳: امام مالک کی روایت انہیں سے اس طرح ہے، کہ فرمایا: کہ ”جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے، اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔“ (1) ”الموطا“ لإمام مالک، کتاب الصلاة، باب ما يفعل من رفع رأسه قبل الإمام، الحديث: ۲۱۲، ج ۱، ص ۱۰۲۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه۔

حدیث ۱۴: بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے، اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے؟“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الإمام برکوع... إلخ، الحديث: ۹۶۳، ص ۷۴۶۔ بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث لینے کے لیے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے، مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر ان کا مونہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ ان کا مونہ گدھے کا سا ہے، انہوں نے کہا، ”صاحب زادے! امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد (3) (بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث دور از قیاس) جانا اور میں نے امام پر قصد اسبقت کی، تو میرا مونہ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔“ (4) ”مرقاۃ المفاتیح“، کتاب الصلاة، تحت الحديث: ۱۱۴۱، ج ۳، ص ۲۲۱۔ لم يذكر النووي۔

حدیث ۱۵: ابوداؤد و ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ”تین باتیں کسی کو حلال نہیں، جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دُعا کرے، انہیں چھوڑ دے، ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، بلکہ ہلکا ہو لے یعنی فارغ ہو لے۔“ (5) ”سنن ابی داؤد“، کتاب الطہارۃ، باب

احکام فقہیہ

امامت کبریٰ کا بیان حصہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں امامت صغریٰ یعنی امامت نماز کے مسائل بیان کیے جائیں گے، امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

(شرائط امامت)

مسئلہ ۱: مرد غیر معذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں:

- (۱) اسلام۔
- (۲) بلوغ۔
- (۳) عاقل ہونا۔
- (۴) مرد ہونا۔
- (۵) قرأت۔

(۶) معذور نہ ہونا۔^(۱) "نور الإيضاح" کتاب الصلاة، باب الإمامة، ص ۷۳۔

مسئلہ ۲: عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امام ہو سکتی ہے، اگرچہ مکروہ ہے۔ (۲)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۳۷، ۳۶۵۔ (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: نابالغوں کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی امامت کر سکتا ہے، اگر

سمجھ وال ہو۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۳۷۔ موضحاً۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذروا لے کی امامت کر سکتا ہے، کم عذروا لے کی امامت نہیں کر سکتا اور

اگر امام مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں، مثلاً ایک کو ریح کا مرض ہے، دوسرے کو قطرہ آنے کا، تو ایک دوسرے کی

امامت نہیں کر سکتا۔ (۴) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج ۲، ص ۳۸۹۔ و "فتاویٰ الہندیہ"،

کتاب الصلاة، باب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: طاہر معذور کی اقتدا نہیں کر سکتا جبکہ حالت وضو میں حدت پایا گیا، یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا،

اگرچہ نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدت تھا، نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے انقطاع پر پڑھی،

اس میں تندرست اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۸۹۔ (ردمختار)

مسئلہ ۶: معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کر سکتا ہے اور ایک عذروا لا دو عذروا لے کی اقتدا نہیں کر سکتا، نہ ایک عذر

والا دوسرے عذروا لے کی اور دو عذروا لا ایک عذروا لے کی اقتدا کر سکتا ہے، جب کہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو۔

(۶) المرجع السابق۔ (ردمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷: معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی امامت کی، صحیح کی نہ ہوگی اور وہ کی ہو جائے گی۔ (۱)

"الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۸۹۔ (ردمختار)

مسئلہ ۸: وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ اقدس میں تبرّ اکہتا ہو۔ قدری، جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدار الہی یا عذابِ قبر یا کراماتِ کاتبین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (2)

”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴۔ و ”غنیۃ المتعلّی“، الأولى بالإمامۃ، ص ۵۱۴۔

(عالمگیری، غنیہ) اس سے سخت تر حکم وہابیہ زمانہ کا ہے کہ اللہ عز و جل و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوایا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ ۹: جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی ہے۔ (3) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴۔ (عالمگیری)

(شرائط اقتدا)

اقتدا کی تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں:

(۱) نیت اقتدا۔

(۲) اور اس نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا، بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔

(۳) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو متضمن ہو۔

(۵) امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا۔ اور

(۶) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔

(۷) عورت کا محاذی (۴) برابر۔ نہ ہونا ان شروط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی۔

(۸) مقتدی کا امام سے مقدم (۱) (۲) نہ ہونا۔

(۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔

(۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم (۲) (یہ حیثیت صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے ولہذا بعد نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہوگی۔ ۱۲ منہ) ہو۔

(۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔

(۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔

(۱۳) یو ہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: شروط الإمامة الکبریٰ، ج ۲، ص ۳۳۸-۳۳۹۔

مسئلہ ۱۰: سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سوار یوں پر ہیں، ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں، تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے کہ مکان ایک ہے۔ (۴) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب کفایۃ هل یسقط... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۵۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جاسکے، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ یو ہیں اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجزا (۵) (ایک ہم کی گول اور خوبصورت کشتی) چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں، اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجزا بھی نہ تیر سکے، تو اقتدا صحیح ہے۔ (۶) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۰۰۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۲: بیچ میں حوض دہ در دہ ہے تو اقتدا نہیں ہو سکتی، مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا

حوض ہے، تو اقتدا صحیح ہے۔ (7) "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: بیچ میں چوڑا راستہ ہے، مگر اس راستہ میں صف قائم ہوگئی، مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہو گئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کر سکتے ہیں، بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اول و امام کے درمیان تیل گاڑی نہ جاسکے یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہو سکتی ہیں تو اتنی ہو لیں کہ دو صفوں کے درمیان تیل گاڑی نہ جاسکے، یو ہیں اگر راستہ تنہا ہو یعنی مثلاً ہمارے ملکوں میں پورب کچھم (1) (شرق و غرب) ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام و مقتدی میں وہی شرط ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۱. (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: نہر پر پل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے، اس طرف والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵: میدان میں جماعت قائم ہوئی، اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں، بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۰۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے، جو چالیس ہاتھ ہو۔ (4) "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۱. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: مسجد عید گاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں، اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: میدان میں جماعت قائم ہوئی، پہلی دو صفوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریرہ باندھ لیا، اقتدا صحیح ہوگئی۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۱. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوضِ دہ در دہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہوا، تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتدا صحیح ہے، ورنہ نہیں اور دہ در دہ سے کم جگہ خالی بچی ہے تو پیچھے والے کی اقتدا صحیح ہے۔ (7) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۲. (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہے، دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں۔ اور اگر کشتی کنارے پر رکھی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں، ورنہ ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب: فی الصلاة فی السفینة، ج ۲، ص ۶۹۱. (ردالمحتار، ردالمحتار) یعنی جب امام اترنے پر قادر نہ ہو، اس لیے کہ جو شخص کشتی سے اتر کر خشکی میں

پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں، ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ تخت کے علم میں ہے۔

مسئلہ ۲۱: جو مسجد بہت بڑی نہ ہو، اس میں امام اگر چہ محراب میں ہو، مقتدی منجائے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۸ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انقالات مشتبہ نہ ہوں، مثلاً اس کی یا کمبری آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں، اگرچہ اس کے لیے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو، مثلاً دروازہ میں جالیاں ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے، مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جا سکے۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴۰۲ (رد مختار)

مسئلہ ۲۳: امام و مقتدی کے درمیان ممبر حائل ہونا مانع اقتدا نہیں، جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۳ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۴: جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو، تو نہیں۔ (۴) المرجع السابق، ص ۴۰۴ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۵: مسجد کے متصل کوئی دالان ہے، اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جبکہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔ (۵) المرجع السابق (رد المحتار)

مسئلہ ۲۶: مسجد سے باہر چوتہ ہے اور امام مسجد میں ہے، مقتدی اس چوتہ پر اقتدا کر سکتا ہے جب کہ صفیں متصل ہوں۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۸ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی، مثلاً مسح موزہ کی مدت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی، تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔ (۷) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبریٰ، ج ۲، ص ۳۳۹ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۸: امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی، مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹا ہے اور بغیر وضو کی امامت کی، حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا، اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے، جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کی بھول کر امامت کی، حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: شروط الإمامۃ الکبریٰ، ج ۲، ص ۳۳۹ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۹: شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کر سکتے ہیں، جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر

طاہر کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے، مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے، تو باطل محض ہے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴۔ و

"ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی الاقتداء بشافعی... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۱۔ (عالمگیری، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا، اس وقت مرد کے لیے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹۔ (ردمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی، دو دہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، دو دہنے بائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں، ان سب کی نماز نہ ہوگی۔ (4) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی الکلام علی الصف الأول، ج ۲، ص ۳۸۰۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: مسجد میں بالا خانہ ہے، اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالا خانہ کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالا خانہ پر، تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے، ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۷۔ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۹۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے، دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے، باقیوں کی ہو جائے گی۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۷۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں، اس کی انگلیاں اس کی انگلیوں سے آگے ہیں، مگر ایڑیاں برابر ہوں، تو نماز ہو جائے گی۔ (2) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: اذا صلی الشافعی قبل الحنفی... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۸۔ (ردالمحتار)

(إمامت کا زیادہ حقدار کون ہے)

مسئلہ ۳۵: سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ (3) (مہارت) نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش (4) (بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو مرث کے خلاف ہیں) سے بچتا ہو، اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قراءت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا

ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شہادت سے بھی بچتا ہو، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا، اس میں بھی برابر ہوں، تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے، پھر زیادہ خوبصورت، پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر زیادہ مالدار، پھر زیادہ عزت والا، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں، غرض چند شخص برابر کے ہوں، تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنایا، تو بُرا کیا، مگر گنہگار نہ ہوئے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۵۰۔

(درمختار وغیرہ) ۳۵۴

مسئلہ ۳۶: امام معین ہی امامت کا حق دار ہے، اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۵۴۔ (درمختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امام ہو، ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا درکنار۔

مسئلہ ۳۷: کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط امامت پائے جائیں تو وہی امامت کے لیے اولیٰ ہے، اگرچہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو، ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ مہمان خود ہی آگے بڑھ گیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۸۳۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: کرایہ کا مکان ہے، اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار اہل (2) (زیادہ ہقدار۔) ہے، وہی اجازت دے گا اور اسی سے اجازت لی جائے گی، یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت (3) (دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی منعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔) رہتا ہو کہ یہی اہل حق ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۸۳۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: سلطان و امیر و قاضی کسی کے گھر مجتمع ہوئے تو اہل حق سلطان ہے، پھر امیر، پھر قاضی، پھر صاحب خانہ۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۳۵۴۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں، بلکہ اگر وہی حق ہو، تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۵۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۱: کوئی شخص صالح امامت ہے اور اپنے محلہ کی امامت نہیں کرتا اور وہ ماہ رمضان میں دوسرے محلہ والوں کی امامت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے، وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔

(7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۶۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدر مسنون سے زیادہ طویل قرات نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔ (8) المرجع السابق، ص ۸۷۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: بد مذہب کہ جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق ملعن جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خوار، چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالا اعلان کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب: البدعة خمسة اقسام، ج ۲، ص ۳۵۶۔ ۳۶۰۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴۴: غلام، دھقانی (2)، دیہاتی، اس سے مراد بیہات کار بنے والائیں بلکہ جاہل مراد ہے چاہے وہ شہری ہی کیوں نہ ہو۔) اندھے، ولد اثرنا، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیہ (یعنی بے وقوف کہ تصرفات مثلاً بیع و شرا (3) (خرید و فروخت۔) میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۳۵۵۔ ۳۶۰۔ و "غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی"، ص ۵۱۴۔ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۴۵: جس کو کم سو جھٹتا ہے، وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۳۵۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۶: فاسق کی اقتدانہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدانہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۳۵۵۔ (غنیہ، ردالمحتار، فتح القدیر)

مسئلہ ۴۷: عورت، خنثی، نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے، مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امامت عورت کی نیت کرے سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی، اقتدا کر سکتی ہے اور عورت و خنثی عورت کے امام ہو سکتے ہیں، مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے، فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے، تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور خنثی کے لیے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں، خنثی خنثی کا بھی امام نہیں ہو سکتا۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ج ۲، ص ۳۸۷۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۴۸: نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی، تو اس جماعت میں کراہت نہیں۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ص ۳۶۵۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس، فی الإمامۃ، الفصل

الثالث، ج ۱، ص ۸۵۔ (عالمگیری، درمختار) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی، جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۹: مجنون غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہو سکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہو سکتا ہے، یو ہیں جس کونشہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کے لیے امام ہو سکتا ہے اوروں کے لیے نہیں۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية، ج ۲، ص ۳۸۹۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو، وہ اُمتی کی (یعنی اس کی جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کر سکتا اور اُمتی اُمتی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں، وہ بھی اُمتی کے مثل ہے۔ (3) المرجع السابق، ص ۳۹۱۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: اُمتی گوئے کی اقتدا نہیں کر سکتا، گوئے اُمتی کی کر سکتا ہے اور اگر اُمتی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گوئے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (4) المرجع السابق۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: اُمتی نے اُمتی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) امامت کی، تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہوا ہو، یو ہیں اگر قاری نے اُمتی کو خلیفہ بنایا ہو، اگرچہ تشہد میں۔ (5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: المواضع التي تفسد... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۲۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵۳: اُمتی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کر لے، ورنہ عند اللہ تعالیٰ معذور نہیں۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۶۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی امامت بھی کر سکتا ہے یعنی اس کی کہ وہ بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا، دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا، تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں امامت درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکڑ ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر (۱) (یعنی جو اس سے زیادہ ہکلا تا ہو۔ ۱۲) کی امامت بھی کر سکتا ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: في الالغ، ج ۲، ص ۳۹۵۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: قاری نماز پڑھ رہا تھا، اُمتی آیا اور شریک نہ ہوا، اپنی الگ پڑھی، تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۵۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہے تو اُسی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے۔ (4) المرجع

السابق، ص ۸۶۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: اُسی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور قاری مسجد کے دروازہ پر ہے یا مسجد کے پڑوس میں، تو اُسی کی نماز ہو جائے گی۔ (5) المرجع السابق، ص ۸۵۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: جس کا ستر گھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا، ستر گھلے ہوؤں کا امام ہو سکتا ہے اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی گھلے ہوؤں کی ہو جائے گی اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں اُن کے لیے افضل یہ ہے کہ تنہا بیٹھ کر اشارے سے دُور دُور پڑھیں، جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام بیچ میں ہو آگے نہ ہو۔ (6) المرجع السابق، ص ۸۵، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة بحث النية، ج ۲، ص ۱۰۳، ۳۹۱۔ (درمختار، عالمگیری) ستر گھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چھپائے۔ ہوتے ہوئے نہ چھپایا تو نہ اس کی ہونہ اس کے پیچھے کسی اور کی، جیسا کہ شروط الصلاة میں بیان ہوا۔

مسئلہ ۵۹: جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۱۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۶۰: فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہو سکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں، مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جُدا ہوں، مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو، دوسرا کل کی اور اگر دونوں کی ایک ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہو گئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، یوہیں اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہو گیا، اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے، البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا تو اس کی اقتدا نہیں کر سکتا، مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کر لی ہو تو کر سکتا ہے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی

الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۶۔ و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۱۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی کہ ہر ایک نے امامت کی نیت کی نماز ہو گئی اور اگر ہر ایک نے اقتدا کی نیت کی، تو دونوں کی نہ ہوئی۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۶۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: جس نے کسی نماز کی منت مانی، اس نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، نہ نفل والے کے، نہ اس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے، ہاں اگر ایک کی نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں، جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲،

مسئلہ ۶۳: ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی، منت والامنت کی نماز اس کے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب

مسئلہ ۶۴: دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دی، تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور تنہا تنہا پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دیں، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب

مسئلہ ۶۵: لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کر سکتا ہے نہ لاحق کی، یو ہیں مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی، نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کر سکتا ہے۔ (6) المرجع السابق، ص ۳۹۴ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا، خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا، البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہو گیا، تو اقتدا صحیح ہے۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲،

مسئلہ ۶۷: محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے، تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر، اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہوا تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں، ہاں اگر جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی، یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔ (2) "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب المسافر، ج ۲، ص ۲۳۸

مسئلہ ۶۸: جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو، تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے، مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوگی۔ (3)

مسئلہ ۶۹: جس نے وضو کیا ہے تیمم والے کی اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی، اقتدا کر سکتا ہے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل

مسئلہ ۷۰: کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ اس کا گلب حد رکوع کو پہنچا ہو، جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی امامت کر سکتا ہے، مگر دوسرا شخص

مسئلہ ۷۱: نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ مفترض پچھلی رکعتوں میں قراءت نہ کرے۔ (6) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: متفطل (7) (فل پڑھنے والے) نے مفترض (8) (فرض پڑھنے والے) کی اقتدا کی پھر نماز فاسد کر دی، پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔ (1) "الفناوی الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۵۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: اشارے سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کر سکتا ہے، مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔ (2) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴۰۸۔ (در مختار)

مسئلہ ۷۴: جن نے امامت کی، اقتدا صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔ (3) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۳۴۵۔ (در مختار، ردالمختار)

مسئلہ ۷۵: امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یار کن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہو، تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو، خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے، یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔ (4) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴۱۰۔ (در مختار)

مسئلہ ۷۶: امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ نہیں، ہاں اب وہ بے شک مرتد ہو گیا۔ (5) المرجع السابق، ص ۴۱۱۔ (در مختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔

مسئلہ ۷۷: پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا اور مقتدی نے وضو اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا، امام کی نماز صحیح ہوگئی اور مقتدی کی باطل۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴۳۴۔ (در مختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی، بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اور ظاہر تریہ تقیید واللہ اعلم بالصواب۔

جماعت کا بیان

حدیث ۱: بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نسائی ابن عررضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "نماز جماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔" (7) "صحیح البخاری"، کتاب الأذان، باب فضل

صلاۃ الجماعة، الحدیث: ۶۴۵، ص ۵۲۔

حدیث ۲: مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: "ہم نے اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا، مگر کھلا منافق یا بیمار اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو سنن الہدیٰ کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے، اس میں نماز پڑھنا سنن الہدیٰ سے ہے،" (1) "صحیح مسلم"، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعة

من سنن الہدی، الحدیث: ۱۴۸۷، ص ۷۷۹۔ اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ ”جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے، تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے، جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے، تو تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑو گے، تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الہدی، الحدیث: ۱۴۸۸، ص ۷۷۹۔ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے، ”کافر ہو جاؤ گے“ (3) ”سنن ابی داؤد“، کتاب الصلاة، باب التشديد بدني ترك الجماعة، الحدیث: ۵۵۰، ج ۱، ص ۱۲۶۔ اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے، ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔“ (4) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الہدی، الحدیث: ۱۴۸۸، ص ۷۷۹۔

حدیث ۳: نسائی وابن خزیمہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے کامل وضو کیا، پھر نماز فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“ (5) ”صحیح ابن عزیمة“، کتاب الصلاة، باب فضل المشي إلى الجماعة فتوضياً... إلخ، الحدیث: ۱۴۸۹، ج ۲، ص ۳۷۳۔

حدیث ۴: طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟، تو گھسٹا ہوا حاضر ہوتا۔“ (6) ”المعجم الکبیر“، الحدیث: ۷۸۸۶، ج ۸، ص ۲۲۴۔

حدیث ۵ و ۶: ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو اللہ کے لیے چالیس دن باجماعت پڑھے اور تکبیرہ اولیٰ پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نارسے، دوسری نفاق سے۔“ (7) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ما جاء في فضل التكبير الأولى، الحدیث: ۲۴۱، ص ۱۶۶۱۔ ابن ماجہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیرہ اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔“ (8) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء والفجر في جماعة، الحدیث: ۷۹۸، ص ۲۵۲۴۔

حدیث ۷: ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے، میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرمائے ہوئے دیکھا، اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی **لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ**، اس نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے ملاء اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟“ میں نے عرض کی، ”نہیں جانتا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی، تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا“ اور ایک روایت میں ہے، ”جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا“، فرمایا: ”اے محمد! جانتے ہو ملاء اعلیٰ

کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟“ میں نے عرض کی، ”ہاں، درجات و کمفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا، جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا“ اس نے فرمایا: ”اے محمد!“ میں نے عرض کی، ”لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ“ فرمایا: ”جب نماز پڑھو، تو یہ کہہ لو۔“

لَلّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتُ بِعِبَادِكَ فِتْسَةً فَافْضِلْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ط (۱) (اے اللہ عزوجل) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بُری باتوں سے باز رہوں اور مساکین

سے محبت رکھوں اور جب تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے، تو مجھے اس سے قتل و اٹھا لے۔) فرمایا: ”اور درجات یہ ہیں۔ سلام عام کرنا اور کھانا کھانا اور رات میں نماز پڑھنا، جب لوگ سوتے ہوں۔“ (۲) ”جامع الترمذی“، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ص، الحدیث: ۳۲۳۳-۳۲۳۴، ص ۱۹۸۲۔

حدیث ۹۰۸: امام احمد و ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ہے، کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف لانے میں دیر ہوئی، یہاں تک قریب تھا کہ ہم آفتاب دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے، اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی، سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا: ”سب اپنی اپنی جگہ پر رہو، میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا؟“ میں رات میں اٹھا، وضو کیا اور جو مقدار تھا نماز پڑھی، پھر میں نماز میں اٹھکا (اس کے بعد اسی کے مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اس کے دستِ قدرت رکھنے سے ان کی خنکی (۳) (ٹھنک۔) میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی“ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ”کمفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی، جماعت کی طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا“، اس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ حق ہے اسے پڑھو اور دیکھو۔“ (۱) (”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ۲۲۱۷۰، ج ۸، ص ۲۵۸۔ و ”مشكاة المعاصیح“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۷۴۸، ج ۱، ص ۲۳۵۔) ترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی کے مثل داری و ترمذی نے عبد الرحمن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۹۰: ابوداؤد و نسائی و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کی مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔“ (۲) ”سنن أبی داود“، کتاب الصلاة، باب فیمن خرج یرید الصلاة... إلخ، الحدیث: ۵۶۴، ص ۱۲۶۵۔ حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۹۱: امام احمد و ابوداؤد و نسائی و حاکم اور ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آیا قلاں حاضر ہے؟“ لوگوں نے عرض

کی، نہیں، فرمایا: ”فلاں حاضر ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا: ”یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں، اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں، اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔“ (3)

”سنن أبی داود“، کتاب الصلاة، باب فی فضل صلاة الجماعة، الحدیث: ۵۵۴، ص ۱۲۶۴۔ و ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الصلاة، الترغیب فی کثرة الجماعة، الحدیث: ۱، ج ۱، ص ۱۶۱۔ یحییٰ بن معین اور ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی، گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، گویا پوری رات قیام کیا۔“ (4)

”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة العشاء... إلخ، الحدیث: ۱۴۹۱، ص ۷۷۹۔ اسی کے مثل ابوداؤد و ترمذی و ابن خزمیہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۳: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر ان پر آگ سے جلا دوں۔“ (1)

”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة الجماعة... إلخ، الحدیث: ۱۴۸۲، ص ۷۷۹۔ امام احمد نے انہیں سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں: ”اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو نماز عشا قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے، آگ سے جلا دیں۔“ (2)

”المسنند“ للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث: ۸۸۰۴، ج ۳، ص ۲۹۶۔

حدیث ۱۴: امام مالک نے ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ ”امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا، بازار تشریف لے گئے، راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہ صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا، انہوں نے کہا! رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، فرمایا: کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔“ (3)

”الموطا“ للإمام مالك، کتاب صلاة الجماعة باب ماجاء فی العتمة والصبح، الحدیث: ۳۰۰، ج ۱، ص ۱۳۴۔

حدیث ۱۵: ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے اذان سُنی اور آئے سے کوئی عذر مانع نہیں، اس کی وہ نماز مقبول نہیں،“ لوگوں نے عرض کی، عذر کیا ہے؟ فرمایا: ”خوف یا مرض۔“ (4)

”سنن أبی داود“، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترک الجماعة، الحدیث: ۵۵۱، ص ۱۲۶۴۔ اور ایک روایت ابن حبان و حاکم کی انہیں سے ہے، ”جو اذان سُنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو، اس کی نماز ہی نہیں۔“ (5)

حدیث ۱۶: احمد ابوداؤد و نسائی وابن خزیمہ وابن حبان و حاکم ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو، کہ بھیڑ یا اسی بکری کو کھاتا ہے، جو ریوڑ سے دور ہو۔“ (6) ”سنن النسائي“، کتاب الإمامة، التشديد في ترك الجماعة، الحديث: ۸۴۸، ص ۲۱۴۱.

حدیث ۱۷ ۲۰۵: ابوداؤد و نسائی نے روایت کی، کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں، تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پڑھ لوں؟ فرمایا: ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ سننے ہو، عرض کی، ہاں، فرمایا: ”تو حاضر ہو۔“ (1) ”سنن النسائي“، کتاب الإمامة، باب المحافظة على الصلوات، الحديث: ۸۵۲، ص ۲۱۴۲. (نابینا کا انکل نہ رکھتا ہونہ کوئی لے جانے والا ہو خصوصاً دردوں کا خوف ہو تو اسے ضرور رخصت ہے مگر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انہیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں جو بلا غدر گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ ۱۲ منہ) اسی کے مثل مسلم نے ابو ہریرہ سے اور طبرانی نے کبیر میں ابوامامہ سے اور احمد و ابویعلیٰ اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

حدیث ۲۱: ابوداؤد و ترمذی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، فرمایا: ”ہے کوئی کہ اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔“ (2) ”جامع الترمذي“، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الجماعة... إلخ، الحديث: ۲۲۰، ص ۱۶۵۸. و ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب في الجمع في المسجد مرتين، الحديث: ۵۷۴، ص ۱۲۶۶.

حدیث ۲۲: ابن ماجہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔ (3) ”سنن ابن ماجه“، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب الاثنان جماعة، الحديث: ۹۷۲، ص ۲۵۳۴.

حدیث ۲۳: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صفِ اوّل میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے، تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔“ (4)

حدیث ۲۴: امام احمد و طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ اللہ (عز وجل) اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں، لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر، فرمایا: ”اللہ (عز وجل) اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں“، لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر، فرمایا: ”اور دوسری پر اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمھارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔“ (5) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة

حدیث ۲۵: بخاری کے علاوہ دیگر صحاح ستہ میں مروی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے، پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا، فرمایا: ”اے اللہ (عزوجل) کے بندو! صفیں برابر کرو یا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔“ (1) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ۹۷۹، ص ۷۴۷۔ بخاری نے بھی اس حدیث کے جزا خیر کو روایت کیا۔

حدیث ۲۶: بخاری و مسلم و ابن ماجہ و غیر ہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ”صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا، تمام نماز سے ہے۔“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ۹۷۵، ص ۷۴۷۔

حدیث ۲۷: امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزمیہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو صف کو ملائے گا، اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے قطع کر دے گا۔“ (3) ”سنن النسائي“، کتاب الإمامة، باب من وصل صفاء، الحديث: ۸۲۰، ص ۲۱۳۹۔ حاکم نے کہا بشرط مسلم یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۲۸: مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں؟“ عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: ”اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“ (4) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب الأمر، بالسكون في الصلاة... إلخ، الحديث: ۹۶۸، ص ۷۴۷۔

حدیث ۲۹: امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزمیہ و ابن حبان و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔“ (5) ”المستدرک للحاکم“، کتاب الإمامة... إلخ، باب من وصل صفاء وصله الله، الحديث: ۸۰۶، ج ۱، ص ۴۷۰۔ حاکم نے کہا، یہ حدیث بشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث ۳۰: ابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جو کشاوگی کو بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔“ (6) ”سنن ابن ماجه“، کتاب إقامة الصلاة... إلخ، باب إقامة الصفوف، الحديث: ۹۹۵، ص ۲۵۳۵۔ اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ ”اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا۔“ (7) ”المعجم الأوسط للطبرانی، باب الميم، الحديث: ۵۷۹۷، ج ۴، ص ۲۲۵۔

حدیث ۳۱: سنن ابوداؤد و نسائی و صحیح ابن خزمیہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر

ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ”مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔“ (۱) ”صحیح ابن حزمہ“، باب ذکر

صلوات الرب وملائكته... إلخ، الحديث: ۱۵۵۶، ج ۳، ص ۲۶.

حدیث ۳۲ تا ۳۴: طبرانی ابن عمر سے اور ابوداؤد براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں:

”اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں، جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔“ (۲) ”المعجم الأوسط“

للطبرانی، باب المعیم، الحديث: ۵۲۴۰، ج ۴، ص ۶۹. اور بزار باسناد حسن ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”جو صف کی

کشادگی بند کرے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (۳) ”مسند البزار“، مسند أبي حنيفة، الحديث: ۴۲۳۲، ج ۱۰، ص ۱۵۹.

حدیث ۳۵: ابوداؤد وابن ماجہ باسناد حسن ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”اللہ

(عز وجل) اور اس کے فرشتے صف کے دہنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔“ (۴) ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب من يستحب

أن يلي الإمام في الصف... إلخ، الحديث: ۶۷۶، ص ۱۲۷۳.

حدیث ۳۶: طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں:

”جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لیے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں، اسے دونا ثواب ہے۔“ (۵) ”المعجم الكبير“ للطبرانی،

الحديث: ۱۱۴۵۹، ج ۱۱، ص ۱۵۲.

حدیث ۳۷: مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم: ”مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کم تر چھٹی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر چھٹی ہے

اور کم تر پہلی۔“ (۶) ”صحیح مسلم“، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ۹۸۵، ص ۷۴۸.

حدیث ۳۸ و ۳۹: ابوداؤد و ابن خزیمہ و ابن حبان ام المؤمنین صدیقہ سے اور مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ابوسعید

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ہمیشہ صف اوّل سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں

گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے مؤخر کر کے، نار میں ڈال دے گا۔“ (۷) ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة،

باب صف النساء، الحديث: ۶۷۹، ص ۱۲۷۳.

حدیث ۴۰: ابوداؤد و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ”صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد

ہو، اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو۔“ (۸) ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، الحديث: ۶۷۱، ص ۱۲۷۲.

حدیث ۴۱: ابوداؤد و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”عورت کا

والان میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں والان سے بہتر ہے۔“ (۱) ”سنن أبي داود“، كتاب

الصلاة، باب التشديد في ذلك، الحديث: ۵۷۰، ص ۱۲۶۶.

حدیث ۴۲: ترمذی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ہر آنکھ

زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے، تو ایسی اور ایسی

ہے، یعنی زانیہ ہے۔“ (۲) ”جامع الترمذی“، كتاب الأدب، باب ما جاء في كراهية خروج المرأة معطرة، الحديث: ۲۷۸۶، ص ۱۹۳۲.

ابوداؤد و نسائی میں بھی اسی کے مثل ہے۔

حدیث ۴۳: صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔“ (3) ”جامع الترمذی“، کتاب الأدب، باب ماجاء فی کراهیة خروج المرأة معطرة، الحدیث: ۲۷۸۶، ص ۱۹۳۲۔

(جماعت کے مسائل)

احکام فقہیہ: عاقل، بالغ، حر، قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسق مرد و الشہادت (4) (جس کی گواہی قابل قبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پروسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (5) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الکبری، ج ۲، ص ۳۴۰ و ”غنیۃ المتملی“، فصل فی الإمامة و فیہا مباحث، ص ۵۰۸۔ (درمختار، ردالمختار، غنیہ)

مسئلہ ۱: جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ کے محلہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہو گئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداوی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ تداوی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداوی کے ساتھ مکروہ۔ (6) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی شروط الإمامة الکبری، ج ۲، ص ۳۴۱ و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الثامن عشر فی الصلاة الکسوف، ج ۱، ص ۱۵۲۔ (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو، وضو میں تین تین بار اعضاء دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضاء دھونا تکبیرہ اولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضاء دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی، مگر تکبیرہ اولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔ (1) ”صغیری“، فصل فی مسائل شتی، ص ۳۰۶۔ (صغیری)

مسئلہ ۳: مسجد محلہ میں جس کے لیے امام مقرر ہو، امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیأت اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعتِ ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیأت بدلنے کے لیے امام کا محراب سے دھننے یا بانس ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے، شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعتِ ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے، یوہیں اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں۔ (2)

(وغيرها)

مسئلہ ۴: جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے، ہاں مستحب ہے، البتہ جس کی مسجد حرم شریف کی جماعت فوت ہوئی، اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے۔ (3)

الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۴۷ - ۳۴۹. (درمختار)

مسئلہ ۵: (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مُسَقَّت ہو۔

(۲) اپانچ۔

(۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

(۴) جس پر فاج گرا ہو۔

(۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔

(۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

(۷) سخت بارش اور

(۸) شدید کچھڑ کا حائل ہونا۔

(۹) سخت سردی۔

(۱۰) سخت تاریکی۔

(۱۱) آندھی۔

(۱۲) مال یا کھانے کے تلف (۱) (ضائع) ہونے کا اندیشہ۔

(۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔

(۱۴) ظالم کا خوف۔

(۱۵) پاخانہ۔

(۱۶) پیشاب۔

(۱۷) ریاچ کی حاجت شدید ہے۔

(۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔

(۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔

(۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترک

جماعت کے لیے عذر ہیں۔ (2) "الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۴۷ - ۳۴۹. (درمختار)

مسئلہ ۶: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ

جوان ہوں یا بڑھیاں، یو ہیں وعظ کی مجالس میں بھی جانا ناجائز ہے۔ (3) المرجع السابق، ص ۳۶۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۷: جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی امامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص ۳۶۸۔ (درمختار)

مسئلہ ۸: اکیلا مقتدی مرد اگر چہ لڑکا ہو امام کی برابر دہنی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دوسے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۰۔ (درمختار)

مسئلہ ۹: دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں، اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو، زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے، دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو اور عورت پیچھے، دوسرے دو عورتیں تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب

الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۸۔ و "البحر الرائق"، کتاب الصلوة، باب الإمامة، ج ۱، ص ۶۱۸۔ (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص امام کی برابر کھڑا ہو اور پیچھے صف ہے، تو مکروہ ہے۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب

الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۰۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: امام کی برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گھٹا اُس کے گھٹے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں، تو اگر امام کی برابر کھڑا ہو اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے، مگر پاؤں کا گھٹا گھٹے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں، یو ہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں، جب کہ گھٹا آگے نہ ہو۔ (4)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: إذا صلى الشافعي... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۸۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں، بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگر چہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو، خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے، بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی، بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو۔ (5) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، مطلب: إذا صلى الشافعي... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۹۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہو اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے، تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے، تو نماز صحیح نہ ہونا چاہیے۔ (6) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة،

مطلب: إذا صلى الشافعي... إلخ، ج ۲، ص ۳۷۰۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کی برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز

ہیں، جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور وہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھایا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو، کچھ حرج نہیں۔ (۱) ”درالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: هل

الاساءة... إلخ، ج ۲، ص ۳۷۰۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مرد اور بچے اور خنثی (۲) (مجنون) اور عورتیں جمع ہوں تو صفوف کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثی کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (۳) ”درالمختار“، کتاب الصلاة،

باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں۔ (۴) المرجع السابق، ص ۳۷۱۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۷: امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو، اگر دہنی یا بائیں جانب کھڑا ہو، تو خلاف سنت کیا۔ (۵) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے علیٰ ہذا القیاس۔ (۶) المرجع السابق۔ (عالمگیری) مقتدی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔ (۷) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: صف مقدم کا افضل ہونا، غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے۔ (۸) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۲-۳۸۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۰: امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (۹) ”درالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: هل اساءة دون الكراهة لوافحش منها؟، ج ۲، ص ۳۷۱۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۱: پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اس کے لیے حدیث میں فرمایا: کہ ”جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کر دے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (۱۰) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹۔ و ”مجمع الزوائد“، کتاب الصلاة، باب صلة الصفوف سُدَّ

الفرج، الحديث: ۲۵۰۳، ج ۲، ص ۲۵۱۔ (عالمگیری) اور یہ وہاں ہے، جہاں فتنہ و فساد کا احتمال نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲: صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے، یو ہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا منوع ہے۔ (۱) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۳: عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لیے چند شرطیں ہیں (۱) عورت مشتبہ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگر چہ نابالغہ ہو اور مشتبہات میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی، جب کہ اُس کا جُوش (۲) (جسم) اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں، تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز

پڑھنا جاتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلہ میں مشتبہ ہے وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، (۲) کوئی چیز اُنکلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے، نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی نہ ہو، (۳) رکوع تجدد والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو، اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی، (۴) وہ نماز دونوں میں تحریمہ مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی، اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی، مکروہ ہوگی، (۵) ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں، حقیقہ یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے، نہ حقیقہ ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے، (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے، جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو، تو نماز ہو جائے گی، (۷) عورت عاقلہ ہو، مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی، (۸) امام نے إمامت زناں (۳) (عورتوں کی امامت) کی نیت کر لی ہو، اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر امامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں، (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے، (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں، (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ،

الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹. و "الدرا المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب فی الکلام علی الصف الأول، ج ۲، ص ۳۷۸ - ۳۸۶. (در مختار، رد المختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۲۴: مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آکر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کر لی ہے، مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں، یو ہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ (۱) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب

فی الکلام علی الصف الأول، ج ۲، ص ۳۸۶. (رد المختار)

مسئلہ ۲۵: خنثی مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل

الخامس، ج ۱، ص ۹۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: امر دخی بصورت مشتی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔ (۳) "الدرا المختار"، کتاب الصلاۃ، باب

الإمامة، ج ۲، ص ۳۸۶. (در مختار)

مسئلہ ۲۷: مقتدی کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مدرک۔

(۲) لاحق۔

(۳) مسبوق۔

(۴) لاحق مسبوق۔

مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں، خواہ عذر سے فوت ہوں، جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود کرنے نہ پایا، یا نماز میں اسے حدث ہو گیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عذر فوت ہوں، جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت، اس کی پہلی رکعت ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔

مضبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

لاحق مضبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔ (۴) "الدرالمختار" و

"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في احكام المضبوق... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۴۔

مسئلہ ۲۸: لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کرے گا، نہ سہو سے سجدہ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیت اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا، یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے، پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے، مثلاً اس کو حدث ہوا اور وضو کر کے آیا، تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا، بلکہ جہاں سے باقی ہے، وہاں سے پڑھنا شروع کرے، اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہو لیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی، تو ہوگئی، مگر گنہگار ہوا۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب

فیما لو اثنی بالركوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۶۔ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قراءت پڑھے، پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہو لے، ورنہ اسے بھی بلا قراءت تنہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی، پھر بعد میں تیسری پڑھی، تو ہوگئی اور گنہگار ہوا۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فیما لو اثنی بالركوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۶۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہو لے پھر امام کے سلام

پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کرے گا اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہوگا۔ (3) ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۶۔

(رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے شانہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ شانہ پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تعویذ پڑھے۔ (4) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ص ۴۱۷۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۱۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۲: مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (5) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۱۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۳: مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا، تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے، پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔ (6) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۱۔ (عالمگیری) رکوع و سجود میں پائے، جب بھی یو ہیں کرے، اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا، تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۴: مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی توحق قراءت میں یہ رکعت اول قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی توحق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عدا ہے اعادہ واجب ہے اور سہو ہو تو سجدہ سہو، پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے، دو ملی ہیں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے، ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا، نماز نہ ہوگی۔ (1) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۱۸۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔

(۱) اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی، مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا، اس کے لیے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا۔

(۲) بالاجماع تکبیرات تشریق کہے گا۔

(۳) اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہے، تو نماز قطع ہو جائے گی، بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی۔

(۴) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدہ سہو کرنا ہے، اگرچہ اس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب ہوا

ہو تو اسے حکم ہے کہ لوٹ آئے، اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں یہ دو سجدہ سہو کرے۔ (2) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۳۶: مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے، مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔ (3) المرجع السابق، ص ۴۱۹. (درمختار)

مسئلہ ۳۷: امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اسکا شمار نہیں، مثلاً امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قراءت سے فارغ ہو گیا تو یہ قراءت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی اور بعد میں بھی بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائے گی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہوگا، مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے، پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا تو بھی صحیح ہو جائے گی اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا، تو فاسد ہو جائے گی۔ (1) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۲۰. (درمختار)

مسئلہ ۳۸: امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا، مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو، یا فجر و جمعہ وعیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی، تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔ (2) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۳۹: اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا، تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے، اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہوگی، اگر چہ امام کی متابعت کرے اگر امام کو سجدہ سہو یا تلاوت کرنا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا تو اگر متابعت کرے گا، فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۱. (درمختار)

مسئلہ ۴۰: مسبوق نے امام کے ساتھ قصد اسلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، نماز فاسد ہو گئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۲. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہو گئی، نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا، تو اب فاسد ہو گئی۔ (5) "الفتاویٰ الهندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۱.

(عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام قعدہ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لیے اٹھا، اگر مسبوق امام کی قصد متابعت کرے،

نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہ کیا تھا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کر لے گا، فاسد نہ ہوگی۔ (6) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴۲۲۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۳: امام نے سجدہ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے، پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدہ سہو نہ تھا، مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی۔ (7) المرجع السابق۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۴: دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی، پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں، دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھی، اس نے بھی پڑھی، اگر اس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہوگئی۔ (1) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ج ۲، ص ۴۱۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۵: لائق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لائق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لائق کے احکام جاری ہوں گے، ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے، وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سوتارہ گیا، تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتارہ بالغیر قراءت ادا کرے، صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے، اس میں متابعت کرے، پھر وہ فوت شدہ مع قراءت پڑھے۔ (2) المرجع السابق، ص ۴۱۶۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۶: دو رکعتوں میں سوتارہ اور ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۳۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: قعدہ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے، وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے، اگر چہ رکعت فوت ہو جائے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السادس، ج ۲، ص ۹۰۔ (عالمگیری) رکوع یا سجدے سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا، تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دور رکوع، دو سجدے نہیں ہوں گے۔ (5) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: امام نے طویل سجدہ کیا، مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا، تو اگر سجدہ اولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی نیت کی تو ثانیہ ہوا پھر اگر وہ اسی سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہوگئی تو جائز ہے اور امام کے دوسرے سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھالیا تو جائز نہ ہوا اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے، اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہو جائے گی۔ (6) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: مقتدی نے سجدہ میں طویل کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوسرے میں گیا، اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا، اگر چہ صرف پہلے ہی

سجدہ کی نیت کی ہو۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السادس، ج ۲، ص ۹۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔

(۱) تکبیرات عیدین۔

(۲) قعدہ اولیٰ۔

(۳) سجدہ تلاوت۔

(۴) سجدہ سہو۔

(۵) قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔ (۲) المرجع السابق.

(عالمگیری، صغریٰ) مگر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے، تاکہ وہ واپس آئے، اگر واپس آگیا فہما اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی، بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ ۵۱: چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔

(۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا۔

(۲) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی۔

(۳) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(۴) پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدہ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔ (۳) المرجع السابق.

(عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ بجالائے۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا۔

(۲) ثنا پڑھنا، جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو۔

(۳) رکوع۔

(۴) سجود کی تکبیرات و

(۵) تسبیحات۔

(۶) تسمیع۔

(۷) تشہد پڑھنا۔

(۸) سلام پھیرنا۔

(۹) تکبیرات تشریق۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السادس، ج ۲، ص ۹۰۔

(عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۵۳: مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا، تو ایک رکعت بعد کو بغیر قراءت پڑھے۔

(۲) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا، مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (۳) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو یقین ہو، اعادہ نہ کرے، ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا۔ ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام وقوم اعادہ کریں اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں، ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے اعادہ کریں، ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۳۔ (عالمگیری)

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

ابوداؤد اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے، تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔" (۱) "سنن أبی داود"، کتاب الصلاۃ، باب استئذان المحدث للإمام، الحدیث:

۱۱۱۴، ص ۱۳۰۵۔

ابن ماجہ و دارقطنی کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "جس کو قے آئے یا تکمیر ٹوٹے یا ندی نکلے، تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے، بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔" (۲) "سنن ابن ماجہ"، کتاب إقامة الصلوات، باب:

ما جاء فی البناء علی الصلاۃ، الحدیث: ۱۲۲۱، ص ۲۵۴۸۔

اور بہت سے صحابہ کرام مثلاً صدیق اکبر و فاروق اعظم و مولیٰ علی و عبداللہ بن عمر و سلمان فارسی اور تابعین عظام مثلاً علقمہ و طاؤس و سالم بن عبداللہ و سعید بن جبیر و شععی و ابراہیم نخعی و عطاء و کحول و سعید بن المسیب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے۔

احکام فقہیہ: نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے، تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے، اس کو بنا کہتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں، اس حکم میں عورت مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (۳) "البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب الحدت فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۶۴۲ - ۶۵۳۔

مسئلہ ۱: جس رکن میں حدث واقع ہو، اُس کا اعادہ کرے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی

الحدث فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۳. (عالمگیری)

مسئلہ ۲: بنا کے لیے تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں، اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم (۵) (نہ پائی گئی) ہو، بنا جائز نہیں۔

(۱) حدث مُوجب وضو ہو۔

(۲) اُس کا وجود نا در نہ ہو۔

(۳) وہ حدث ساوی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اس کا سبب۔

(۴) وہ حدث اس کے بدن سے ہو۔

(۵) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو۔

(۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو۔

(۷) نہ چلتے میں رکن ادا کیا ہو۔

(۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی، نہ کیا ہو۔

(۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی، تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔

(۱۰) اس حدث ساوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو۔

(۱۱) حدث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔

(۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے، دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔

(۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو، جولوائق امامت نہیں۔ (۱) المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب

الاستعلاف، ج ۲، ص ۴۲۲. (در مختار، عالمگیری)

ان شرائط کی تقریعات

مسئلہ ۳: نماز میں موجب غسل پایا گیا، مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی، سرے سے پڑھنا

ضروری ہے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۳. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: اگر وہ حدث نا در الوجود (۳) (بہت کم پایا جاتا ہے) ہو، جیسے قہقہہ وبے ہوشی وجنون، تو بنا نہیں کر سکتا۔

(۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۳، ۹۴. (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر وہ حدث ساوی نہ ہو، خواہ اس مُصلیٰ کی طرف سے ہو کہ قصد اُس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً بھر مونہ

قے کردی یا تکسیر توڑ دی یا پھڑیا دبا دی کہ اس سے مواد بہایا گھٹنے میں مٹھڑ یا تھپی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا کہ یہی) خواہ

دوسرے کی طرف سے ہو، مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبا دی اور خون بہ

گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا، وہ پتھر خود بخود گر آیا کسی کے چلنے سے، تو ان سب

صورتوں میں سرے سے پڑھے، بنا نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا اور خون بہایا پاؤں میں کاٹا چمچھا یا سجدہ میں پیشانی میں چمچھا اور خون بہایا بھڑنے کا ٹا اور خون بہا، تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (5) المرجع السابق، و

”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۴۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: بلا اختیار بھر مونہ قے ہوئی تو بنا کر سکتا ہے اور قصد کی تو بنا نہیں کر سکتا، نماز میں سو گیا اور حدث واقع ہوا اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور بیداری میں توقف کیا، نماز فاسد ہو گئی، چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہو گئی یا قطرہ آگیا، تو بنا نہیں کر سکتا۔ (1) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۳-۹۴۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا، تو اُسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا اور اگر اُسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور اگر خارج و حدث دونوں سے ہے، تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (2) المرجع السابق، ص ۹۵۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کپڑا ناپاک ہو گیا، دوسرا پاک کپڑا موجود ہے کہ فوراً بدل سکتا ہے، تو اگر فوراً بدل لیا ہو گئی اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے یا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا یا وقفہ کیا، نماز فاسد ہو گئی۔ (3) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھا، یا وضو کے لیے جانے یا واپسی میں قراءت کی، نماز فاسد ہو گئی بنا نہیں کر سکتا، سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا، تو بنا میں حرج نہیں۔ (4) المرجع السابق، ص ۹۴۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حدث سماوی کے بعد قصد اُحد کیا، تو اب بنا نہیں ہو سکتی۔ (5) المرجع السابق، ص ۹۳۔ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۳۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے، اسے چھوڑ کر دو رگہ گیا بنا نہیں کر سکتا یوہیں بعد حدث کلام کیا یا کھایا یا پیا، تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (6) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۴۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: وضو کے لیے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہو سکتی ہے اور بغیر ضرورت ہو تو نہیں۔ (7) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا بضرورت ستر کھولا، مثلاً عورت نے وضو کے لیے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہو گئی، مثلاً عورت نے وضو کے لیے ایک ساتھ دونوں کلائی کھول دیں، تو نماز گئی۔ (8) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: کوآں نزدیک ہے، مگر پانی بھرنا پڑے گا اور رکھا ہوا پانی دُور ہے، تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے بڑھے۔ (1) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۴۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے، مگر حوض پر وضو کے لیے گیا اور اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہوگئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے، تو بتا کر سکتا ہے۔ (2) المرجع السابق، ص ۹۴-۹۵۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حدث کے بعد وضو کے لیے گھر گیا، دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا، اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کر دے، ورنہ کھلا چھوڑ دے۔ (3) المرجع السابق، ص ۹۵۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: وضو کرنے میں سنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے، البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھے۔ (4) المرجع السابق، ص ۹۴۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے، بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا نماز فاسد ہوگئی اور وہاں بھیڑ تھی، تو فاسد نہ ہوئی۔ (5) المرجع السابق، ص ۹۵۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا جا کر مسح کر آئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھا لیا تو سرے سے پڑھے۔ (6) المرجع السابق۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسجد میں پانی ہے، اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھالیا تو بتا کر سکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں، یوہیں برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بتا کر سکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔ (7) المرجع السابق۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: موزہ پر مسح کیا تھا، نماز میں حدث ہوا، وضو کے لیے گیا، اٹھائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پٹی پر مسح کیا تھا، حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی کھل گئی، تو ان سب صورتوں میں بتا نہیں کر سکتا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۵۔

(عالمگیری)

(غیرہ)

مسئلہ ۲۲: بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے نکل گیا، اب معلوم ہوا کہ وضو نہ کیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو ماقبلی (2) (جو بقیہ نماز ہوگئی ہو) پڑھ لے۔ (3) "الہدایہ"، کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۹۶۔

(ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا، تو مصلے سے بٹتے ہی نماز فاسد ہوگئی۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۷۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر یہ گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحب ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی یا تیمم کیا تھا اور سرب (5) (درتلازین کی وہ جگہ جس پر چاند سورج کی چمک سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے) پر نظر پڑی اور اُسے پانی گمان کیا، یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست گمان کیا، ان سب

صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹائی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (6) ”الفتاویٰ الہندیہ“،

کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۷. (عالمگیری)

مسئلہ ۴: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا، اگر ادا کے ارادہ سے سر اٹھایا، نماز باطل ہوگئی، اس پر بنا نہیں کر سکتا۔

(7) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۴۳. (درمختار)

خليفة کرنے کا بيان

مسئلہ ۱: نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں، دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے (اس کو

استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ وہ نماز نماز جنازہ ہو۔ (8) المرجع السابق، ص ۴۲۵. (درمختار)

مسئلہ ۲: جس موقع پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں استخلاف بھی صحیح نہیں۔ (9) ”الفتاویٰ

الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۵. (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جو شخص اس محدث کا امام ہو سکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں

ہو سکتا۔ (10) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۴: جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کہ لوگ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور

اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے، خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔ (1) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث

في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۵. و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۵. (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۵: میدان میں نماز ہو رہی ہے، تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا، خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک

مسجد سے باہر نہ ہو، استخلاف ہو سکتا ہے۔ (2) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في

الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۵. (عالمگیری)

مسئلہ ۶: مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں، امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا، بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا یہ

استخلاف صحیح نہ ہو اقوم اور امام سب کی نمازیں گئیں اور آگے بڑھ گیا، تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ ستر یا موضع جود

سے متجاوز نہ ہوا ہو۔ (3) المرجع السابق، و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۵. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: مکان اور چھوٹی عید گاہ مسجد کے حکم میں ہیں، بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عید گاہ میدان کے حکم

میں ہیں۔ (4) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۶. (رد المحتار)

مسئلہ ۸: امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے بنادیا، یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا تو یہ خلیفہ

امام ہو گیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا جب تک نیت امامت نہ کرے۔ (5) المرجع السابق.

(رد المحتار)

مسئلہ ۹: مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لیے جو حد مقرر کی گئی ہے، اس سے ابھی متجاوز نہ ہوا نہ خود کوئی

خلیفہ بنا، نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے، یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص

کر لے، تو ہو سکتی ہے۔ (۶) المرجع السابق. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: امام کو حدیث ہوا بچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا، اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں، سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں، اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اول کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب

السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۶. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۷.

(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: امام کے لیے اولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے، بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا، تو ہو گیا۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی

الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۶. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے، مسبوق وہیں سے شروع کرے، رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے، لہذا امام اسے اشارے سے بتا دے، مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے دو ہوں، تو دو سے رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے، سجدہ کے لیے پیشانی پر، قراءت کے لیے منہ پر، سجدہ تلاوت کے لیے پیشانی و زبان پر، سجدہ سہو کے لیے سینہ پر رکھے اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو، تو اشارے کی کچھ حاجت نہیں۔ (۳) المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۵. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدیث ہوا اور اسے خلیفہ کیا اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے، تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۶. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مسبوق کو خلیفہ کیا، تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لیے کسی مدرک کو مقدم کر دے، کہ وہ سلام پھیرے۔ (۵) المرجع السابق. (عالمگیری، وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا، جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں، تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں، ایک امام کا قعدہ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قراءت نہ کی تھی، چار رکعت والی نماز میں، چاروں میں اس پر قراءت فرض ہے۔ (۶) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشریہ، ج ۲، ص ۴۴۱. (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۶: مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا، یا قصد اُحد ث کیا، یا کلام کیا، یا مسجد سے باہر ہو گیا، تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہو گئی۔ رہا امام اول، وہ اگر ارکان نماز سے فارغ ہو گیا ہے، تو اس کی بھی ہو گئی، ورنہ نہ گئی۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی

مسئلہ ۱۷: لائق کو خلیفہ بنایا تو اُسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں، یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے، اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی، تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لیے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے۔ (۲) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا، تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (۳) المرجع السابق۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: تنہا نماز پڑھ رہا تھا، حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی، تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔ (۴) المرجع السابق، ص ۹۶۔ ۹۷۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی اور امام کو حدث ہوا، اُس نے مقیم کو خلیفہ کیا، مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو دو رکعت بلا قراءت پڑھیں، اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے، تو ان سب کی نماز باطل ہوگئی۔ (۵) ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشریة، ج ۲، ص ۴۱۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: امام کو جنون ہو گیا یا بے ہوشی طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا، مثلاً سو گیا اور احتلام ہوا، یا تفکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلے، تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی، سرے سے پڑھے۔ (۶) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: اگر شدت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا، تو استخلاف جائز نہیں۔ یوہیں اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، استخلاف جائز نہیں۔ (۷) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۳۰۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے، تو استخلاف جائز ہے اور بالکل نسیان ہو گیا تو ناجائز۔ (۱) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۴: امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے، یعنی اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے، تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضع اقتدا میں آئے، یوہیں منفرد کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔ (۲) الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۳۳۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۵: نماز میں امام کا انتقال ہو گیا، اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (۳) الدرالمختار، (ردالمحتار)

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قراءت قرآن۔“ (4) ”صحیح مسلم“، کتاب

المساجد... إلخ، باب تحريم الكلام في الصلاة... إلخ، الحديث: ۱۱۹۹، ص ۷۶۱.

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز میں ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو سلام کیا کرتے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جواب دیتے، جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے، سلام عرض کیا، جواب نہ دیا، عرض کی، یا رسول اللہ (عز و جل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سلام کرتے تھے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب نہ ملا؟) فرمایا: ”نماز میں مشغولی ہے۔“ (5) ”صحیح البخاری“، کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة الحبشة، الحديث: ۳۸۷۵، ص ۳۱۵.

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے فرمایا: کہ ”اللہ عز و جل اپنا حکم چوچا ہوتا ہے، ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے، اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو، اس کے بعد سلام کا جواب دیا“ اور فرمایا: ”نماز قراءت قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے، تو جب تم نماز میں ہو تو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔“ (6) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب رد السلام في الصلاة، الحديث:

۹۲۴، ص ۱۲۹۱.

حدیث ۳: امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”دو سیاہ چیزیں، سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو۔“ (1) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب العمل في الصلاة،

الحديث: ۹۲۱، ص ۱۲۹۱.

احکام فقہیہ

احکام فقہیہ: کلام مفسد نماز ہے، عمدہ ہو یا خطا یا سہواً، سوتے میں ہو، یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا، یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا، یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قراءت وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا تھا، غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ (2)

”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۴۵-۴۴۷. (در مختار)

مسئلہ ۱: کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لیے ہو یا نہیں، مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا، مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جا، یا ہوں کہا، نماز جاتی رہی۔ (3) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب

السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸. (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: قصد کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگی جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اور بیٹھ چکا ہے تو نماز پوری ہوگئی،

البتہ مکروہ تحریمی ہوگی۔ (4) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۴۶. (در مختار)

مسئلہ ۳: کلام وہی مفسد ہے، جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف (5) (حروف کو درست کرنا) ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۴: نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا، تو نماز جاتی رہی۔ (7) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۴۹. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: کسی شخص کو سلام کیا، عہد اہو یا سہواً، نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ بھول کر السلام کہا تھا کہ یاد آیا سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۶: مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا، نماز فاسد ہوگئی۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۷: عشا کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جمعہ تھوڑے کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، یا یمیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، نماز فاسد ہوگئی، اس پر بنا بھی جائز نہیں۔ (2) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۸: دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۹: زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (4) المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۵۰. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مصلیٰ سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی، اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا، نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے **يَرْحَمُكَ اللَّهُ** کہا، نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے **يَرْحَمُكَ اللَّهُ** کہا، تو نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلیٰ نے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا، نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا، تو جاتی رہی۔ (6) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے **يَرْحَمُكَ اللَّهُ** کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین، نماز فاسد ہوگئی۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: نماز میں چھینک آئے، تو سکوت کرے اور الحمد للہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ

کی توفارغ ہو کر کہے۔ (8) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے، تو فاسد نہ ہوئی، یوہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب **سُبْحَانَ اللَّهِ** یا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** یا **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہا، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ ما ینکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے، زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر، یا سبحان اللہ پڑھا، نماز فاسد نہ ہوئی۔ (2) "غنیۃ المتعلیٰ"، کتاب الصلاۃ، مفسدات الصلاۃ، ص ۴۴۹ (غنیہ)

مسئلہ ۱۶: بُری خبر سن کر **إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** کہا، یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا، نماز فاسد ہوگئی، مثلاً کسی نے پوچھا، کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے؟ اس نے جواب دیا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**، یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں؟ اس نے جواب میں کہا ﴿الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ﴾ (3) پ ۱۴، النحل: ۸. یا پوچھا کہاں سے آئے؟ کہا ﴿وَبَنِي مُعَظَلَةَ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ﴾ (4) پ ۱۷، الحج: ۴۵. یوہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا، مثلاً اس کا نام بچی ہے، اس سے کہا ﴿يَسْحَبِي خَيْدَ الْكَبْتِ بِقُوَّةٍ﴾ (5) پ ۱۶، مريم: ۱۲. موسیٰ نام ہے، اس سے کہا ﴿وَمَا تِلْكَ بِمِثْلِكَ يَمُوسَى﴾ (6) پ ۱۶، طہ: ۱۷. نماز فاسد ہوگئی۔ (7) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۵۸. (درمختار)

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جل جلالہ کہا، یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر درود پڑھا، یا امام کی قراءت سن کر **صَدَقَ اللَّهُ وَصَدَّقَ رَسُولُهُ** کہا، تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی، جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں، یوہیں اگر اذان کا جواب دیا، نماز فاسد ہو جائے گی۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۰. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی، دفع و سوسہ کے لیے **لَا حَوْلَ** پڑھی، اگر امور دنیا کے لیے ہے، نماز فاسد ہو جائے گی اور امور آخرت کے لیے، تو نہیں۔ (9) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۰. (درمختار)

مسئلہ ۱۹: چاند دیکھ کر **رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ** کہا، یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا، نماز فاسد ہوگئی بیمار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درود پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (10) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ... إلخ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن مجید میں بتدریب پائی جاتی ہے، بہ نیت شعر پڑھی نماز فاسد ہوگئی، جیسے ﴿وَالْمُرْسَلَتْ غُرْفًا لَّهَا عُصْفَتٌ عَصْفًا لَهَا﴾ (11) پ ۲۹، المرسلات: ۱-۲. اور اگر نماز میں شعر موزوں کیا، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو اگرچہ نماز فاسد نہ ہوئی، مگر گنہگار ہوا۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما

يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: نماز میں زبان پر نعم یا رے یا ہاں جاری ہو گیا، اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے، فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (2)

الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج ۲، ص ۴۶۲. (در مختار، وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: مصلیٰ نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی، جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو،

مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔ (3) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۱. (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا، بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔ (4) المرجع السابق.

(در مختار)

مسئلہ ۲۴: اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے، البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد

آ گیا اس کے بتانے سے نہیں، یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا، اس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا

مفسد نہیں۔ (5) المرجع السابق. (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۵: اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں، ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سُن کر جو نماز میں اس

کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا، تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی۔ (6) المرجع

السابق. (در مختار)

مسئلہ ۲۶: لقمہ دینے والا قراءت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ (7) الدر المختار،

کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۱. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۷: فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے، مگر جب کہ اس کی عادت اسے

معلوم ہو کہ رُکتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے، یوہیں امام کو مکروہ ہے کہ

مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ

اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے، مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا

ساکت کھڑا رہے۔ (8) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التي لا یجب... إلخ، ج ۲،

ص ۴۶۲. و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹. (عالمگیری،

رد المحتار) مگر وہ غلطی اگر ایسی ہے، جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لیے اس کا اعادہ لازم تھا اور یا نہیں آتا تو

مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے، تو گئی۔

مسئلہ ۲۸: لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ (1) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب

الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹. (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

مسئلہ ۲۹: ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جاسکتا جائز ہے، مثلاً اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اور

جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے، مفسد نماز ہے، مثلاً اَللّٰهُمَّ اطْعِمْنِیْ یا اَللّٰهُمَّ رَزُقْنِیْ. (2) الفتاویٰ الہندیہ،

(عالمگیری)

کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۰.

مسئلہ ۳۰: آہ، اوہ، اُف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حرف نہیں نکلے، تو حرج نہیں۔ (3) المرجع

السابق، ص ۱۰۱، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب: المواضع التی لا یحب فیہا رد السلام، ج ۲، ص ۴۵۵.

(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یوہیں چھینک کھانسی جمائی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔ (4) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۵۶.

(درمختار)

مسئلہ ۳۲: جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے، تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (5) المرجع السابق. (درمختار)

مسئلہ ۳۳: امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں، کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا، تو نماز جاتی رہی۔ (6) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے مفید نہیں، مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں، جیسے اف، تف، تو مفید ہے۔ (7) المرجع السابق. (غنیہ)

مسئلہ ۳۵: کھنکھانے میں جب دو حرف ظاہر ہوں، جیسے ا ح مفید نماز ہے، جب کہ نہ عذر ہونہ کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لیے کھنکھاتا ہے کہ درست کر لے یا اس لیے کھنکھاتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۵۵. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفید نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفید ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔ (2) "الدرالمختار" و

"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کا غنڈ پر قرآن مجید لکھا ہو ا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۱. و

"الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۹. (عالمگیری، درمختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔

مسئلہ ۳۸: صرف تورات یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی، قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۱. (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن پڑھ

لیا اور کچھ آیات و تورات و انجیل کی، جن میں ذکر الہی ہے پڑھیں، تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۹: عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہونہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عمل قلیل مفید نہیں، جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عمل قلیل ہے۔

(5) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۴۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۰: کرتا یا پا جامہ پہنایا تبہند باندھا، نماز جاتی رہی۔ (6) "غنیۃ المحتملی"، کتاب الصلاة، مفسدات الصلاة،

ص ۴۵۲۔ (غنیہ)

مسئلہ ۴۱: ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔

(7) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۶۔ (درمختار) یوہیں ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک

جگہ پر رکھے، نماز فاسد ہوگئی۔ (8) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، و مطلب فی التشبه باهل الکتاب،

ج ۲، ص ۴۶۶۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۴۲: ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا، یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا، مفید نماز

ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا، یا امام سے آگے ہو گیا، نماز جاتی رہی۔

(1) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۷۔ (درمختار وغیرہ) اور قصد اُستر کھولنا مطلقاً مفید

نماز ہے، اگرچہ معا (2) (نورا) ڈھانک لے، اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۳: دو کپڑے ملا کر سیے ہوں ان میں اُستر (3) (نیچے دے) ناپاک ہے اور ابرا (4) (اوپر کی دے) پاک، تو

ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی، جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سِلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے،

جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ اُستر چمکتا ہو۔ (5) "الدر المختار" و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، و

مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ج ۲، ص ۴۶۷۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۴: نجس زمین پر مٹی چونا خوب بچھا دیا، اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک

دی ہے کہ نجاست کی بُو آتی ہے، تو ناجائز ہے جب کہ مواضع سجود پر نجاست ہو۔ (6) "منیۃ المصلی"، حکم ما اذا کان تحت

قدمی المصلی نجس، ص ۱۷۰۔ (منیہ)

مسئلہ ۴۵: نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصد اُهو یا بھول کر، تھوڑا ہوا یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر

تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے مونہ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔ (7) "الدر المختار" و

"الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب المواضع التي لا یحب... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۲۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۶: دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی

مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی،

ورنہ ہو جائے گی۔ (8) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۲۔

و "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۲۔ ("کافی"، اور "فتح القدر" کی تحقیق یہ ہے کہ اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہوگئی اور یہی حکم روزہ کا ہے اور یہ قول باقوت معلوم ہوتا ہے اور احتیاطاً ضروری ہے۔ ۱۲ منہ) (در مختار، عالمگیری) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزہ محسوس ہو، نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔

مسئلہ ۴۷: نماز سے پیشتر (۱) (پہلے) کوئی چیز میٹھی کھائی تھی اس کے اجزا نگل لیے تھے، صرف لعاب و ہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا، اُس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے، نماز فاسد ہوگئی۔ گوند منہ میں ہے اگر چہ بایا اور لبض اجزا حلق سے اتر گئے، نماز جاتی رہی۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۲۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے، جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی جب کہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت

کعبہ سے پینتالیس (۳۵) درجے ہٹ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں، مثلاً حدث کا گمان ہوا اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو، نماز فاسد نہ ہوگی۔ (3) "الدر المختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد

الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۸۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۹: قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا، پھر ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا، پھر چلا پھر ٹھہرا، اگرچہ متعدد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے، نماز فاسد نہ ہوگی، مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صفوف سے متجاوز ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی، یو ہیں اگر ایک دم دو صف کی

قدر چلا، نماز فاسد ہوگئی۔ (4) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی التشبه باهل

الکتاب، ج ۲، ص ۴۶۸۔ (در مختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہ ہوں بلکہ یہ امام ہے اور موضع سجود سے متجاوز ہوا، تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی اور اس سے زیادہ ہٹا تو فاسد ہوگئی اور اگر منفرد ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے داہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔

(5) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ج ۲، ص ۴۶۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا ڈھکیل دیا، تو نماز فاسد ہوگئی۔ (6) "الدر المختار"،

کتاب الصلاۃ، باب فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۰۔ (در مختار)

مسئلہ ۵۲: ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا، پہلی نماز فاسد ہوگئی، مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر صاحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوگی، بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے، ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل، یو ہیں اگر تنہا نماز پڑھتا تھا اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا مقتدی تھا اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگئی، یو ہیں اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا

اور دوسرا جنازہ لایا گیا دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلے کی فاسد ہو گئی۔ (۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۶۲. (درمختار)

مسئلہ ۵۳: عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا، نماز جاتی رہی۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۷۰. (درمختار)

مسئلہ ۵۴: عورت نماز میں تھی، مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا، نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی، جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (۳) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المني في الصلاة، ج ۲، ص ۴۷۰. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: داڑھی یا سر میں تیل لگایا یا کنگھا کیا یا سرمہ لگایا نماز جاتی رہی، ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۴) "منية المصلي"، بيان مفسدات الصلاة، ص ۴۱۴، و "غنية المتعملي"، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۲. (منية، غنية)

مسئلہ ۵۶: کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا دو ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی، تین بار پے در پے کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی تو فاسد ہو گئی، لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے، تو فاسد نہ ہوگی۔ (۵) "منية المصلي"، بيان مفسدات الصلاة، ص ۴۱۵، و "غنية المتعملي"، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۳. (منية، غنية)

مسئلہ ۵۷: گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی، نماز فاسد ہو گئی، نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا، نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اتر آیا، فاسد نہ ہوئی۔ (۶) "منية المصلي"، المرجع السابق، و "الفتاوى العمانية"، کتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ج ۱، ص ۶۴. (منية، قاضی خاں)

مسئلہ ۵۸: تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں، نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حروف ظاہر نہ ہوں، مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے، نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (۷) "غنية المتعملي"، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۴. (غنية)

مسئلہ ۵۹: نماز پڑھنے والے کو اٹھالیا پھر وہیں رکھ دیا، اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا، نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا، نماز جاتی رہی۔ (۱) "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۱۰۳. (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: موت و جنون و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں افاقہ ہوا تو ادا کرے، ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو۔ (۲) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في المني في الصلاة، ج ۲، ص ۴۷۲. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: قصد وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا یا کسی رکن کو ترک کیا، جبکہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کر لیا ہو، یا

بلا عذر شرط کو ترک کیا، یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کر لیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا، یہاں تک کہ امام کیساتھ سلام پھیر دیا، یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدہ سہو میں متابعت کی، یا قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا، یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔ (3) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۲، (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۲: سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی، مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۱۰۳، (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۳: سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے، کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (5) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۱۰۳، (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہے۔ (6) "المرجع السابق"، و "غنیۃ المتعملی"، مفصلات الصلاة، ص ۴۴۸، (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۵: موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوگی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی۔ (7) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۱۰۳، (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: گھوڑے کے مونہ میں لگام دی یا اس پر کٹھی کسی یا کٹھی اتار دی نماز جاتی رہی۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثاني، ج ۱، ص ۱۰۳، (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹا لیا علیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔ (2) "المرجع السابق"، ص ۱۰۴، و "غنیۃ المتعملی"، مفصلات الصلاة، ص ۴۴۸، (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۸: تکبیرات انتقال میں اللہ یا اکبر کے الف کو دراز کیا اللہ یا اکبر کہایا بے کے بعد الف بڑھایا اکبار کہانماز فاسد ہو جائے گی اور تحریرہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (3) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، ویکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۳، (در مختار وغیرہ) قراءت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں، نماز فاسد کر دیتی ہے، اس کے متعلق مفصل بیان گزر چکا۔

مسئلہ ۶۹: نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود (4) (موضع سجود سے کیا مراد ہے پی آگے مذکور ہوگا۔ ۱۲ منہ) سے کسی کا گزرتا نماز کو فاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت، مگر ہوا گدھا۔ (5) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد

مسئلہ ۷۰: مصلیٰ کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔

حدیث میں فرمایا: کہ ”اس میں جو کچھ گناہ ہے، اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا“، راوی کہتے ہیں: ”میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔“ (6) ”مسند البزار“، مسند زید

بن خالد الجعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۳۷۸۲، ج ۹، ص ۲۳۹۔ یہ حدیث صحاح ستہ میں ابی جحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی اور بزار کی روایت میں چالیس برس (7) ”مسند البزار“، مسند زید بن خالد الجعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۳۷۸۲، ج ۹، ص ۲۳۹۔

کی تصریح ہے۔ اور ابن ماجہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے؟ تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔“ (8) ”سنن ابن ماجہ“، ابواب اقامۃ الصلوات و السنة فیہا، باب المروءین یدی المصلی، الحدیث: ۹۴۶، ج ۲، ص ۲۰۳۲ امام مالک نے روایت کیا کہ کعب احبار فرماتے ہیں: ”نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا

گناہ ہے؟ تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔“ (9) ”الموطا“، کتاب قصر الصلاة فی السفر، باب التشدید فی ان یمر احد بین یدی المصلی، الحدیث: ۳۷۱، ج ۱، ص ۱۵۴۔

امام مالک سے روایت صحیح بخاری صحیح مسلم میں ہے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بطح میں چڑے کے ایک سُرُخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وضو کا پانی لیا اور لوگ جلدی جلدی اسے لے رہے ہیں جو اس میں سے کچھ پا جاتا اسے مونہ اور سینہ پر ملتا اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نیزہ نصب کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُرُخ دھاری دار جوڑا اپنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف مونہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپاؤں کو نیزے کے اُس طرف سے گزرتے دیکھا۔ (1) ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب سترۃ المصلی و النذب إلى الصلاة... إلخ، الحدیث: ۱۱۲۰، ص ۷۵۶۔

مسئلہ ۷۱: میدان اور بڑی مسجد میں مصلیٰ کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے، مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں اگر سترہ نہ ہو۔ (2) ”الفتاویٰ الہندیہ“،

کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴۔ و ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۹۔ (عامگیری، در مختار)

مسئلہ ۷۲: کوئی شخص بلندی پر پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں، جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو، چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو، تو حرج نہیں۔ (3) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۱۰۴۔

ص ۴۸۰۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۳: مصی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا، اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن مصی کے سر کے سامنے ہوا تو ممنوع ہے۔ (۴) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۰۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: مصی کے آگے ستر ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے، تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۵) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴۔ (عامہ کتب)

مسئلہ ۷۵: سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ (۶) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۴۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۶: امام ومنفرد جب صحرائیں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں اور سترہ نزدیک ہونا چاہیے، سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ (۱) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۴۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۷: اگر نصب کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز لنبی لنبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی مثل۔ (۲) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴۔ و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۵۔ ان دونوں صورتوں سے یہ متصور نہیں کہ

گزرنا جائز ہو جائیگا بلکہ اس لیے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ ہے۔ ۱۲۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۸: اگر سترہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے، تو اسی کو سامنے رکھ لے۔ (۳) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۵۔ (اس سے بھی بتی متصور ہے کہ نمازی کا دل نہ ہے ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے آگے سے گزرنے، جائز نہ ہوگا، ہاں اگر پلیدی اتنی ہو جائے جو سترہ کے لیے درکار ہے، تو گزرنا بھی جائز ہو جائیگا۔ ۱۲۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: امام کا سترہ مقتدی کے لیے بھی سترہ ہے، اس کو جدید سترہ کی حاجت نہیں، تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے، جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں۔ (۴) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۷۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔ (۵) ”غنیۃ المتعملی“، فصل کراہیۃ الصلاة، ص ۳۶۷۔ (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے، جب کہ اس کی پیٹھ مصی کی طرف ہو کہ مصی کی طرف مونہہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۱: سوار اگر مصلیٰ کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے، تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو مصلیٰ کے آگے کر لے کر لے اور اس طرف سے گزر جائے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸۲: دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے، تو مصلیٰ سے جو قریب ہے وہ گناہ گار ہوا اور دوسرے کے لیے یہی ستر ہو گیا۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: مصلیٰ کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اسے اس کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اسے اٹھالے، اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے، پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے، پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴۔ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۳۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کر سکتا، تو اسے کھڑا کر کے مصلیٰ کے آگے سے گزرنا جائز ہے، جب کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ ۸۵: اگلی صف میں جگہ تھی، اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جاسکتا ہے، کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی۔ (۳) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۸۳۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۶: جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اولیٰ سترہ قائم کرنا ہے۔ (۴) المرجع السابق، ص ۴۸۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۷: نمازی کے سامنے سترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سترہ ہے مگر وہ شخص مصلیٰ اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے، خواہ سبحان اللہ کہے یا جہر (۵) (بلند آواز) کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ، یا سر، یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا، بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا، تو نماز ہی جاتی رہی۔ (۶) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۵۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے، عورت کے سامنے سے گزرنے سے منع کرے، یعنی دھننے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تسبیح کی اور عورت نے تسبیح، تو بھی فاسد نہ ہوئی، مگر خلاف سنت ہوا۔ (۱) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۸۶۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۹: مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو، تو اُس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔ (۲)

”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۲۔ (روالحکر)

مکروہات کا بیان

حدیث ۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر تھوڑے کھنے سے منع فرمایا۔ (۳) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب کراهية الاختصار في الصلاة، الحدیث: ۱۲۱۸، ص ۷۶۲۔ و

”صحیح البخاری“، کتاب العمل في الصلاة، باب الحصر في الصلاة، الحدیث: ۱۲۱۹، ص ۹۵۔

حدیث ۲: شرح سنہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا، جہنمیوں کی راحت ہے۔“ (۴) ”شرح السنہ“، کتاب الصلاة، باب کراهية الاختصار في الصلاة، الحدیث:

۷۳۱، ج ۲، ص ۳۱۳۔ یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے، کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لیے جہنم میں کیا راحت۔ کذا فسره الائمة ۱۲۷ منہ)

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی روایت کرتے ہیں، کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا؟“ فرمایا: یہ اُچک لینا ہے کہ بندہ کی نماز میں سے شیطان اُچک لے جاتا ہے۔“ (۵) (یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے، کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لیے جہنم میں کیا راحت۔ کذا فسره الائمة ۱۲۷ منہ)

حدیث ۴: امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم باقائدہ الصحیح ابوزرر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو بندہ نماز میں ہے، اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے، جب اس نے اپنا مونہ پھیرا، اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔“ (۶) ”المستدرک“ للحاکم، کتاب الإمامة...

إلخ، باب لا يزال الله، مقبلاً على العبد ما لم يلتفت... إلخ، الحدیث: ۸۹۶، ج ۱، ص ۵۰۴۔

حدیث ۵: امام احمد باسناد حسن و ابویعلیٰ روایت کرتے ہیں، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”مجھے میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا، مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لوڑی کی طرح دیکھنے سے۔“ (۱) ”مجمع الزوائد“، کتاب الصلاة، باب ما ينهى عنه في الصلاة... إلخ، الحدیث:

۲۴۲۵، ج ۲، ص ۲۳۲۔

حدیث ۶: بزار نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے: ”اے ابنِ آدم! کس کی طرف التفات کرتا ہے، کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے، جس کی طرف التفات کرتا ہے، پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے، پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے، اللہ عزوجل اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔“ (۲) ”مجمع الزوائد“، کتاب الصلاة، باب ينهى عنه في الصلاة... إلخ، الحدیث: ۲۴۲۶، ج ۲، ص ۲۳۲۔

حدیث ۷: ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے فرمایا: ”اے لڑکے! نماز میں التفات سے قیام کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔“ (3) ”جامع الترمذی“، أبواب

السفر، باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلاة، الحديث: ۵۸۹، ص ۱۷۰۳.

حدیث ۱۲۸: بخاری و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ”کیا حال ہے؟ اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں، اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔“ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب رفع البصر إلى السماء فی الصلاة، الحديث: ۷۵۰، ص ۵۹. اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابو ہریرہ و ابوسعید خدری و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

حدیث ۱۳: امام احمد و ابوداؤد و ترمذی باقادہ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب کوئی تم میں نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے، کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔“ (5) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة... إلخ، باب ما جاء فی کراهية مسح الحصى فی الصلاة، الحديث: ۳۷۹، ص ۱۶۷۸. عن أبي ذر رضى الله عنه.

حدیث ۱۴: صحاح ستہ میں معیقرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کنکری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔“ (6) ”سنن أبی داؤد“، کتاب الصلاة، باب مسح الحصى فی الصلاة، الحديث: ۹۴۶، ص ۱۲۹۳.

حدیث ۱۵: صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا؟ فرمایا: ”ایک بار اور اگر تُو اس سے بچے، تو یہ سوانثیوں سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے۔“ (1) ”صحیح ابن عزیمة“، أبواب الافعال المباحة فی الصلاة، باب الرخصة فی مسح الحصى فی الصلاة مرة واحدة، الحديث: ۸۹۷، ج ۲، ص ۵۲.

حدیث ۱۷ و ۱۶: مسلم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب نماز میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے، کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (2) ”صحیح مسلم“،

کتاب الزهد، باب تشمیت العاطس... إلخ، الحديث: ۷۴۹۳، ص ۱۱۹۶.

اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرماتے ہیں: ”جب نماز میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور ہانہ کہے، کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان اس سے ہنستا ہے۔“ (3) ”صحیح البخاری“،

کتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، الحديث: ۳۲۸۹، ص ۲۶۶.

اور ترمذی و ابن ماجہ کی روایت انہیں سے ہے، اس کے بعد فرمایا: کہ ”منہ پر ہاتھ رکھ دے۔“ (4) ”سنن ابن ماجہ“،

کتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب ما یکره فی الصلاة، الحديث: ۹۶۸، ص ۲۵۳۳.

حدیث ۱۸ و ۱۹: امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے، تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے۔“ (5) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ما جاء في كراهية التشبيك... إلخ، الحديث: ۳۸۶، ص ۱۶۷۹۔ اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۴۰: صحیح بخاری میں شقیق سے مروی کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا، جب اس نے نماز پڑھ لی، تو یلایا اور کہا: ”تیری نماز نہ ہوئی۔“ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ (6) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب إذا لم يتم سجوده، الحديث: ۸۰۸، ص ۶۴، باب إذا لم يتم الركوع، الحديث: ۷۹۱، ص ۶۲۔

حدیث ۴۱ تا ۴۴: بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ خالد بن ولید و عمرو بن عاص و یزید بن ابی سفیان و شریک بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، حکم فرمایا: کہ ”پورا رکوع کرے اور فرمایا: یہ اگر اسی حالت میں مرا تو مملکت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا، پھر فرمایا: جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھا لیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔“ (1) ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحديث: ۲۲۴۲۶، ج ۸، ص ۸۳۔

حدیث ۴۵: امام احمد ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”سب میں بُرا وہ چور ہے، جو اپنی نماز سے چراتا ہے، صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چراتا ہے؟ فرمایا: کہ ”رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔“ (2) ”المسنَد“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث أبي قتاده الانصاري، الحديث: ۲۲۷۰۵، ج ۸، ص ۳۸۶۔

حدیث ۴۶: امام مالک و احمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا: کہ ”شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی، اللہ و رسول (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ بہت بُری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چرائے گا؟ فرمایا: یوں کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے۔“ (3) ”الموطأ“ للإمام مالك، کتاب قصد الصلاة في السفر، باب العمل في جامع الصلاة، الحديث: ۴۱۰، ج ۱، ص ۱۶۴۔ اسی کے مثل داری کی روایت میں بھی ہے۔

حدیث ۴۷: امام احمد نے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ عز وجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا، جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔“ (4) ”المسنَد“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث طلق بن علي، الحديث: ۱۶۲۸۳، ج ۵، ص ۴۹۲۔

حدیث ۴۸: ابو داؤد و ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔“ (5) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الصف بين السواري، الحديث: ۲۲۹، ص ۱۶۵۹۔ دوسری روایت میں ہے ہم دھکا دے کر ہٹائے جاتے۔ (6) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب الصفوف بين السواري، الحديث: ۶۷۳، ص ۱۲۷۳۔

حدیث ۲۹: ترمذی نے روایت کی، کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: ”ہمارا ایک غلام ارح نامی جب سجدہ کرتا تو پھونکتا، فرمایا: اے ارح! اپنا منہ خاک آلود کر۔“ (7) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الففخ... إلخ، الحديث: ۳۸۱، ص ۱۶۷۹۔

حدیث ۳۰: ابن ماجہ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جب تُو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکا۔“ (1) ”سنن ابن ماجہ“، کتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب ما يكره في الصلاة، الحديث: ۹۶۵، ص ۲۵۳۳۔ بلکہ ایک روایت میں ہے، جب مسجد میں انتظار نماز میں ہو اس وقت انگلیاں چٹکانے سے منع فرمایا۔ (2) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۳۔

حدیث ۳۱: صحاح ستہ میں مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔“ (3) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب لا يكف ثوبه في الصلاة، الحديث: ۸۱۶، ص ۶۵۔

حدیث ۳۲: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔“ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب السجود على الأنف، الحديث: ۸۱۲، ص ۶۴۔

حدیث ۳۳: ابوداؤد و نسائی و دارمی و عبد الرحمن بن شہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوزے کی طرح ٹھوک مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کر لے، جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔“ (5) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود، الحديث: ۸۶۲، ص ۱۲۸۷۔

حدیث ۳۴: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے علی! میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمہارے لیے مکروہ جانتا ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعانہ کرنا۔“ (6) ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الإقعاء بين السجدين، الحديث: ۲۸۲، ص ۱۶۶۶۔ (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے)۔

حدیث ۳۵: ابوداؤد اور حاکم نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس سے منع فرمایا کہ ”مرد صرف پا جامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔“ (7) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب إذا كان الثوب ضيقاً ينفذه، الحديث: ۶۳۶، ص ۱۲۷۰۔

حدیث ۳۶: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہر گز نماز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو۔“ (8) ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاۃ، باب إذا صلی فی الثوب الواحد، الحدیث: ۳۵۹، ص ۳۱.

حدیث ۳۷: صحیح بخاری میں انھیں سے مروی، فرماتے ہیں: ”جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے، یعنی وہی چادروہی تہبند ہو، تو ادھر کا کنارہ اُدھر اور اُدھر کا اُدھر کر لے۔“ (1) ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاۃ، باب إذا صلی فی الثوب الواحد... الخ، الحدیث: ۳۶۰، ص ۳۱.

حدیث ۳۸: عبد الرزاق نے مصنف میں روایت کی، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیے اور یہ اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، اس پر فرمایا: ”کیا تمھارے پاس دو کپڑے نہیں کہ انھیں پہنتے؟ عرض کی، ہاں ہیں۔ تو فرمایا: بتاؤ اگر مکان سے باہر تمھیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی، اللہ (عزوجل) کے لئے۔“ (2) مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب ما یكفی الرجل من الثیاب، الحدیث: ۱۳۹۲، ج ۱، ص ۲۷۴.

حدیث ۳۹: امام احمد کی روایت ہے، کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ”ایک کپڑے میں نماز سنت ہے یعنی جائز ہے، کہ ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔“ (3) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث المشایخ، الحدیث: ۲۱۳۳۴، ج ۸، ص ۶۰.

حدیث ۴۰: ابو داؤد نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے، اسے اللہ (عزوجل) کی رحمت حل میں ہے، نہ حرم میں۔“ (4) ”سنن أبی داؤد“، کتاب الصلاۃ، باب الإِسْبَال فی الصلاۃ، الحدیث: ۶۳۷، ص ۱۲۷۰.

حدیث ۴۱: ابو داؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے، ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو، وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے۔“ کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا ہوا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وضو کا حکم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: ”وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا، جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔“ (5) ”سنن أبی داؤد“، کتاب الصلاۃ، باب الإِسْبَال فی الصلاۃ، الحدیث: ۶۳۸، ص ۱۲۷۰. (یعنی اتنا نیچا کہ پاؤں کے گئے چھپ جائیں)۔ شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لمعات میں فرماتے ہیں: کہ ”وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انھیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتا دیا تھا کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا۔“ (1) ”لمعات“،

حدیث ۴۶: ابو داود ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی نماز پڑھے تو وہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی وہنی جانب ہوں گی، مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو، بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔“ (2) ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب المصلي

احکام فقہیہ

احکام فقہیہ: (۱) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، (۲) کپڑا سیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ، (۳) کپڑا نکالنا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ... إلخ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۵-۱۰۶. (عامۃ کتب)

مسئلہ ۱: اگر گرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی، جب بھی یہی حکم ہے۔

(۴) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۸. (مستفاد من الدر)

مسئلہ ۲: رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں، یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر، جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے، تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (۵) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب فی الکراہۃ التحریمۃ و التنبیہ، ج ۲، ص ۴۸۸. (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: (۳) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی، یا (۵) دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، خواہ بیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (۶) المرجع السابق، ص ۴۹۰، و "الفتاویٰ الرضویۃ"، کتاب الصلاۃ، ج ۷، ص ۳۸۵.

(رد المحتار)

مسئلہ ۴: (۶) شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت، یا (۷) غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، مطلب فی العشوع، ج ۲، ص ۴۹۲. حدیث میں ہے، "جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانا ہو، تو پہلے بیت الخلاء کو جائے۔" (۲) "جامع الترمذی"، أبواب الطہارۃ، باب ما جاء إذا أقیمت الصلاۃ... إلخ، الحدیث: ۱۴۲، ص ۱۶۴۸. اس حدیث کو ترمذی نے عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابو داؤد و نسائی و مالک نے بھی اس کے مثل روایت کی ہے۔

مسئلہ ۵: نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع و گناہ ہے، قضائے حاجت مقدم ہے، اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے، نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز (۳) (نماز کے دوران) میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب اور اگر اسی طرح پڑھ لی، تو گناہ گار ہوا۔ (۴) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی العشوع، ج ۲، ص ۴۹۲. (رد المحتار)

مسئلہ ۶: (۸) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا، تو فاسد ہو گئی۔ (۵)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۹۲.

مسئلہ ۷: (۹) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک بار کی اجازت ہے اور پچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (۶) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی الحشوع، ج ۲، ص ۴۹۳. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: (۱۰) انگلیاں چٹکانا، (۱۱) انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا، مکروہ تحریمی ہے۔ (۷) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۹۳. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے، نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں، جب کہ کسی حاجت کے لیے ہوں۔ (۸) المرجع السابق. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: (۱۲) کرپر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی کرپر ہاتھ رکھنا چاہیے۔ (۹) المرجع السابق، ص ۴۹۴. (درمختار)

مسئلہ ۱۱: (۱۳) ادھر ادھر مونہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر مونہ نہ پھیرے، صرف کنکلیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے، تو کراہت تنزیہی ہے اور نادرا کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں، (۱۴) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۱۲: (۱۵) تشہید یا سجدوں کے درمیان میں گتے کی طرح بیٹھنا، یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا، (۱۶) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، (۱۷) کسی شخص کے مونہ کے سامنے نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں دوسرے شخص کو مصلیٰ کی طرف مونہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصلیٰ کی جانب سے ہو تو کراہت مصلیٰ پر ہے، ورنہ اس پر۔ (۱) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد المحکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۵-۴۹۷. (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر مصلیٰ اور اس شخص کے درمیان جس کا مونہ مصلیٰ کی طرف ہے، فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے، مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہہ ہو قعود میں نہ ہو، مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلیٰ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں مواجہہ نہ ہوگا، مگر قیام میں ہوگا، تو اب بھی کراہت ہے۔ (۲) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد المحکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۷. (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: (۱۸) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے، علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔ (۳) "مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح"، کتاب

الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، فصل فی مکروہات الصلاة، ص ۷۹. (درمختار)

مسئلہ ۱۵: (۱۹) اعتبار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو، (۴) (مدراثریہ، بدرالریقہ، مفتی محمد امجد علی

عقلمند علیہ رحمۃ اللہ الفتویٰ ”فتاویٰ امجدیہ“ میں فرماتے ہیں: ”لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی پتھر بننے کی حالت میں اعتبار ہوتا ہے“، مگر تحقیق یہ ہے کہ ”اعتبار اس صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔“ (”فتاویٰ امجدیہ“، کتاب الصوم، ج ۱، ص ۳۹۹) مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (۲۰) یوہیں ناک اور مونہ کو چھپانا، (۲۱) اور بے ضرورت کھنکارنا، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (5) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۱۱۔ و ”فتاویٰ الہندیہ“، کتاب

الصلاة، الباب السابع فيما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۶۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: (۲۲) نماز میں بالقصد جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں، مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے سے نہ رُکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو داہنیا بائیاں ہاتھ مونہ پر رکھ دے یا آستین سے مونہ چھپالے، قیام میں دھننے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ (1) ”مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح“، کتاب الصلاة، فصل فی مکروہات الصلاة، ص ۸۰۔ (مراقی الفلاح)

فائدہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، اس لیے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔“ (2) ”صحیح مسلم“، کتاب الزہد، باب تشمیت العاطس... إلخ، الحدیث: ۷۴۹۰، ص ۱۱۹۵۔ اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا، بلکہ بعض روایتوں میں ہے، کہ ”شیطان مونہ میں گھس جاتا ہے۔“ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب الزہد، باب تشمیت العاطس... إلخ، الحدیث: ۷۴۹۱، ص ۱۱۹۵۔ بعض میں ہے، ”شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔“ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب الأدب، باب ما یمسح من العطاس... إلخ، الحدیث: ۶۲۲۳، ص ۵۲۴۔

علماء فرماتے ہیں: کہ ”جو جمائی میں مونہ کھول دیتا ہے، شیطان اس کے مونہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے، وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا مونہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوک ہے۔“ اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، فوراً رُک جائے گی۔ (5) ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، و مطلب إذا تردد الحكم بین سنة... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۸۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: (۲۳) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا، ناجائز ہے۔ (۲۴) یوہیں مصلیٰ (6) (نمازی۔) کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق (7) (آویزاں۔) ہو، یا (۲۵) محل سجود (8) (سجدے کی جگہ۔) میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (۲۶) یوہیں مصلیٰ کے آگے، یا (۲۷) داہنے، یا (۲۸) بائیں تصویر کا ہونا، مکروہ تحریمی ہے، (۲۹) اور پس پشت (9) (پیچھے۔) ہونا بھی مکروہ ہے، اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دھننے بائیں معلق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں، تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ دیا وغیرہ کی، تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (10) ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب

ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج ۲، ص ۵۰۲ - ۵۰۴، وغیره) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۸: اگر تصویر زلت کی جگہ ہو، مثلاً جو تیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا نکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو، تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں، نہ اس سے نماز میں کراہت آئے، جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔^(۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج ۲، ص ۵۰۳۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: جس نکیہ پر تصویر ہو، اسے منصوب^(۲) (کھڑا) کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا، اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔^(۳) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج ۲، ص ۵۰۳۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۰: اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو، مگر کپڑوں سے چھپی ہو، یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے، پیچھے، دہنے، بائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔^(۴) المرجع السابق۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۱: تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرج ڈالا یا دھو ڈالا ہو، کراہت نہیں۔^(۵) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۴۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے، هنوز^(۶) (ابھی تک) جدا نہ ہوا، تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی، اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔^(۷) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۴۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مٹانے میں صرف چہرہ کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے، اگر آنکھ یا بھون، ہاتھ، پاؤں جدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔^(۸) المرجع السابق۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو، تو نماز میں کراہت نہیں۔^(۹) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج ۲، ص ۵۰۴۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۵: تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔^(۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۴۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت^(۲) (ذلت کی جگہ) میں نہ ہو، اس پر پردہ نہ ہو، تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے، جب تصویر مصلیٰ کے آگے

قبلہ کو ہو، پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو، اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو، پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔ (۳) الفتاویٰ

الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۷۔ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۳۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: یہ احکام تو نماز کے ہیں، رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ "جس گھر میں عورت ہو یا تصویر، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔" (۴) "صحیح البخاری"، کتاب المغازی، الحدیث: ۴۰۰۲، ص ۳۲۷۔ یعنی جب کہ تو بن کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں۔

مسئلہ ۲۸: روپے اشرفی اور دیگر سکہ کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (۵) "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۶۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت و ضرورت وغیرہ مستثنیٰ ہیں، رہا تصویر بنانا یا بنوانا، وہ بہر حال حرام ہے۔ (۶) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۶۔ اس کے متعلق دیگر احکام انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الفہر میں مذکور ہونگے۔ (۱۲) (ردالمحتار) خواہ دستی (۷) (ہاتھ کے ذریعہ) ہو یا عکسی (۸) (فوٹو)، دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۳۰: (۳۰) اَلْاَقْرَآن مجید پڑھنا، (۳۱) کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، یو ہیں قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، (۳۲) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا، یا (۳۳) رکوع میں قراءت ختم کرنا، (۳۴) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

مسئلہ ۳۱: (۳۵) صرف پا جامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور گر تایا چادر موجود ہے، تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں، تو معافی ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۶، و "غنیۃ المتملی"، کراہیۃ الصلاۃ، ص ۳۴۸۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲: (۳۶) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مد نظر ہو اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸۔ (عالمگیری) (۳۷) جلدی میں صف کے

پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا، پھر صف میں داخل ہوا، یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (۳) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: (۳۸) زمین مغضوب (۴) (ایسی زمین جس پر زبردستی قبضہ کیا ہو)، یا (۳۹) پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا بچے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، (۴۰) قبر کا سامنے ہونا، اگر مصلیٰ و قبر کے درمیان

کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۴. و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الکراہیۃ، الباب

الخامس فی آداب المسجد و قبلۃ... إلخ، ج ۵، ص ۳۱۹. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: (۴۱) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت

تحریم۔ (6) "البحر الرائق"، کتاب الدعوی، ج ۷، ص ۳۶۴. (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ (7) "ردالمحتار"، کتاب

صلاة، مطلب نکرہ الصلاة فی الكنيسة، ج ۲، ص ۵۳. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵: (۴۲) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم۔ (۴۳) یو ہیں انگریز کے بند نہ

باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتا

وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے، بلکہ اسی

پر اعتماد کیا ہے، اب بعض دیگر مکروہات بیان کیے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے اور بعض میں

اختلاف ہے، مگر راجح تنزیہی ہے۔ (۱) سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا، حدیث میں اسی کو مرغ کی سی

ٹھونگ مارنا فرمایا، ہاں تنگی وقت یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا

کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کا ساتھ دے۔

مسئلہ ۳۶: (۲) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں

ورنہ کراہت نہیں۔ (1) "شرح الوقایۃ"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۱، ص ۱۹۸. (متون)

مسئلہ ۳۷: (۳) مونہ میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر

مانع قراءت ہو، مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (2)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی الکراہۃ التحریمیۃ و التزیہیۃ، ج ۲، ص ۴۹۱. (درمختار،

ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: (۴) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجہ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہ تنزیہی

ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی ہتم بالشان (3) (۱)۔ چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ

کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی، تو مستحب ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما

یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی الکراہۃ التحریمیۃ و التزیہیۃ، ج ۲، ص ۴۹۱. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے، جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو

جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (5) المرجع

السابق. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: (۵) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر

مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹھا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً

مضایقہ نہیں بلکہ چاہیے، تاکہ ریائے آنے پائے۔ (6) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۵۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: یوہیں حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پوچھنا، بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ مصلیٰ کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو، مکروہ ہے۔ (7) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۵۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا، زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور ہے۔ (8) المرجع السابق۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۳: (۶) نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گنتا مکروہ ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعدا محفوظ رکھنا اور سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں، اس میں کچھ حرج نہیں، مگر خلافِ اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گنتا مفسد نماز ہے۔ (1) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب إذا تردد المحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۷۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۴۴: نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بعض احادیث میں عقد انا مل (۲) (انگلیوں پر گنتا) کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔ (3) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد المحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۷۔ (ردالمحتار، حلیہ)

مسئلہ ۴۵: تسبیح رکھنے میں حرج نہیں، جب کہ ریا کے لیے نہ ہو۔ (4) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ج ۲، ص ۵۰۸۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: (۷) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا، مکروہ ہے۔ (5) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۷۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: (۸) نماز میں بغیر عذر چارزا نو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں۔ (6) ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۸۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: (۹) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔ (7) ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۷۔ (عالمگیری) جب کہ دو ایک بار ہو۔ (8) ”مراقی الفلاح“، کتاب الصلاۃ، فصل فی مکروہات الصلاۃ، ص ۸۰۔ (مراقی الفلاح) یہ اس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا اور پنکھا جھلٹا مفسد نماز ہے کہ دوسرے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔ (9) ”حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح“، کتاب الصلاۃ، فصل فی مکروہات، ص ۱۹۴۔ (منشی ذخیرہ، محیط رضوی، طحاوی علی مراقی الفلاح)

مسئلہ ۴۹: (۱۰) اسباب یعنی کپڑا احد معتاد سے بافراط دراز رکھنا منع ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نماز پڑھو تو ٹٹکتے کپڑے کو اٹھا لو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی، وہ نار میں ہے۔“ (10) ”المعجم الکبیر“،

الحديث: ۱۱۶۷۷ ج ۱۱، ص ۲۰۸۔ اس حدیث کو بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ دامنوں اور پانچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور استینوں میں انگلیوں سے نیچے، عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے۔

مسئلہ ۵۰: (۱۱) انگڑائی لینا (۱۲) اور بالقصد کھانا، یا (۱۳) کھنا کرنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت دفع کر رہی ہے تو حرج نہیں (۱۴) اور نماز میں تھوکتا بھی مکروہ ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۷۔ (عالمگیری) طحاوی علی مراقی الفلاح میں انگڑائی کو فرمایا ظاہراً مکروہ تنزیہی ہے۔ (۲) "حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح"، کتاب الصلاة، فصل فی مکروہات، ص ۱۹۴۔

مسئلہ ۵۱: (۱۵) صف میں منفرد (۳) (تہا نماز پڑھنے والے) کو کھڑا ہونا مکروہ ہے، کہ قیام و قعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ (۱۶) یوہیں مقتدی کو صف کے پیچھے تہا کھڑا ہونا مکروہ ہے، جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ بہتر ہے، مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۷۔ (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ بٹے، اس پر سے کراہت دفع ہوگئی۔ (۵) "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۱، ص ۳۰۹۔ (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۲: (۱۷) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ (۱۸) یوہیں ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۷۔ و "غنیۃ المتملی"، کراہیۃ الصلاة، ص ۳۵۵۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۳: (۱۹) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا، (۲۰) اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا، بلا عذر مکروہ ہے۔ (۷) "غنیۃ المصلی"، بیان مکروہات الصلاة، ص ۳۴۰۔ (منیہ)

مسئلہ ۵۴: (۲۱) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا، مکروہ ہے۔ (۸) المرجع السابق، ص ۳۴۹۔ (منیہ)

مسئلہ ۵۵: (۲۲) بسم اللہ و تعوذ و ثنا اور آمین زور سے کہنا، یا (۲۳) اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا، مکروہ ہے۔ (۹) "غنیۃ المتملی"، کراہیۃ الصلاة، ص ۳۵۲۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۷۔ (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: (۲۴) بغیر عذر دہواریا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے، جیسا کہ بحث قیام میں ذکر ہوا۔ (۱) "غنیۃ المتملی"، کراہیۃ الصلاة، ص ۳۵۳۔ (غنیہ، وغیرہ)

مسئلہ ۵۷: (۲۵) رکوع میں گھٹنوں پر، (۲۶) اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا، مکروہ ہے۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۷۔ (غنیہ، عالمگیری)

الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما يفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۹. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: (۲۷) عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا، یا (۲۸) زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں، البتہ مکروہ ہے۔ (۳) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما يفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: (۲۹) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہِ تکبر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کیا، تو حرج نہیں۔ (۴) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نقل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے۔ (۳۰) امام مقتدی کو مکروہ۔ (۵) المرجع السابق. (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر نقل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔

مسئلہ ۶۱: (۳۱) داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراویح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سُنت ہے۔ (۶) "حلیہ"، کتاب الصلاۃ، فصل فيما يكره في الصلاۃ وما لا يكره، ج ۱، ص ۳۲۸. (حلیہ)

مسئلہ ۶۲: (۳۲) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا، مستحب ہے۔ (۷) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما يفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸. (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: (۳۳) نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔ (۸) "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۹. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: (۳۴) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا، مکروہ ہے۔ (۱) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما يفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸. (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۵: جوں یا چھرب ایدہ پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں۔ (۲) "غنیۃ المتعملی"، کراہیۃ الصلاۃ، ص ۳۵۳. (غنیہ) یعنی جب کہ عمل کثیری حاجت نہ ہو۔

مسئلہ ۶۶: (۳۵) امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہو اسجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں، یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (۳) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۹. و "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما يفسد الصلاۃ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: (۳۶) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے، (۳۷) یوہیں امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زاویہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ، اسے سُنت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو اور اسی وسط کا نام محراب ہے، خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہوا اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں، مکروہ ہے۔ (۴) "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۰. (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۸: (۳۸) امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔ (۳۹) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر، یہ بھی مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (۵) "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۰۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۹: (۴۰) کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔ (۶) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد و قبلۃ... إلخ، ج ۵، ص ۳۲۲۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: (۴۱) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا، کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔ (۷) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷۱: کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں، جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا، مکروہ نہیں۔ (۱) "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب الکلام علی اتخاذ الممیحة... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۹۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۲: (۴۲) تلوار و کمان وغیرہ جمائل کیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔ (۲) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: (۴۳) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (۳) المرجع السابق، ص ۱۰۸۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۴: (۴۴) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو، (۴۵) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو، مکروہ ہے۔ (۴) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی بیان السنة و المستحب، ج ۲، ص ۵۱۳۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: (۴۶) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا، یا (۴۷) ہاتھ سے بغیر عذر رکھی پساواٹا مکروہ ہے۔ (۵) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۹ و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب فی اطالة الركوع للحاتی، ج ۲، ص ۲۵۹۔ (عالمگیری) مگر عورت سجدہ میں ران کو پیٹ سے ملا دے گی۔

مسئلہ ۷۶: قالین اور پچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں

پیشانی نہ ٹھہرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (6) "غنیۃ المتملی"، کتاب الصلاة، کراہیۃ الصلاة، فروع فی الخلاصۃ، ص ۳۶۰ (غنیۃ)

مسئلہ ۷۷: (۴۸) ایسی چیز کے سامنے جودل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے، مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ۔

مسئلہ ۷۸: (۳۹) نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔ (7) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی

بیان السنۃ و المستحب، ج ۲، ص ۵۱۳. (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: (۵۰) عام راستہ، (۵۱) کوڑا ڈالنے کی جگہ، (۵۲) ندج، (8) (جانور زنج کرنے کی جگہ۔) (۵۳)

قبرستان، (۵۴) غسل خانہ، (۵۵) حمام، (۵۶) نالا، (۵۷) مولیٰ خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، (۵۸)

اصطبل، (1) (محوئے باندھنے کی جگہ۔) (۵۹) پاخانہ کی چھت، (۶۰) اور صحرائیں بلا سترہ کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے

لوگ گزریں گے ان مواضع (2) (بیموں۔) میں نماز مکروہ ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۲۔

۵۴. (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں اور کراہت اس وقت

ہے کہ قبر سامنے ہو اور مصلىٰ اور قبر کے درمیان کوئی شے سترہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دھنے یا بنیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ

کوئی چیز حائل ہو، تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (4) "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس، ج ۵، ص ۳۲۰، و "غنیۃ

المتملی"، کراہیۃ الصلاة، ص ۳۶۳. (عالمگیری، غنیۃ)

مسئلہ ۸۱: ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی، تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے، اگر کھیتی نہ ہو ورنہ راستہ پر

پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے، مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ

ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة فی الارض المغصوبۃ... إلخ، ج ۲، ص ۵۴۔

(ردالمحتار)

مسئلہ ۸۲: سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے

کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوہیں اپنے یا پرانے ایک درہم کے

نقصان کا خوف ہو، مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز

چور اُچکا لے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (6) "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما

یکرہ فیہا، مطلب فی بیان المستحب... إلخ، ج ۲، ص ۵۱۳ و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السابع، فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی،

ج ۱، ص ۱۰۹. (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: پاخانہ پیشاب معلوم ہو یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو، یا اس کو کسی اجنبی

عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے، بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم

ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا، البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ (7)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی بیان المستحب... إلخ، ج ۲، ص ۵۱۴. (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھارا ہو گئے کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔ (۱) "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی بیان المستحب... إلخ، ج ۲، ص ۵۱۴ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔ (۲) المرجع السابق. (درمختار، ردالمحتار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝ ﴾ (۳) پ ۱۰، التوبة: ۱۸.

”مسجد میں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے، بے شک وہ راہ پانے والوں سے ہونگے۔“

حدیث ۱ تا ۴: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے، تو ملائکہ برابر اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔“ (۴) ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة،

الحدیث: ۶۴۷، ص ۵۲. و ”سنن أبی داؤد“، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی فضل المشی إلی الصلاة، الحدیث: ۵۵۹، ص ۱۲۶۵. امام احمد و ابویعلیٰ وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔“ (۱) ”المسنَد“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی، الحدیث: ۱۷۴۴۵، ج ۶، ص ۱۴۶. انھیں

روایتوں کے قریب قریب ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵: نسائی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (۲) ”سنن النسائی“، کتاب

حدیث ۶: ”مسلم وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں، بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں، یہ خبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی، فرمایا: ”مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو۔“ عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہاں ارادہ تو ہے، فرمایا: ”اے بنی سلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے قدم لکھے جائیں گے۔ دو بار اس کو فرمایا، بنی سلمہ کہتے ہیں، لہذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔“ (3) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطأ إلى المسجد، الحديث: ۱۵۱۹-۱۵۲۰، ص ۷۸۱۔

حدیث ۷: ابن ماجہ نے بساند جدید روایت کی، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: ”انصار کے گھر مسجد سے دُور تھے، انہوں نے قریب آنا چاہا۔“ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَنَكُحِبْ مَا قُلْتُمُوا وَآثَرَهُمْ﴾ (4)

”سنن ابن ماجہ“، کتاب المساجد... إلخ، باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجراً، الحديث: ۷۸۵، ص ۲۵۲۳۔ پ ۲۲، نس: ۱۲۔

”جو انہوں نے نیک کام آگے بھیجے، وہ اور ان کے نشان قدم ہم لکھتے ہیں۔“

حدیث ۸: بخاری و مسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے، جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔“ (5) ”صحیح مسلم“، کتاب

المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطأ إلى المسجد، الحديث: ۱۵۱۳، ص ۷۸۱۔

حدیث ۹: مسلم وغیرہ کی روایت ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دُور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی، ان سے کہا گیا، کاش! تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ، جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (عزوجل) نے تجھے یہ سب جمع کر کے دے دیا۔“ (6) ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد...

إلخ، باب فضل كثرة الخطأ إلى المسجد، الحديث: ۱۵۱۴، ص ۷۸۱۔

حدیث ۱۰: بزار و ابویعلیٰ بساند حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا، گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔“ (1) ”مسند البزار“، مسند علی بن ابی طالب، الحديث: ۵۲۸، ج ۲، ص ۱۶۱۔

حدیث ۱۱: طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”صبح و شام مسجد کو جانا از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے۔“ (2) ”المعجم الكبير“، الحديث: ۷۷۳۹، ج ۸، ص ۱۷۷۔

حدیث ۱۲: صحیحین وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی طیار کرتا ہے، جتنی بار جائے۔“ (3) ”صحیح

مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ۱۵۲۴، ص ۷۸۲۔

حدیث ۱۳ تا ۲۳: ابو داؤد و ترمذی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،

کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو لوگ اندھیروں میں مساجد کو جانے والے ہیں، انھیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنا دے۔“ (4) ”سنن أبی داود“، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی المشی إلی الصلاة فی الظلم، الحدیث: ۵۶۱، ص ۱۲۶۵۔ اور اسی کے قریب قریب ابو ہریرہ و ابوذر داء و ابوامامہ و سہل بن سعد ساعدی و ابن عباس و ابن عمر و ابی سعید خدری و زید بن حارثہ و ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۲۴: ابوداود و ابن حبان ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں، تو روزی دے اور کفایت کرے، مرجائیں تو جنت میں داخل کرے، جو شخص گھر میں داخل ہو اور گھر والوں پر سلام کرے، وہ اللہ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔“ (5) ”إحسان بتریب صحیح ابن حبان“، کتاب البر و الإحسان، باب إفتاء السلام... إلخ، الحدیث: ۴۹۹، ج ۱، ص ۳۵۹۔

حدیث ۲۵: طبرانی کبیر میں باسناد جید اور بیہقی باسناد صحیح موقوفاً سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کو آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے، اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے۔“ (6) ”المعجم الکبیر“، باب السین، الحدیث: ۶۱۳۹، ج ۶، ص ۲۵۳۔

حدیث ۲۶: ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمَشَیْ هَذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشِراً وَلَا بَطِراً وَلَا رِبَاءً وَلَا سُمْعَةً وَ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخِطِکَ وَ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تُغْفِرَ لِّیْ ذُنُوبِیْ اِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔“ (1) (۱) اللہ (عزوجل) میں مجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے کہ تو نے سوال کرنے والوں کا اپنے ذمہ کرم پر رکھا ہے اور اپنے اس چلنے کے حق سے کیونکہ میں تکبر و فخر کے طور پر گھر سے نہیں نکلا اور نہ کھانے اور سنانے کے لیے نکلا میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب میں نکلا، لہذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جہنم سے مجھے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔ (۱۲)

اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (2)

”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد و الجماعات، باب المشی إلی الصلوة، الحدیث: ۷۷۸، ص ۲۵۲۳۔

حدیث ۲۷ تا ۲۹: صحیح مسلم میں ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: جب کوئی مسجد میں جائے، تو کہے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ (3)

اے اللہ (عزوجل)! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ ۱۲

اور جب نکلے تو کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. (4)

”صحیح مسلم“، کتاب صلاۃ المسافرین ... إلخ باب ما یقول إذا دخل المسجد، الحدیث: ۱۶۵۲، ص ۷۹۰.

اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔۱۲

اور ابو داؤد کی روایت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مسجد میں جاتے، تو یہ کہتے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (5)

پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کے وجہ کریم کی اور سلطان قدیم کی، مردود شیطان سے۔۱۳

فرمایا: ”جب اسے کہہ لے، تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔“ (6) ”سنن أبی داؤد“، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل عند دخوله المسجد، الحدیث: ۴۶۶، ص ۱۲۵۷. اور ترمذی کی روایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، جب مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) داخل ہوتے تو دُرود پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. (1)

اے پروردگار! تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔۱۴

اور جب نکلتے تو دُرود پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ. (2)

”جامع الترمذی“، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء ما یقول عند دخوله المسجد، الحدیث: ۳۱۴، ص ۱۶۷۱.

اے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔۱۵

امام احمد وابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلتے وقت بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللَّهِ کہتے اس کے بعد وہ دعا پڑھتے۔ (3) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد ... إلخ، باب الدعاء عند دخول المسجد، الحدیث: ۷۷۱، ص ۲۵۲۲.

حدیث ۳۰ تا ۳۳: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔“ (4) ”صحیح

مسلم“، کتاب المساجد ... إلخ، باب فضل الجلوس فی مصلیہ ... إلخ، الحدیث: ۱۵۲۸، ص ۷۸۲. اور اسی کے مثل جبیر بن مطعم و عبد اللہ بن عمرو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے اور بعض روایت میں ہے کہ یہ قول اللہ عزوجل کا ہے۔

حدیث ۳۴: بخاری و مسلم و غیر ہما انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”سات شخص ہیں، جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا اس دن کے اس کے سایہ کے سوا، کوئی سایہ نہیں۔ (۱) امام عادل، (۲) اور وہ جو ان کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت میں ہوئی، (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے، (۴) اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوئے، اسی پر متفرق ہوئے، (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و

جمال نے بلایا، اس نے کہہ دیا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیس کو خبر نہ ہوئی کہ دہنے نے کیا خرچ کیا اور (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔“ (5) ”صحیح البخاری“، کتاب الزکاة، باب الصدقة باليمين، الحديث: ۱۴۲۳، ص ۱۱۲.

حدیث ۳۵: ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ”تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے، تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ“ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: کہ ”مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔“ (6) ”جامع الترمذی“، أبواب الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلوة، الحديث: ۲۶۱۷، ص ۱۹۱۵. ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث ۳۶: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”مسجد میں تھوکانا خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کر دیتا ہے۔“ (1) ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، الحديث: ۴۱۵، ص ۳۵.

حدیث ۳۷: صحیح مسلم میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ مجھ پر میری اُمت کے اعمال اچھے بُرے سب پیش کیے گئے، نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دُور کرنا پایا اور بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا ہو۔“ (2) ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، الحديث: ۴۱۵، ص ۳۵.

حدیث ۳۸ و ۳۹: ابوداؤد و ترمذی وابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”مجھ پر اُمت کے ثواب پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو ایت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔“ (3) ”سنن ابی داؤد“، کتاب الصلوة، باب كنس المسجد، الحديث: ۴۶۱، ص ۱۲۵۷. اور ابن ماجہ کی ایک روایت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔“ (4) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد... إلخ، باب تطهير المساجد وتطهيرها، الحديث: ۷۵۷، ص ۲۵۲۲.

حدیث ۴۰ تا ۴۲: ابن ماجہ واثملہ بن اسقع سے اور طبرانی اون سے اور ابودرداء و ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیچ و شر اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔“ (5) ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد... إلخ، باب ما يكره في المساجد، الحديث: ۷۵۰، ص ۲۵۲۱.

حدیث ۴۳: ترمذی و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو، تو کہو: خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔“ (6) ”جامع الترمذی“، أبواب

حدیث ۴۴: یہی شعب الایمان میں حسن بصری سے مرسل راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔“ (7) ”شعب الایمان“، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، الحدیث: ۲۹۶۲، ج ۳، ص ۸۶.

حدیث ۴۵: ابن خزیمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا، اسے صاف کیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے مونہ کی طرف تھوک دے۔“ (1) ”المسند“ للإمام احمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحدیث: ۱۱۱۸۵، ج ۴، ص ۴۸.

حدیث ۴۶ و ۴۷: ابوداؤد وابن خزیمہ وابن حبان ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو قبلہ کی جانب تھوکے، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک، دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔“ (2) ”سنن أبي داود“، کتاب الأطعمة، باب فی أكل الثوم، الحدیث: ۳۸۲۴، ج ۱، ص ۱۰۰، عن حذيفة رضي الله عنه. اور امام احمد کی روایت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا: ”مسجد میں تھوکن گناہ ہے۔“ (3) ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث أبي امامة الباهلي، الحدیث: ۲۲۳۰۶، ج ۸، ص ۲۹۲.

حدیث ۴۸: صحیح بخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: میں مسجد میں سویا تھا، ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا، تو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، فرمایا: جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ، میں ان دونوں کو حاضر لایا، فرمایا: تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی، ہم طائف کے رہنے والے ہیں، فرمایا: ”اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو۔“ (4) ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاة، باب رفع الصوت في المسجد، الحدیث: ۴۷۰، ج ۴۰، ص ۴۰. رواه بلفظ ”كنت قائما“ وفي نسخة ”ناثما“ (ارشاد الساري شرح ”صحیح البخاری“، ج ۲، ص ۱۴۸).

احکام فقہیہ

مسئلہ ۱: قبلہ کی طرف قصد پاؤں پھیلا ناکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، یوہیں مصحف شریف و کتب شرعیہ (5) (تیسرے حدیث وغیرہ) کی طرف بھی پاؤں پھیلا ناکروہ ہے، ہاں اگر کتابیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات (6) (سیدہ) اُن کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفا کتاب کی طرف پاؤں پھیلا نا نہ کہا جائے، تو بھی معاف ہے۔ (7) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۱۶. (درمختار)

مسئلہ ۲: نابالغ کا پاؤں قبلہ رخ کر کے لٹا دیا، یہ بھی مکروہ ہے اور کراہت اس لٹانے والے پر عائد ہوگی۔ (8) ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی احکام المسجد، ج ۲، ص ۵۱۵. (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو، تو علاوہ اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔ (۱) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فيما يفسد الصلاۃ... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۰۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مسجد کی چھت پر وٹی و بول و براز (۲) (پیشاب اور پاخانہ) حرام ہے، یوہیں جنب اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے۔ مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ (۳) "الدرالمختار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ... إلخ، مطلب في أحكام المسجد، ج ۲، ص ۵۱۶۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا وسط میں پہنچا کہ نامد ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلتا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو، تو جس طرف سے آیا واپس جائے۔ (۴) المرجع السابق، ص ۵۱۷۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو، یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔ (۵) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ج ۲، ص ۵۱۷۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گار مسجد میں لگانا منع ہے۔ (۶) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ وما يكره فيها، ج ۲، ص ۵۱۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۸: مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا (۷) (رگ کھول کر فاسد خون نکالنا) بھی جائز نہیں۔ (۸) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ وما يكره فيها، ج ۲، ص ۵۱۷۔ (درمختار)

مسئلہ ۹: بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں، ان کو اس کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا، سوا دہ ہے۔ (۹) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ وما يكره فيها، ج ۲، ص ۵۱۸۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عید گاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لیے بنایا ہو، اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جنب اور حیض و نفاس والی کو اس میں آنا جائز، فنائے مسجد اور مدرسہ و خانقاہ و سرائے اور تالابوں پر جو چوتروہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لیے بنالیا کرتے ہیں، اُن سب کے بھی یہی احکام ہیں، جو عید گاہ کے لیے ہیں۔ (۱) "الدرالمختار"، کتاب الصلاۃ، باب ما يفسد الصلاۃ وما يكره فيها، ج ۲، ص ۵۱۹۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: مسجد کی دیوار میں نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو، مگر دیوار قبلہ

میں نقش و نگار مکروہ ہے، یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش و نگار حرام ہے، اگر متوئی نے کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے، ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود بھی کیا یا اُس نے متوئی کو اختیار دیا ہو، تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا۔ (2) المرجع السابق۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے، تو ایسی حالت میں نقش و نگار میں صرف کر سکتے ہیں۔ (3) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۰۹۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے، اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علت مشترک ہے۔ یو ہیں جس بچھو نے یا مُصلّے پر اسمائے الہی لکھے ہوں اس کا بچھانا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اسے جدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان، لہذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔ (4) المرجع السابق۔ (عالمگیری) یو ہیں بعض دسترخوان پر اشعار لکھتے ہیں، ان کا بچھانا اور ان پر کھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ۱۴: مسجد میں وضو کرنا اور گھٹی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکانا اور ناک سنکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اور پڑا لےنے سے زیادہ بُرا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے، تو کپڑے میں لے لے۔ (5) المرجع السابق، ص ۱۱۰۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لیے ابتدا ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجد بیت بنائی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے، یو ہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کر سکتا ہے، مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چیٹنٹ مسجد میں نہ پڑے۔ (1) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱۰۔ (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد مونھ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۶: کچھڑ سے پاؤں سنا ہوا ہے، اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے، یو ہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں، یو ہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں، چٹائی کے بے کار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں، مگر بچنا افضل۔ (2) المرجع السابق، و "صغیری"، فصل فی احکام المسجد، ص ۳۰۱۔ (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۱۷: مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں، جہاں بے ادبی ہو۔ (3) "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۵۵۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۸: مسجد میں کوآں نہیں کھودا جاسکتا اور اگر قبل مسجد وہ کوآں تھا اور اب مسجد میں آگیا، تو باقی رکھا جائے گا۔ (4) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱۰۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں، ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے، ستون قائم نہیں رہتے، تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے پیڑ لگا سکتے ہیں۔ (5) المرجع السابق (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: قبل تمام مسجدیت، مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ (6) المرجع السابق۔

(عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے، مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔ (7) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۳۔ حدیث میں ہے، "جب دیکھو کہ گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے، تو کہو، خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لیے نہیں بنیں۔" (8) صحیح مسلم، کتاب المساجد... إلخ، باب النہی عن نشد الضالة فی المسجد... إلخ، الحدیث: ۱۲۶۰، ص ۷۶۵۔ اس حدیث کو مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے، البتہ اگر وہ شعر "حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو"، تو جائز ہے۔ (9) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۳۔ (در مختار)

مسئلہ ۲۳: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں، لہذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھانی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کا استثنا لیا اور یہی رائج، لہذا غریب الوطن بھی نیت اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے۔ (1) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۵۔ و "صغریٰ"، فصل فی احکام المسجد، ص ۳۰۲۔ (در مختار، صغریٰ)

مسئلہ ۲۴: مسجد میں کچا لہسن، پیاز کھانا یا کھا کر جانا ناجائز نہیں، جب تک بوباقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "جو اس بدبودار درخت سے کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوئی ہے، جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔" (2) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب نہی من اکل ثوما... إلخ، الحدیث: ۱۲۵۲، ص ۷۶۴۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو۔ جیسے گندنا، (3) (ایک قسم کی مشہور ترکیبی جوہن سے مشابہ ہوتی ہے۔) مولیٰ، کچا گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو اڑتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبو دار زخم ہو یا کوئی دوا بدبو دار لگائی ہو، تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، یو ہیں قصاب اور مچھلی بیچنے والے (4) یعنی جبکہ ان دونوں کے بدن یا کپڑے میں بو ہو۔ قصاب سے مراد قصاب نہیں بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو، چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ ۱۲ اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبانون سے ایذا دیتا ہو، مسجد سے روکا جائے گا۔ (5) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، و مطلب فی الغرس فی المسجد، ج ۲، ص ۵۲۵۔ (در مختار، ردالمحتار)

(وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: بیع و شرا (6) (خرید و فروخت) وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے، صرف معتکف کو اجازت ہے جب کہ

تجارت کے لیے خریدتا بیچتا نہ ہو، بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی ہو۔
(7) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی الغرس فی المسجد، ج ۲، ص ۵۲۶. (درمختار)

مسئلہ ۲۶: مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں (8) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۶. و "صغیری"، فصل فی احکام المسجد، ص ۳۰۲. نہ آواز بلند کرنا جائز۔ (درمختار، صغیری)

افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مسئلہ ۲۷: درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اجرت پر کپڑے سے، ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھا تو حرج نہیں، یوہیں کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں، جب کہ اجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اجرت لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کاتب کوئی بُری نہ ہو، یوہیں معلم اجیر (1) (اجرت پر پڑھانے والے) کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجیر نہ ہو تو اجازت ہے۔ (2) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة...

الخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱۰. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جاسکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، ہاں اگر واقف نے شرط کر دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں، اگرچہ شب بھر کی ہو۔ (3) المرجع السابق. (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: مسجد کے چراغ سے کتب بنی اور درس و تدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کر سکتا ہے، اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں، مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔ (4) المرجع السابق. موضحاً.

(عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: چمگاڈ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے، مسجد کی صفائی کے لیے نوچنے میں حرج نہیں۔ (5) "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۸. (درمختار)

مسئلہ ۳۱: جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے، چٹائی، چراغ بنی وغیرہ کا حق اُسی کو ہے اور اذان و اقامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے، ورنہ اس کی رائے سے ہو، یوہیں اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں۔ (6) "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... الخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱۰. و "غنیۃ المتعملي"، احکام المسجد، ص ۶۱۵. (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲: بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلہ نے دوسرے کو، تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلہ نے پسند کیا ہے، تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں، تو جسے بانی نے پسند کیا، وہ ہوگا۔ (7) "غنیۃ المتعملي"، احکام المسجد، ص ۶۱۵. (غنیہ)

مسئلہ ۳۳: سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد قدس، پھر مسجد قبا، پھر جامع

مبجس، پھر مسجد محلّہ، پھر مسجد شارع۔ (1) ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی أفضل المسجده، ج ۲، ص ۵۲۱۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: مسجد محلّہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجد محلّہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔ (2) "صغیری"، فصل فی احکام المسجده، ص ۳۰۲ و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی أفضل المساجد، ج ۲، ص ۵۲۳۔ (صغیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے، جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو۔ (3) "صغیری"، فصل فی احکام المسجده، ص ۳۰۲ و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی أفضل المساجد، ج ۲، ص ۵۲۲۔ (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ رائج یہی معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۶: مسجد محلّہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملے تو محلّہ ہی کی مسجد میں اولیٰ ہے اور اگر مسجد محلّہ میں تکبیر اولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی، تو اس کے لیے دوسری مسجد میں نہ جائے، یوہیں اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں، تو مؤذن تنہا پڑھ لے، دوسری مسجد میں نہ جائے۔ (4) "صغیری"، فصل فی احکام المسجده، ص ۳۰۲۔ (صغیری)

مسئلہ ۳۷: جو ادب مسجد کا ہے، وہی مسجد کی چھت کا ہے۔ (5) "غنیۃ المتعلیٰ"، فصل فی احکام المسجده، ص ۶۱۲۔ (غنیۃ)

مسئلہ ۳۸: مسجد محلّہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سودخوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو، جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے۔ (6) "غنیۃ المتعلیٰ"، احکام المسجده، ص ۶۱۳۔ (غنیۃ) اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کر دے۔

مسئلہ ۳۹: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا: کہ "اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا، مگر منافق۔" (7) "مرا سیل ابی داؤد" مع "سنن ابی داؤد"، باب ما جاء فی الاذان، ص ۶۔ لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لیے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت، یوہیں جو شخص دوسری مسجد جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہیے۔ (8) "غنیۃ المتعلیٰ"، احکام المسجده، ص ۶۱۳۔ (عامہ کتب)

مسئلہ ۴۰: اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے، تو اذان کے بعد مسجد سے جاسکتا ہے، مگر ظہر و عشا میں اقامت ہوگئی تو نہ جائے، نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے۔ (۱) "غنیۃ المتعلیٰ"، احکام المسجد، ص ۶۱۴۔ (عامہ کتب) اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے، تو باہر نکل جانا واجب ہے۔ (۲) "النہر الفائق"، کتاب الصلاۃ، باب إدراك الفریضۃ، ج ۱، ص ۳۱۰۔

قَدَّتْ هَذَا الْجُزْءُ بِحَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَآبِنِهِ
وَحِزْبِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَعَ تَعَالَى
مَعَالِ الْعَالَمِينَ

تقریظ امام اہلسنت مجدد مآتہ حاضرہ مؤید ملتِ طاہرہ اعلیٰ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى لَا سِيَّمَا عَلَى الشَّارِعِ
الْمُصْطَفَى وَمُقْتَفِيهِ فِي الْمَشَارِعِ أُولَى الطُّهَارَةِ وَالصَّفَا.

فقیر غفرلہ مولیٰ القدر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخئی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم
والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکّنی رزقہ اللہ
تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجحہ محققہ منجہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام
بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و طمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل
مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وافی و صافی تالیف کرنے
کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَآلِهِ وَحِزْبِهِ
أَجْمَعِينَ آمِينَ. ۱۲ شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ ۱۳۳۱ هَجْرِيَّةً عَلَى صَاحِبِهَا وَآلِهِ الْكَرَامِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ
وَالْتَحِيَّةِ. آمِينَ.

مآخذ و مراجع کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطا	امام مالک بن انس السحجی، متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفة، بیروت
2	المصنف	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
3	المصنف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دارالفکر، بیروت
4	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت
5	صحیح البخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالسلام، ریاض
6	صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالسلام
7	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دارالسلام
8	سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بختانی، متوفی ۲۷۵ھ	دارالسلام
9	جامع الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالسلام
10	سنن الدارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
11	المحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبدالحق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ
12	سنن النسائی	امام ابو عبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ
13	صحیح ابن خزمیہ	امام محمد بن اسحاق بن خزمیہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت
14	شرح معانی الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
15	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
16	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
17	المعجم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
18	الکامل فی الضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
19	المستدرک علی المحکمین	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفة، بیروت
20	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت

21	تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
22	الفردوس بمأثور الخطاب	حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
23	شرح السنہ	امام حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
24	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
25	الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
26	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تہریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر، بیروت
27	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر، بیروت
28	ارشاد الساري شرح صحيح البخاري	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دارالفکر، بیروت
29	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
30	اليسير شرح الجامع الصغير	علامہ عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دارالحدیث، مصر
31	اشعة الممعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کونینہ

کتاب فقہ (حتیٰ)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	مختصر القدوری	علامہ ابوالحسن احمد بن محمد قدوری، متوفی ۳۲۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
2	الھدیۃ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دارالاحیاء التراث العربی
3	مدیۃ المصلی	علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
4	شرح الوقایۃ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
5	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
6	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
7	حلیۃ	علامہ ابن امیر الحاج، متوفی ۸۷۹ھ	مخطوط
8	غنیۃ المستملی	علامہ محمد ابراہیم بن حلبي، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
9	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
10	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفہ، بیروت
11	النہر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کوئٹہ
12	نور الایضاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	فاروقیہ بک ڈپو، ہند
13	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
14	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت
15	الفتاویٰ الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ہند	کوئٹہ
16	رد المختار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ، بیروت
17	حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ
18	حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح	علامہ احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	باب المدینہ، کراچی
19	الفتاویٰ الرضویۃ	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور